شَفِیْقُ النَّحْوِ حصہ دوم

لِحَلِّ

خُلَاصَةِ النَّحْوِ

اس کتاب میں مختلف اسباق کے تحت آنے والی عبارتوں کی نحوی تراکیب بھی شامل کی گئیں ہیں۔

نوٹ: اس کتاب میں جو غلطی دیکھیں اس سے اس واٹس اپ نمبر پر ضرور مطلع فرمائیں اور اجر کمائیں۔ 8808693818

مترجم: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

الدَّرْسُ الْحَادِي وَ الْأَرْبَعُوْنَ: اسمائے عدد کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اسم عدد اور معدود کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس اسم سے کسی چیز کے افراد شمار کیے جائیں اُسے اسم عدد کہتے ہیں۔

سوال: (۲) اَسمائے عدد کے استعمال کا مکمل طریقہ بیان فرمائیے؟

جواب: اور جسے شمار کیا جائے اُسے معدود یا تمیز کہتے ہیں۔

سوال: (۳) معدود کے اِستعمال کا پورا طریقہ بیان کیجیے؟

جواب(۱) وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ معدود کی صفت بن کر اور قِیاس کے مطابق (مذکر کے لیے ۃ کے بغیر اور مؤنث کے لیے ۃ کے ساتھ) آتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ۔

(۲) ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک اسمِ عدد قِیاس کے خلاف آتا ہے(۱): ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، أَرْبَعُ نِسْوَةٍ۔

(۳) أَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کے دونوں جزء (اِکائی اور دَہائی) قِیاس کے مطابق ہوتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ مَرْءً، إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرْأَةً۔

(۴) ثَلَاثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کا پہلا جز (اِکائی) خلاف قِیاس اور دوسرا جز (دَہائی) مطابق قِیاس ہوتا ہے: ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، ثَلَاثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً۔

(۵) أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک اسمِ عدد میں ایک اور دو کی اِکائی مطابق قِیاس اور تین سے نو کی اِکائی خلافِ قِیاس ہو گی اور دہائیاں ایک ہی حال پر رہیں گی: أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا، ثَلَاثٌ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً۔

(۶) مِأَةٌ، أَلْفٌ اور اِن کا تثنیہ و جمع معدود کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں: مِئَةُ كِتَابٍ، مِئَتَا كِتَابٍ، مِئَاتُ كِتَابٍ، أَلْفُ شَهْرٍ، أُلُوْفُ شَهْرٍ۔

سوال: (۴) کونسے اسمائے عدد مبنی ہوتے ہیں اور کونسے معرب؟

جواب: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اسم عدد کے دونوں جز مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے پہلے جز کے، اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء اور باقی تمام اَسمائے عدد معرب ہوتے ہیں جن کا اعراب عامل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	معدود ہمیشہ منصوب	ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کا معدود جمع اور مجرور ہو گا، أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک کا معدود مفرد

	ہوتا ہے۔	اور منصوب ہوگا اور مِأةٌ، أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود مفرد اور مجرور ہوگا۔ کَمَا رَأَیْتَ۔
۲	گیارہ سے ننانوے تک تمام اسمائے عدد مبنی ہوتے ہیں۔	أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اسم عدد کے دونوں جز مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے پہلے جز کے، اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء اور باقی تمام اَسمائے عدد معرب ہوتے ہیں جن کا اعراب عامل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔
۳	اسم عدد ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔	أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اسم عدد کے دونوں جز مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے پہلے جز کے، اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء اور باقی تمام اَسمائے عدد معرب ہوتے ہیں جن کا اعراب عامل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔
۴	اسم عدد تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے مطابق ہوتا ہے۔	وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ معدود کی صفت بن کر اور قِیاس کے مطابق (مذکر کے لیے ة کے بغیر اور مؤنث کے لیے ة کے ساتھ) آتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ۔ (۲) ثَلَاثَة سے عَشَرَةٌ تک اسمِ عدد قیاس کے خلاف آتا ہے (ا): ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، أَرْبَعُ نِسْوَةٍ۔ (۳) أَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کے دونوں جزء (اِکائی اور دَہائی) قِیاس کے مطابق ہوتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ مَرْءً، اِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْأَةً۔ (۴) ثَلَاثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کا پہلا جز (اِکائی) خلاف قِیاس اور دوسرا جز (دَہائی) مطابق قِیاس ہوتا ہے: ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً۔ (۵) أَحَدٌ وَعِشْرُونَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تک اسمِ عدد میں ایک اور دو کی اِکائی مطابق قِیاس اور تین سے نو کی اِکائی خلافِ قِیاس ہوگی اور دہائیاں ایک ہی حال پر رہیں گی: أَحَدٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا، ثَلَاثٌ وَتِسْعُونَ اِمْرَأَةً۔

تمرین (۳)

(الف) درج ذیل جملوں میں اغلاط کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
ا	بِعْتُ ثَلَاثُ کِتَابٍ۔	بِعْتُ ثَلَاثَةَ کُتُبٍ۔	میں نے تین کتابیں فروخت کی۔
۲	فِی الْجَامِعَةِ عِشْرِیْنَ طَلَبَةٌ۔	فِی الْجَامِعَةِ عِشْرُوْنَ طَلَبَةً۔	جامعہ میں بیس طلبہ ہیں۔
۳	اِشْتَرَیْتُ اِثْنَا عَشَرَ شَاةٌ۔	اِشْتَرَیْتُ اِثْنَیْ عَشَرَ شَاةً۔	میں نے بارہ بکریاں خریدی۔
۴	کَانَ فِی الْبُسْتَانِ عِشْرِیْنَ شَجَرٍ۔	کَانَ فِی الْبُسْتَانِ عِشْرُوْنَ شَجَراً۔	باغ میں بیس درخت تھے۔
۵	اِنَّ فِی الْقِطَارِ أَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ نَمْلَةٌ	اِنَّ فِی الْقِطَارِ أَحَدَةً وَتِسْعِیْنَ نَمْلَةً۔	بیشک قطار (لائن) میں اکیس چونٹیاں ہیں۔

٦	فِی الدَّارِ تِسْعَۃَ غُرْفَۃً۔	فِی الدَّارِ تِسْعُ غُرُفَاتٍ۔	گھر میں نو کمرے ہیں۔
۷	ھٰذِہٖ أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ أَحَادِیْثُ۔	ھٰذِہٖ أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ حَدِیْثاً۔	یہ چونسٹھ حدیثیں ہیں۔

(ب) درج بالا احکام کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

ش	اردو جملے	عربی
۱	سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔	یَکُوْنُ فِی سَنَۃٍ ثَانِی عَشَرَ شَھْراً۔
۲	تمہارا معبود ایک معبود ہے۔	اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔
۳	قرآن میں تیس پارے ہیں۔	فِی الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ جُزْئً۔
۴	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔	بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ۔
۵	میں نے خلاصۃ النحو کے اکتالیس سبق پڑھ لیے۔	قَرَئْتُ اَحَدَ وَاَرْبَعِیْنَ دَرْساً لِخُلَاسَۃِ النَّحْوِ۔
۶	کتاب میں دو سو صفحات ہیں۔	فِی الْکِتَابِ مِائَتَا صَفْحَۃٍ۔
۷	گھر میں دو مرد ہیں۔	فِی الدَّارِ رَجُلَانِ اِثْنَانِ۔
۸	خالد کے پاس تیرہ کاپیاں ہیں۔	عِنْدَ خَالِدٍ ثَلَاثَ عَشَرَ کُرَّاسَۃً۔
۹	قرآن کریم تیئیس سال میں نازل ہوا۔	نَزَلَ الْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ فِی ثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ سَنَۃً۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَ الْاَرْبَعُوْنَ: اسمائے کنایہ کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اسم کنایہ کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے اور کونسے ہیں؟

جواب: جو اسم کسی مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے اسے اسم کنایہ کہتے ہیں: کَمْ أَخَالَكَ؟ (تمہارے کتنے بھائی ہیں) قُلْتُ کَيْتَ وَكَيْتَ (میں نے ایسا ایسا کہا)

مبہم عدد پر دلالت کرنے والے اسماء تین ہیں: کَمْ، کَذَا اور کَأَيِّنْ۔ اور مبہم بات پر دلالت کرنے والے اسماء دو ہیں: کَيْتَ اور ذَيْتَ۔

سوال: (۲) کَمْ استفہامیہ اور خبریہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کَمْ سے کسی چیز کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے تو اسے کَمْ اِستِفھامِیّہ اور تعداد کے متعلق خبر دی جائے تو اسے کَمْ خَبَرِیّہ کہیں گے: کَمْ کُتُبٍ عِنْدِیْ۔

سوال: (۳) کَذَا، کَأَيِّنْ، کَيْتَ اور ذَيْتَ کی تمیز کس طرح آتی ہے؟

جواب: کَذَا سے کسی چیز کی قلیل یا کثیر تعداد کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے: جَاءَ کَذَا عَالِمًا۔ یہ تکرار کے ساتھ بھی آتا ہے۔

کَأَيِّنْ سے عدد کثیر کے متعلق خبر دی جاتی ہے، اس کی تمیز مفرد اور مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے: کَأَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا۔

کَيْتَ، ذَيْتَ یہ دونوں تکرار کے ساتھ آتے ہیں ان کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: قُلْتُ کَيْتَ وَكَيْتَ حَدِيْثًا، فَعَلْتُ ذَيْتَ ذَيْتَ أَمْرًا۔

سوال: (۴) کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ کی تمیز کس طرح آتی ہے؟

جواب: کَمْ اِستِفھامِیّہ سے پہلے مضاف یا حرف جر ہو تو اس کی تمیز مفرد مجرور ورنہ مفرد منصوب ہوگی: غُلَامَ کَمْ رَجُلٍ نَصَرْتَ؟ بِکَمْ دِرْهَمٍ اشْتَرَيْتَ الْقَلَمَ؟

جبکہ کَمْ خَبَرِیّہ کی تمیز مِنْ کی وجہ سے یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگی اور یہ مفرد اور جمع دونوں طرح آسکتی ہے: کَمْ مِنْ بَلَدٍ رَأَيْتُ۔ اور تمیز سے پہلے فعل متعدی ہو تو تمیز پر مِنْ لانا واجب ہے: کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْيَةٍ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	کَمْ اِستِفھامِیّہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔	کَمْ اِستِفھامِیّہ سے پہلے مضاف یا حرف جر ہو تو اس کی تمیز مفرد

		مجرور ورنہ مفرد منصوب ہوگی۔
۲	کَمْ خَبَرِیّہ کی تمیز ہمیشہ جمع اور مجرور ہوتی ہے۔	کَمْ خَبَرِیّہ کی تمیز مِنْ کی وجہ سے یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگی اور یہ مفرد اور جمع دونوں طرح آسکتی ہے۔اور تمیز سے پہلے فعل متعدی ہو تو تمیز پر مِنْ لانا واجب ہے۔

تمرین (۳) اسمائے کنایہ پہچانیں اور (اِفراد، جمع اور اِعراب کے لحاظ سے) تمیز کا حکم بتائیے۔

ش	جملے	اسمِ کنایہ	تمیز کا حکم	ترجمہ
۱	وَ کَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔	کَاَیِّنْ	اس کی تمیز مفرد اور مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے۔	زمین اور آسمانوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔
۲	عِنْدِی کَذَا وَ کَذَا کِتَابًا۔	کَذَا	اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔	میرے پاس ایسی ایسی کتابیں ہیں۔
۳	رَأْیَ کَمْ رَجُلٍ أَخَذْتَ	کَمْ	کم استفہامیہ کی تمیز مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مفرد مجرور ہے۔	تونے کتنے لوگوں کی رائے لی؟
۴	جَاءَ کَذَا وَ کَذَا رَجُلًا	کَذَا	اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔	ایسا ایسا آدمی آیا۔
۵	کَمْ مِیْلًا سِرْتَ	کَمْ	کم استفہامیہ سے پہلے مضاف یا حرفِ جر نہ ہو تو تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے	تونے کتنے میل سفر کیا؟
۶	کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَةٍ بَیِّنَةٍ	کَمْ	کم خبریہ کے بعد فعلِ متعدی ہو تو تمیز پر مِنْ لانا واجب ہے۔	ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں۔
۷	اَلْمُسَافِرُوْنَ کَذَا وَ کَذَا رَجُلًا	کَذَا	اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔	
۸	کَمْ عَالِمًا زُرْتَ	کَمْ	کم استفہامیہ سے پہلے مضاف یا حرفِ جر نہ ہو تو تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے	تونے کتنے عالم کی زیارت کی؟
۹	قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ حَدِیْثًا	کَیْتَ	ان کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔	میں نے ایسی ایسی بات کہی۔
۱۰	دِیْوَانَ کَمْ شَاعِرٍ قَرَأْتَ	کَمْ	کم استفہامیہ کی تمیز مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مفرد مجرور ہے۔	تونے کتنے شاعر کے دیوان کو پڑھا؟

۱۱	خُطْبَةَ كَمْ خَطِيْبٍ سَمِعْتُ وَوَعَيْتُ۔	كَمْ	کم خبریہ کی تمیز مِنْ کی وجہ سے یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگی اور مفرد و جمع دونوں طرح سے آسکتی ہے۔	میں نے کتنے خطیب کے خطبوں کو سنا اور یاد کیا۔
۱۲	كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ۔	كَاَيِّنْ	اس کی تمیز مفرد اور مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے۔	کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے.

ترکیب: كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ

كَمْ ممیز كِتَابًا تمیز، ممیز تمیز ملکر مبتدا۔ عِنْدَ مضاف كَ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر ثَابِتٌ کا متعلق ثَابِتٌ اسم فاعل اپنے هُوَ ضمیر فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔ مبتدأ خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

ترکیب: سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا حَدِيْثًا

سَمِعْتُ فعل تُ ضمیر اسکا فاعل كَذَا اسم کنایہ معطوف علیہ واؤ عاطفہ كَذَا اسم کنایہ معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر ممیز، حَدِيْثًا تمیز، ممیز تمیز ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فائدہ:

كَيْتَ اور ذَيْتَ کی ترکیبیں بھی كَذَا کی طرح ہیں۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ: اسمائے افعال واصوات کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اسم فعل کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: جو اسم فعل کا معنی دے اسے اسمِ فعل کہتے ہیں: شَتَّانَ(جداہوا) ھَا(پکڑ) اُوْہٗ(میں تکلیف پاتاہوں)۔اسم فعل اپنے فاعل(مضمر یا مظہر) کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

سوال: (۲) اسم فعل سَماعی ہے یا قیاسی؟

جواب: اسم فعل مرتجل اور منقول سَماعی ہیں جبکہ معدول قیاسی ہے کہ ثلاثی مجرد تام متصرف فعل سے فَعَالِ کے وزن پر بنا سکتے ہیں: قَتَالِ، سَمَاعِ وغیرہ

سوال: (۳) اسم فعل منقول،معدول اور مرتجل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اسم فعل ظرف،جار مجرور،مصدر یا تنبیہ سے بنا ہوا اُسے منقول کہتے ہیں: دُوْنَكَ،عَلَيْكَ،بَلْهَ،هَا۔ جو فعل کے صیغے سے پھرا ہوا اُسے معدول کہتے ہیں: نَزَالِ،ضَرَابِ۔ اور جو ان کے علاوہ ہو اُسے مرتجل کہتے ہیں: اُفٍّ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	اسم فعل کو واحد یا مخاطب کے مطابق لانا دونوں جائز ہیں۔	اسم فعل کا صیغہ واحد ہی رہتا ہے ہاں! اگر اس کے آخر میں کاف خطاب ہو تو وہ مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔
۲	اسم فعل صرف اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔.	اسم فعل اپنے فاعل (مضمر یا مظہر) کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔
۳	اسمائے افعال سَماعی ہوتے ہیں۔	اسم فعل مرتجل اور منقول سَماعی ہیں جبکہ معدول قیاسی ہے۔

تمرین(۳) معنی پر غور کرتے ہوئے اسم فعل اور اس کی قسم کی نشاندہی فرمایئے۔

ش	جملے	اسم فعل	قسم	ترجمہ
۱	هَيْهَاتَ الْيَأْسُ	هَيْهَاتَ	بمعنی ماضی	ناامیدی دور ہوئی۔
۲	هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ۔	هَاؤُمُ	بمعنی امر	لو میرے نامۂ اعمال پڑھو۔

۳	وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا	هَلُمَّ	بمعنی امر	اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ۔
۴	فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا	اُفٍّ	بمعنی مضارع	تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا۔
۵	وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ	وَيْكَاَنَّهٗ	بمعنی امر	اے عجب کافروں کا بھلا نہیں۔
۶	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	حَيَّ	بمعنی امر	فلاح کی طرف آؤ۔
۷	شَتَّانَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ	شَتَّانَ	بمعنی ماضی	بکر اور خالد دور ہوئے۔
۸	وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ	هَيْتَ	بمعنی امر	اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں۔
۹	اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اُفٍّ	بمعنی مضارع	تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو۔
۱۰	قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ	هَاتُوْا	بمعنی امر	تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔
۱۱	سَرْعَانَ الْبَاهُ	سَرْعَانَ	بمعنی ماضی	بس تیز ہوئی۔
۱۲	قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ	هَلُمَّ	بمعنی امر	تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں۔
۱۳	قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ	تَعَالَوْا	بمعنی امر	تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا۔
۱۴	وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ	اُفٍّ	بمعنی مضارع	اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف۔
۱۵	اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَهْ فَقَدْ لَغَوْتَ	صَهْ	بمعنی امر	جب تو نے اپنے صاحب سے کہا اس حال میں کہ امام خطبہ دے رہا تھا (تو خاموش رہ پس تو نے بیہودہ بات کہی ہے۔

ترکیب: رُوَيْدَ زَيْدًا

رُوَيْدَ اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف اس میں اَنْتَ ضمیر فاعل زَيْدًا مفعول رُوَيْدَ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: هَيْهَاتَ زَيْدٌ

هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی ماضی زَيْدٌ اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ: مصدر کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) مصدر کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے طریقوں سے آتا ہے؟

جواب: جو اسم فقط حَدَث (محض معنی) پر دلالت کرتا ہو اور اُس سے دوسرے صیغے (فعل، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول وغیرہ) بنتے ہوں اُسے مَصْدَر کہتے ہیں : نَصْرٌ، جُلُوْسٌ۔

مصدر تین طرح آتا ہے: اِضافت کے ساتھ، تنوین کے ساتھ اور الف لام کے ساتھ: حَسُنَ قِيَامُ زَيْدٍ، حَسُنَ قِيَامٌ زَيْدٌ، حَسُنَ الْقِيَامُ زَيْدٌ (زید کا قیام اچھا ہے)

سوال (۲) مصدر کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: فعل لازم کا مصدر لازم کی طرح اور فعل متعدی کا مصدر متعدی کی طرح عمل کرتا ہے: حَسُنَ ذَهَابٌ زَيْدٌ، حَسُنَ تَعْلِيْمٌ زَيْدٌ بَكْرًا۔

سوال: (۳) حروف مصدر اور مصدر کی اقسام بیان فرمایئے؟

جواب: حرف مصدری (أَنَّ، أَنْ، كَيْ (۴)، مَا، لَوْ اور ہمزۂ تسویہ (یعنی وہ ہمزہ جو لفظ سَوَاءٌ کے بعد آئے) اور مابعد اسم اور خبر یا فعل سے مرکب ہوتا ہے.

مصدر کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ مصدر صریح: وہ جو صراحۃً مصدر ہو: فَتْحٌ، اِكْرَامٌ، تَعْلِيْمٌ وغیرہ۔ ۲۔ مصدر موؤل: وہ جو صراحۃً تو مصدر نہ ہو لیکن مصدر کی تاویل (معنی) میں ہو: يَسُرُّنِيْ أَنَّ زَيْدًا مُخْلِصٌ یہاں أَنَّ زَيْدًا مُخْلِصٌ اِخْلَاصُ زَيْدٍ کی تاویل میں ہے۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو اسم کسی معنی پر دلالت کرے اُسے مصدر کہتے ہیں۔	جو اسم فقط حَدَث (محض معنی) پر دلالت کرتا ہو اور اُس سے دوسرے صیغے (فعل، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول وغیرہ) بنتے ہوں اُسے مَصْدَر کہتے ہیں ۔
۲	ہر مصدر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے	فعل لازم کا مصدر لازم کی طرح اور فعل متعدی کا مصدر متعدی کی طرح عمل کرتا ہے.
۳	مصدر دو طرح آتا ہے۔	مصدر دو طرح آتا ہے۔
۴	حرف مصدر کے بعد آنے والا اسم اور خبر یا فعل مصدر موؤل	وہ جو صراحۃً تو مصدر نہ ہو لیکن مصدر کی تاویل (معنی) میں ہو

	کہلاتا ہے۔	وہ مصدر مؤول کہلاتا ہے۔

تمرین(۳) مصدر صریح،مصدر مؤول کی شناخت کیجیے اوراس کے عمل کی وضاحت فرمائیے۔

ش	جملے	مصدرِ صریح	مصدرِ مؤول	ترجمہ
۱	حَاوَلۡتُ كِتَابَةَ رِسَالَةٍ	كِتَابَةَ		میں رسالہ پڑھنے کا ارادہ کیا۔
۲	سَرَّنِيۡ أَنَّهٗ عَالِمٌ		أَنَّهٗ عَالِمٌ	مجھے اس بات نے مسرور کیا کہ وہ عالم ہے۔
۳	أَوَدُّ لَوۡ تَحۡضُرُ		لَوۡ تَحۡضُرُ	مجھے تمنا ہے کہ تو حاضر ہوتا۔
۴	سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ		ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ	انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔
۵	اَلۡغِيۡبَةُ ذِكۡرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكۡرَهُ	ذِكۡرُ		غیبت یہ ہے کہ تیرا اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ تذکرہ کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔
۶	أَدۡرُسُ كَيۡ أَفُوۡزَ		كَيۡ أَفُوۡزَ	میں پڑھوں گا تاکہ میں کامیاب ہو جاؤں۔
۷	اَلۡحَمۡدُ لَهٗ عَلٰى مَا أَنۡعَمَ	اَلۡحَمۡدُ		تمام تعریفیں اللہ کے لئے اس پر جو اس نے انعام کیا۔
۸	أَعۡجَبَنِي أَنۡ عَفَوۡتَ		أَنۡ عَفَوۡتَ	تیرے معاف کرنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔
۹	اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِيۡ يَوۡمٍ ذِيۡ مَسۡغَبَةٍ ﴿ۙ۱۴﴾ يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ	اِطۡعٰمٌ		یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو۔
۱۰	وَ اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ		اَنۡ تَصُوۡمُوۡا	اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے۔
۱۱	اَلۡعَفۡوُ يُفۡسِدُ اللَّئِيۡمَ بِقَدۡرِ مَا يُصۡلِحُ الۡكَرِيۡمَ	اَلۡعَفۡوُ		کریم کے اصلاح کرنے کی مقدار در گزر کرنا کمینے کو فاسد کر دیتا ہے۔
۱۲	مِنَ الۡبِرِّ أَنۡ تَكُفَّ لِسَانَكَ		أَنۡ تَكُفَّ	اپنی زبان کو روکنا بھلائی میں سے ہے۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ: اسمِ فاعل اور اسمِ مبالغہ کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اسمِ فاعل اور اسمِ مبالغہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اسمِ مشتق اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو اُسے اسمِ فاعل کہتے ہیں.

جو اسمِ مشتق مُبالَغہ پر دلالت کرے اُسے اسمِ مبالغہ کہتے ہیں.

سوال: (۲) اسمِ فاعل کونسی چیزوں میں کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: اسمِ فاعل فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے:

1 مفعول مطلق: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ قِيَامًا۔ .2 مفعول فیہ: هَلْ صَائِمٌ زَيْدٌ غَدًا۔

3 مفعول معہ: أَجَاءٍ بَرْدٌ وَالْجُبَّةَ۔ .4 مفعول لہ: هَلْ قَائِمٌ بَكْرٌ إِكْرَامًا۔

5 حال: هَلْ ذَاهِبٌ زَيْدٌ رَاكِبًا۔ .6 تمیز: أَمُنْفَجِرَةٌ أَرْضٌ عُيُوْنًا۔

اور فعل متعدی کا اسم فاعل مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے: أَنَاصِرٌ زَيْدٌ عَمْرًا۔

سوال: (۳) اسمِ فاعل کے عمل کی کتنی اور کون کونسی شرطیں ہیں؟

جواب: اسمِ فاعل پر آل نہ ہو تو اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ یہ حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ، جَاءَ وَلَدٌ قَائِمٌ أَخُوْهُ، جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ، مَا ذَاهِبٌ أَحَدٌ۔

اسم فاعل پر آل ہو تو اس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں: رَأَيْتُ النَاصِرَ عَمْرًا أَمْسِ۔

سوال: (۴) اسمِ فاعل اور اسمِ مبالغہ کس وزن پر آتے ہیں؟

جواب: ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل فَاعِلٌ اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر ہوگا لیکن علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ما قبل آخر مکسور ہوگا: فَاتِحٌ، مُكْرِمٌ۔

اسم مبالغہ مختلف اوزان پر آتا ہے: فَعَّالٌ، فَعْلٌ وغیرہ۔ اور یہ سب سَماعی ہیں۔

سوال: (۵) کس صورت میں اسم فاعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے؟

جواب: فاعل مؤنث لفظی، اسم جمع یا جمع مکسّر ہو تو اسم فاعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: أَطَالِعٌ شَمْسٌ، مَا نَاصِرٌ قَوْمٌ، أَذَاهِبٌ رِجَالٌ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جس اسم کے ساتھ فعل قائم ہو وہ اسم فاعل ہے	جو اسم مشتق اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو اُسے اسمِ فاعل کہتے ہیں۔
۲	اسم فاعل کے عمل کی چھ شرطیں ہیں۔	اسم فاعل کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔
۳	ہر اسم فاعل 'فاعل کو رفع اور صرف چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔	اسم فاعل فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے۔ اور فعل متعدی کا اسمِ فاعل مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔
۴	اسم مبالغہ فَعَّالٌ یا فَعْلٌ کے وزن پر ہی آتا ہے۔	اسم مبالغہ مختلف اوزان پر آتا ہے انہی میں سے فَعَّالٌ اور فَعْلٌ کا وزن بھی ہیں۔

تمرین (۳)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسم فاعل اور اسم مبالغہ کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

ش	جملے	عمل	ترجمہ
۱	أَمُكْرِمٌ بَكْرٌ ضَيْفَهٗ؟	بکر کو رفع، ضیف کو نصب	کیا بکر اپنے مہمان کی تعظیم کرے گا؟
۲	جَاءَ الْقَائِمُ أَخُوْهٗ؟	اخو کو رفع	کھڑے ہونے والے کا بھائی آیا
۳	قَامَ الرَجُلُ الْمُعْطِى الْمَسَاكِيْنَ	ضمیرِ مضمر کو رفع، مساکین کو نصب	مساکین کو عطا کرنے والا مرد کھڑا ہوا۔
۴	خَالِدٌ ذَاهِبٌ صَدِيْقُهٗ۔	صدیق کو رفع	خالد اس کا دوست جاتا ہے۔
۵	هَلْ غَفَّارٌ أَبُوْهُ الْإِسَاءَةَ۔ ؟	ابو کو رفع، اسائۃ کو نصب	کیا اس کا والد برائی کو بخشنے والا ہے؟
٦	هٰذَا رَجُلٌ فَطِنٌ أَبْنَاؤُهٗ۔	ابناؤ کو رفع	اس آدمی کے لڑکے فطین ہیں۔
۷	يَخْطُبُ الْقَائِدُ رَافِعًا صَوْتَهٗ۔	ضمیرِ مضمر کو رفع، رافعا کو نصب، اور رافعا نے اپنی ضمیرِ مضمر کو رفع، صوت کو نصب	قائد اپنی آواز کو بلند کرکے خطبہ دیتا ہے۔
۸	بَكْرٌ عَلَّامَةٌ أَبَوَاهُ۔	ابوا کو رفع	بکر کے والدین علامہ ہیں۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ

۱	خَالِدٌ نَاصِرٌ أَخَاهُ أَمْسِ	خَالِدٌ نَاصِرٌ أَخُوهُ أَمْسِ	خالد کا بھائی کل مدد کرے گا۔
۲	جَلَسَ الْقَاضِي الْعَالِمُ بِنْتُهُ۔	جَلَسَ الْقَاضِي الْعَالِمَةُ بِنْتُهُ۔	وہ قاضی بیٹھا جس کی لڑکی عالمہ ہے۔
۳	جَاءَ رِجَالٌ رَافِعُونَ غُلَامُهُمْ صَوْتَهُ۔	جَاءَ رِجَالٌ رَافِعٌ غُلَامُهُمْ صَوْتَهُ۔	وہ مرد آئے جن کے غلام اپنی آواز کو بلند کرتے ہیں۔
۴	ذَهَبَ خَلِيْفَةٌ عَالِمَةٌ وَلَدُهُ۔	ذَهَبَ خَلِيْفَةٌ عَالِمٌ وَلَدُهُ۔	وہ خلیفہ گیا جس کا لڑکا عالم ہے۔
۵	جَاءَ وَلَدَانِ لَاعِبَانِ أُخْتُهُمَا	جَاءَ وَلَدَانِ لَاعِبَةٌ أُخْتُهُمَا	وہ دو لڑکے آئے جن کی بہن کھیلنے والی ہیں۔
۶	هٰذَا طَلْحَةُ الشَّاعِرُ أُمُّهُ۔	هٰذَا طَلْحَةُ شَاعِرَةٌ أُمُّهُ۔	یہ وہ طلحہ ہے جس کی ماں شاعرہ ہے۔
۷	فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ مُعَلِّمَتُهُمَا	فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَهِدَةٌ مُعَلِّمَتُهُمَا	وہ دو لڑکیاں کامیاب ہوئیں جن کی معلمہ مجتہدہ ہے۔
۸	ضَارِبٌ رَجُلٌ وَلَدًا	رَجُلٌ ضَارِبٌ وَلَدًا	آدمی لڑکے کو مارتا ہے۔
۹	قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنٌ	قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنُوْنَ	وہ آدمی کھڑے ہیں جو مؤمن ہیں۔
۱۰	نَاصِرٌ زَيْدٌ فَقِيْرًا	زَيْدٌ نَاصِرٌ فَقِيْرًا	زید فقیر کی مدد کرتا ہے۔
۱۱	اَلشَّمْسُ دَائِرٌ فِيْ يَوْمٍ دَوْرَةً	اَدَائِرٌ شَمْسٌ فِيْ يَوْمٍ دَوْرَةً؟	کیا سورج روزانہ اپنے دائرے میں گھومتا ہے؟

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ: اسمِ مفعول کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اسمِ مفعول کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ُسے اسمِ مفعول کہتے ہیں: مَضْرُوْبٌ۔

سوال: (۲) اسمِ مفعول کون کونسی چیزوں میں کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: اسمِ مفعول فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب الفاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے:

1 مفعولُ مطلق: أَمَنْصُوْرٌ زَيْدٌ نَصْرًا۔ 2 مفعولُ فیہ: أَمَقْتُوْلٌ بَكْرٌ لَيْلًا۔

3 مفعولُ معہ: أَمُكْرَمٌ خَالِدٌ وَبَكْرًا۔ 4. مفعولُ لہ: أَمَزُوْرٌ وَالِدٌ أَدَبًا۔

5 حال: هَلْ مُبَشَّرٌ أَحَدٌ كَسْلَانَ۔ 6. تمیز: مَا مَشْدُوْدٌ زَيْدٌ ظُلْمًا۔

جس فعل کے دو مفعول یا تین مفعول ہوں اس کا اسمِ مفعول پہلے مفعول کو رفع اور باقیوں کو نصب دیگا: بَكْرٌ مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا، خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا۔

سوال: (۳) اسمِ مفعول کے عمل کے لیے کتنی اور کون کونسی شرطیں ہیں؟

جواب: اسمِ مفعول پر اَلْ نہ ہو تو اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ اسمِ مفعول حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا اِستِفہام ہو: زَيْدٌ مَبِيْعٌ قَلَمُهُ، جَاءَ وَلَدٌ مُقْتَدًى أَبُوْهُ، جَاءَ زَيْدٌ مَرْكُوْبًا فَرَسُهُ؟

اسمِ مفعول پر اَلْ ہو تو اُس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں: جَاءَ خَالِدٌ الْمَنْصُوْرُ جَيْشُهُ أَمْسِ۔

سوال: (۴) ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر ہوگا لیکن علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ماقبل آخر مفتوح ہوگا: مُكْرَمٌ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جس اسم پر فعل واقع ہوا ہو اُسے اسم مفعول کہتے ہیں۔	جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ُسے اسم مفعول کہتے ہیں۔

٢	2اسم مفعول کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔	2اسمِ مفعول پر الْ نہ ہو تو اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ اسمِ مفعول حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا اِستفہام ہو۔
٣	اسم مفعول ‘فاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔	اسم مفعول فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب الفاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے۔
٤	اسم مفعول صرف مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔	ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر ہوگا لیکن علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ما قبل آخر مفتوح ہوگا: مُکْرَمٌ۔

تمرین (٣)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسم مفعول کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

ش	جملے	اسمِ مفعول کا عمل	ترجمہ
١	أَمُکْرَمٌ جَعْفَرٌ عِلْمًا؟	جعفر کو رفع، علم کو نصب	کیا جعفر علم کی تعظیم کرتا ہے؟
٢	جَاءَ الْمَشْدُوْدُ یَدُہٗ	ید کو رفع	اس کا بندھا ہوا ہاتھ آیا۔
٣	قَامَ الْمُعْطٰی وَلَدُہٗ عِلْمًا	ولد کو رفع، علم کو نصب	اس کا لڑکا علم دینے کے لئے کھڑا ہوا۔
٤	عَلِیٌّ مُطَھَّرَۃٌ ثِیَابُہٗ	ثیاب کو رفع	علی کے کپڑے پاک شدہ ہیں۔
٥	ھَلْ مَغْفُوْرٌ ذَنْبُہٗ؟	ذنب کو رفع	کیا اس کے گناہ بخشے ہوئے ہیں؟
٦	ھٰذَا رَجُلٌ مَحْمُوْدٌ أَفْعَالُہٗ	افعال کو رفع	یہ ایسا مرد ہے جس کے افعال تعریف کئے ہوئے ہیں۔
٧	فَرِیْدٌ مَبِیْعَۃٌ غِلْمَانُہٗ	غلمان کو رفع	فرید اپنے غلاموں کو فروخت کرتا ہے۔
٨	خَالِدٌ مَشْھُوْرٌ شَجَاعَتُہٗ	شجاعۃ کو رفع	خالد کی شجاعت مشہور ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
١	خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ أَخُوْہٗ أَمْسِ	أَخَالِدٌ مَنْصُوْرٌ أَخُوْہٗ أَمْسِ؟	کیا کل خالد کے بھائی کی مدد کی گئی؟
٢	ھِنْدٌ مَفْقُوْدَۃٌ عِقْدُھَا	ھِنْدٌ مَفْقُوْدٌ عِقْدُھَا	ہندہ کا ہار غائب ہے۔
٣	جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدٌ	جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدُوْنَ	تعریف کئے ہوئے مرد آئیں۔

۴	هٰذِهٖ دَارٌ مَفْتُوْحَةٌ بَابُهَا	هٰذِهٖ دَارٌ مَفْتُوْحٌ بَابُهَا	اس گھر کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔
۵	جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَانِ أُمُّهُمَا	جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَةٌ أُمُّهُمَا	وہ دو لڑکے آئے جن کی ماں خوش ہے۔
٦	رَأَيْتُ شَجَرَةً مَمْدُوْدًا	رَأَيْتُ شَجَرَةً مَمْدُوْدَةً	میں نے بلند درخت کو دیکھا۔
۷	مُعْطًى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا	مُعْطٰى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا	فقیر کو درہم عطا کیا گیا۔
۸	قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمٌ	قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمُوْنَ	شکست خوردہ لوگ کھڑے ہوئے۔
۹	مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ	هَلْ مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ	کیا بچے کی چیخ سنی ہوئی ہے۔
۱۰	هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَتَانِ ذَكَاوَتُهُمَا	هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَةٌ ذَكَاوَتُهُمَا	ان دو لڑکیوں کی ذکاوت معروف ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ: صفتِ مشبہ کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) صفت مشبہ کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ثبوتی طور پر ہو اُسے صفتِ مشبّہ کہتے ہیں: کَرِیْمٌ۔
صفتِ مشبّہہ اپنے فعل لازم کی طرح عمل کرتا ہے: أَحَسَنٌ زَیْدٌ حُسْنًا، أَحَسَنٌ زَیْدٌ رَاکِبًا، أَحَسَنٌ زَیْدٌ نَفْسًا، أَفَسِیْحٌ دَارٌ السَاحَۃَ۔

سوال: (۲) صفت مشبہ کے عمل کی کیا شرط ہے؟

جواب: اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ صفت مشبہہ سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا اِستِفہام ہو: اَلطِّفْلُ حَسَنٌ وَجْھُہٗ، جَاءَ رَجُلٌ کَرِیْمٌ أَبُوْہٗ۔

سوال: (۳) صفت مشبہہ کس کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: صفتِ مشبّہہ کے کثیر اوزان ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: أَفْعَلُ، فَعْلَانُ، فَعْلٌ، فَعِیْلٌ، فَعَلٌ، فَعَّالٌ: أَسْوَدُ، عَطْشَانُ، صَعْبٌ، کَرِیْمٌ، حَسَنٌ، خَبَّازٌ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ہو اُسے صفتِ مشبّہہ کہتے ہیں۔	جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ثبوتی طور پر ہو اُسے صفتِ مشبّہہ کہتے ہیں۔
۲	صفتِ مشبّہہ کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔	اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ صفت مشبہہ سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا اِستِفہام ہو۔

تمرین(۳)

(الف) صفت مشبہہ اور اس کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

ش	جملے	صفتِ مشبہ	عمل	ترجمہ

۱	اللّٰهُ كَرِيْمٌ	كَرِيْمٌ	ضمیر مضمر کو رفع دیا	اللہ تعالیٰ کرم کرنے والا ہے۔
۲	زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُه	حَسَنٌ	غلام کو رفع دیا	زید کا غلام خوبصورت ہے۔
۳	أَنَا عَطْشَانُ	عَطْشَانُ	ضمیر مضمر کو رفع دیا	میں پیاسا ہوں۔
۴	أَحَسَنٌ زَيْدٌ؟	حَسَنٌ	زید کو رفع دیا	کیا زید خوبصورت ہے؟
۵	جَاءَ رِجَالٌ حَسَنُوْنَ وَجْهًا	حَسَنُوْنَ	ضمیر مضمر کو رفع، وجہا کو نصب	اچھے چہرے والے لوگ آئے۔
۶	هٰذِهٖ طِفْلَةٌ حَسَنَةٌ	حَسَنَةٌ	ضمیرِ مضمر کو رفع دیا	یہ لڑکی (بچی) خوبصورت ہے۔
۷	شَاةٌ أَبْيَضُ رَأْسُهَا	أَبْيَضُ	راس کو رفع دیا	بکری کا سر سفید ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	كَرِيْمٌ اِبْنُ خَالِدٍ	خَالِدٌ كَرِيْمٌ اِبْنُهُ	خالد کا لڑکا کرم کرنے والا ہے۔
۲	اَلرَّجُلَانِ حَسَنَانِ غُلَامُهُمَا	اَلرَّجُلَانِ حَسَنٌ غُلَامُهُمَا	دو مردوں کے غلام خوبصورت ہیں۔
۳	زَيْدٌ عَطْشَانُ بِنْتُهٗ	زَيْدٌ عَطْشٰى بِنْتُهٗ	زید کی لڑکی پیاسی ہے۔
۴	لَبِيْقٌ وَلَدَانِ	اَلَبِيْقٌ وَلَدَانِ؟	کیا دو لڑکے لائق ہیں؟
۵	جَاءَ الرِّجَالُ الْحَسَنُوْنَ أَخْلَاقُهُمْ	جَاءَ الرِّجَالُ حَسَنٌ أَخْلَاقُهُمْ	جن کے اخلاق اچھے ہیں وہ مرد آئیں۔
۶	هٰذَا رَجُلٌ ذَكِيٌّ بِنْتُهٗ	هٰذَا رَجُلٌ ذَكِيَّةٌ بِنْتُهٗ	اس مرد کی لڑکی ذہین ہے۔
۷	رَأَيْتُ أَوْلَادًا فَطِيْنًا	رَأَيْتُ أَوْلَادًا فَطِيْنِيْنَ	میں نے فطین (چالاک) لڑکوں کو دیکھا۔
۸	هٰذِهٖ بَقَرَةٌ بَيْضَاءُ رَأْسُهَا	هٰذِهٖ بَقَرَةٌ اَبْيَضُ رَأْسُهَا	اس گائے کا سر سفید ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ: اسمِ تفضیل کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مقابلۃً معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں۔ جس ذات میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلے میں ہو اُسے مُفَضَّل عَلَیْہِ کہتے ہیں: اَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ۔

سوال: (۲) اسم تفضیل کتنے اور کون کونسے طریقوں سے آتا ہے؟

جواب: اسمِ تفضیل چار میں سے ایک طریقے سے آتا ہے:

1 أَلْ کے ساتھ: جَاءَ زَيْدٌ الأَفْضَلُ۔

2 مِنْ کے ساتھ: ھُوَ أَفْضَلُ مِنْكَ۔

3 معرفہ کی طرف مضاف: اَلنَّبِيُّ أَفْضَلُ الْخَلْقِ۔

4 نکرہ کی طرف مضاف: اَلْمُرُوْءَةُ أَعْظَمُ فَضِيْلَةٍ۔

سوال: (۳) اسم تفضیل أَلْ، مِنْ یا اضافت کے ساتھ ہو تو کس طرح آئے گا؟

جواب: 1 جو اسمِ تفضیل أَلْ کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ موصوف کے مطابق آئے گا: جَاءَ زَيْدٌ الأَفْضَلُ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ الْفُضْلٰی۔

2 جو اسمِ تفضیل مِنْ کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ واحد مذکر آئے گا: اَلزَّيْدَانِ أَطْوَلُ مِنْ خَالِدٍ، سَلْمٰی أَجْدَرُ مِنْ ھِنْدٍ۔

3 جو اسمِ تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہو وہ واحد مذکر اور موصوف کے مطابق دونوں طرح آسکتا ہے: اَلرِّجَالُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ یا أَفْضَلُوْ النِّسَاءِ۔

4 جو نکرہ کی طرف مضاف ہو وہ ہمیشہ واحد مذکر آئے گا اور اس کا مابعد ماقبل کے مطابق ہوگا: اَلصَّالِحَاتُ أَفْضَلُ نِسَاءٍ، اَلْمُجْتَهِدُوْنَ أَنْبَلُ نَاسٍ۔

سوال: (۴) اسم تفضیل کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: ثلاثی مجرد فعل سے اسمِ تفضیل اَفْعَلُ اور فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے جبکہ اُس میں رنگ، حُلیہ یا ظاہری عیب والا معنی نہ ہو: زَيْدٌ أَبْلَدُ مِنْ خَالِدٍ۔

غیر ثلاثی مجرد فعل یا وہ ثلاثی مجرد فعل جس میں رنگ، حلیہ اور عیب کا معنی ہو اس سے اسمِ تفضیل بنانے کے لیے أَشَدُّ، أَكْثَرُ وغیرہ لاتے ہیں پھر اس فعل کا مصدر منصوب ذکر کرتے ہیں: خَالِدٌ أَكْثَرُ اِكْرَامًا یا حُمْرَةً یا عَرَجًا۔

خَيْرٌ، شَرٌّ اور حَبٌّ اسم تفضیل ہیں، یہ اصل میں أَخْيَرُ، أَشَرُّ اور أَحَبُّ ہیں۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں۔	جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مقابلۃً معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں۔
۲	جس ذات کے مقابلے میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل کہتے ہیں۔	جس ذات میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل کہتے ہیں۔
۳	اسم تفضیل ہمیشہ موصوف کے مطابق ہو گا۔	جو اسم تفضیل اَلْ کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ موصوف کے مطابق آئے گا۔

تمرین(۳)

(الف) اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ الگ الگ کیجیے۔

ش	جملے	اسم تفضیل	مفضل	مفضل علیہ	ترجمہ
۱	اَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ	اَنْفَعُ	اَلعِلْمُ	اَلْمَالِ	علم مال سے زیادہ نفع بخش ہے۔
۲	اَلنَّبِیُّ أَفْضَلُ مِنَ الْوَلِیِّ۔	اَفْضَلُ	اَلنَّبِیُّ	اَلْوَلِیِّ	نبی ولی سے زیادہ فضیلت والا ہے۔
۳	اَلْمُجْتَهِدُوْنَ أَنْبَلُ نَاسٍ	اَنْبَلُ	اَلْمُجْتَهِدُوْنَ	نَاسٍ	مجتہد لوگوں سے زیادہ شرافت والا ہے۔
۴	اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰکُمْ۔	اَکْرَمَ	اَتْقٰکُمْ	کُمْ	بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔
۵	اَلْعَمَلُ خَیْرٌ مِنَ الْبَطَالَةِ۔	خَیْرٌ	اَلْعَمَلُ	اَلْبَطَالَةِ	کام کرنا بیکاری سے بہتر ہے۔
۶	اَلصَالِحَاتُ أَفْضَلُ نِسَاءٍ۔	اَفْضَلُ	اَلصَّالِحَاتُ	نِسَاءٍ	نیک عورتیں عام عورتوں سے فضیلت والی ہیں۔
۷	اَلْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ۔	اَکْبَرُ	اَلْفِتْنَةُ	اَلْقَتْلِ	فتنہ قتل سے زیادہ بڑا ہے۔
۸	اللهُ أَکْبَرُ۔	اَکْبَرُ	اَللهُ	کُلِّ شَیٍٔ	اللہ ہر چیز سے بڑا ہے۔
۹	اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ۔	اَوْهَنَ	بَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ	اَلْبُیُوْتِ	اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے۔
۱۰	اَلْهِنْدَاتُ فُضْلَیَاتُ الْبَنَاتِ۔	فُضْلَیَاتُ	اَلْهِنْدَاتُ	اَلْبَنَاتِ	ہندات تمام لڑکیوں میں فضیلت والی ہیں۔

١١	وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔	خَيْرٌ۔ اَبْقٰى	اَلْاٰخِرَةُ	الدُّنْيَا	آخرت دنیا سے بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔
١٢	وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ۔	اَحْرَصَ	هُمْ	النَّاسِ	اور بے شک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں۔
١٣	اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا۔	اَكْثَرُ۔ اَعَزُّ	اَنَا	كَ	میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور گروہ کے اعتبار سے زیادہ عزت والا ہوں۔
١٤	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا۔	اَكٰبِرَ	كُلِّ قَرْيَةٍ	مُجْرِمِيْ	اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کئے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
١	جَاءَ الرَّجُلُ الْأَكْرَمُ مِنْ بَكْرٍ	جَاءَ الرَّجُلُ أَكْرَمُ مِنْ بَكْرٍ	وہ مرد آیا جو بکر سے زیادہ عزت والا ہے۔
٢	سَافَرَتِ الْهِنْدُ الْأَفْضَلُ	سَافَرَتِ الْهِنْدُ الْفُضْلٰى	فضیلت والی ہندہ نے سفر کیا۔
٣	اَلثَّوْبُ أَخْضَرُ مِنَ الْوَرَقِ	اَلثَّوْبُ أَكْثَرُ خُضْرَةً مِنَ الْوَرَقِ	کپڑا پتے سے زیادہ سبز ہے۔
٤	اَلرِّجَالُ أَفْضَلُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ	اَلرِّجَالُ أَفْضَلُ مِنَ النِّسَاءِ	مرد عورتوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں۔
٥	اَلْهِنْدَانِ كُرْمٰى النِّسَاءِ	اَلْهِنْدَانِ أَكْرَمُ النِّسَاءِ	ہندات عورتوں میں زیادہ عزت والی ہیں۔
٦	اَلشَّجَاعَةُ عُظْمٰى فَضِيْلَةٍ	اَلشَّجَاعَةُ أَعْظَمُ فَضِيْلَةٍ	شجاعت فضیلت سے بڑی ہے۔
٧	اَلْمُجْتَهِدُوْنَ أَفْضَلُ نِسَاءٍ	اَلْمُجْتَهِدُوْنَ أَفْضَلُ نَاسٍ	مجتہد لوگوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں۔
٨	زَيْدٌ أَعْوَرُ مِنْ خَالِدٍ	زَيْدٌ أَكْثَرُ عَوَرًا مِنْ خَالِدٍ	زید خالد سے زیادہ کانا ہے۔
٩	مَرَّ الرَّجُلَانِ الْأَعْلَمُ	مَرَّ الرَّجُلَانِ الْأَعْلَمَانِ	دو زیادہ جاننے والے مرد گزریں۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَ الْاَرْبَعُوْنَ: اضافت کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اضافت کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: اِضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اِضافتِ لفظیہ ۲۔ اِضافتِ معنویہ۔

سوال: (۲) اضافت معنویہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: اضافت معنویہ کی تین اقسام ہیں:

1 اِضافت بمعنی فِيْ: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کے لیے ظرف ہو: صَلٰوۃُ اللَّیْلِ۔(اِس صورت میں مضاف اِلیہ سے پہلے فِيْ پوشیدہ ہوتا ہے)

2 اِضافت بمعنی مِنْ: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کی جنس ہو: خَاتَمُ فِضَّۃٍ۔(اِس صورت میں مضاف اِلیہ سے پہلے مِن پوشیدہ ہوتا ہے)

3 اِضافت بمعنی لام: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کیلئے نہ ظرف ہو نہ جنس: غُلَامُ زَیْدٍ۔(اِس صورت میں مضاف اِلیہ سے پہلے لام پوشیدہ ہوتا ہے)

سوال: (۳) کیا مضاف پر الف لام آسکتا ہے؟

جواب: اِضافتِ لفظیہ میں مضاف ، تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو یا مضاف اِلیہ معرَّف باللام ہو تو مضاف پر اَلْ آسکتا ہے: جَاءَ الضَّارِبَا وَلَدٍ، جَاءَ الضَّارِبُ الْوَلَدِ۔

سوال: (۴) کس صورت میں یاءِ متکلم پر فتحہ اور سکون دونوں جائز ہیں اور کب اس پر فتحہ واجب ہے؟

جواب: مفرد صحیح یا قائم مقام صحیح یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو تو ی پر سُکون اور فتحہ دونوں آسکتے ہیں: کِتَابِيْ، دَلْوِيْ، یہ اگر آخر میں ہو تو ہاء بڑھادینا بھی جائز ہے: کِتَابِیَہ۔

اسم مقصور، منقوص، تثنیہ یا جمع مذکر سالم ، یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو تو ی پر فتحہ پڑھنا واجب ہے: عَصَايَ، قَاضِيَّ، مُسْلِمِيَّ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	مضاف اگر صفت کا صیغہ ہو تو اسے اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔	جس اِضافت میں صفَت کا صیغہ معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو اُسے اِضافتِ لفظیہ۔

۲	اضافت کی تین قسمیں ہیں۔	اضافت کی دو قسمیں ہیں۔
۳	اضافت لفظیہ میں مضاف پر الف لام آسکتا ہے۔	اِضافتِ لفظیہ میں مضاف "تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو یا مضاف اِلیہ معرَّف باللام ہو تو مضاف پر اَلْ آسکتا ہے۔
۴	اضافت کی وجہ سے مضاف ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہو جاتا ہے۔	اِضافتِ لفظیہ کی وجہ سے مضاف معرفہ یا نکرہ مخصوصہ نہیں بنتا۔

تمرین (۳) اضافت لفظیہ و معنویہ الگ الگ کیجیے اور معنویہ میں اس کی قسم بھی متعین فرمائیے۔

ش	اضافتِ لفظیہ	ترجمہ	ش	اضافتِ لفظیہ	ترجمہ
۲	أَكْرَمْتُ مُكْرِمَ الْعلماءِ۔	میں نے علما کی عزت کرنے والے کی عزت کی۔	۴	لَقِيْتُ جَمِيْلَ الشِّيَمِ۔	میں نے اچھی عادت والے سے ملاقات کی۔
۵	هٰذَا مُعَلِّمُ خَالِدٍ۔	یہ خالد کا معلم ہے۔	۶	نَبِيُّنَا الْعَالِي الْقَدْرِ وَالْعَظِيْمُ الْجَاهِ۔	ہمارے نبی ﷺ اعلیٰ عزت و وقار والے اور بڑے مرتبہ والے ہیں۔
۸	جَاءَ كَرِيْمُ الْبَلَدِ۔	شہر کا کرم کرنے والا آیا۔	۱۰	زُرْتُ زَائِرَ الْمَدِيْنَةِ۔	میں نے مدینہ کی زیارت کرنے والے کی زیارت کی۔
۱۱	وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔	اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر۔			

ش	اضافتِ معنویہ	قسم	ترجمہ
۱	ظُلْمَةُ الْقَبْرِ شَدِيْدَةٌ۔	اضافت بمعنی فِي	قبر کی تاریکی بہت سخت ہے۔
۳	اُشْتُرِيَ خَاتَمُ الْفِضَّةِ۔	اضافت بمعنی مِنْ	چاندی کی انگوٹھی بیچی گئی۔
۷	فَازَ وَلَدُ عِرْفَانَ۔	اضافت بمعنی لام	عرفان کا لڑکا کامیاب ہوا۔
۹	اَلْحَافِظُ الْقُرْآنِ سَعِيْدٌ۔	اضافت بمعنی لام	قرآن کا حافظ سعادت مند ہے۔

الدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ: افعالِ قلوب کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) افعال قلوب کن افعال کو کہتے ہیں؟

جواب: جو اَفعال ایسے دو مفعولوں کو نصب دیں جو اصل میں مبتدا اور خبر ہوں اُنہیں اَفعالِ قلوب کہتے ہیں: عَلِمَ، رَاٰی، وَجَدَ، ظَنَّ، حَسِبَ، خَالَ، زَعَمَ۔

سوال: (۲) افعال قلوب کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا اور خبر دونوں کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیتے ہیں جیسے مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہے۔

سوال: (۳) کن صورتوں میں افعال قلوب کو عمل دینا یا نہ دینا دونوں جائز ہیں؟

جواب: افعال قلوب مبتدا اور خبر کے درمیان یا اِن دونوں کے بعد آئیں تو اِن کو عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں: فَاطِمَةُ عَلِمْتُ عَالِمَةٌ۔

سوال: (۴) افعال قلوب کا صرف ایک مفعول بہ بھی ہوتا ہے؟

جواب: اِن افعال کا مفعول بہ اگر ایک ہی ہو تو یہ افعالِ قلوب نہیں کہلائیں گے: ظَنَّ زَيْدًا (وہم کرنا)

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو افعال شک اور یقین ظاہر کریں انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔	جو اَفعال ایسے دو مفعولوں کو نصب دیں جو اصل میں مبتدا اور خبر ہوں اُنہیں اَفعالِ قلوب کہتے ہیں۔
۲	افعال قلوب جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔	افعال قلوب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔
۳	افعال قلوب کا مفعول بہ صرف ایک ہوتا ہے۔	افعال قلوب کا مفعول بہ اگر ایک ہی ہو تو یہ افعالِ قلوب نہیں کہلائیں گے۔
۴	ایک شخص کی دو ضمیریں فاعل اور مفعول بن سکتی ہیں۔	افعال قلوب کا خاصہ ہے کہ ان میں ایک شخص کی دو ضمیریں فاعل اور مفعول ہو سکتی ہیں۔

تمرین(۳)

(الف) افعال قلوب اور ان کے عمل کی نشاندہی فرمایئے۔

ش	جملے	افعالِ قلوب	عمل	ترجمہ
۱	وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ کَاذِبًا	لَاَظُنُّ	ہٗ اور کاذبا کو نصب	اور بیشک ضرور میں اس کو جھوٹا گمان کرتا ہوں۔

٢	اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى	لَمْ يَجِدْ	کَ اور یتیماً کا نصب	کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔
٣	حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا	حَسِبْتَ	ہُمْ اور لُؤلؤاً کو نصب	تو نے ان کو بکھرے ہوئے موتی گمان کیا۔
٤	فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ	عَلِمْتُمْ	ہُنّ اور مؤمنت کو نصب	پس بیشک تم نے ان کو مؤمنہ یقین کیا۔
٥	اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّ نَرٰىهُ قَرِيْبًا	يَرَوْنَ۔ نَرٰى	ہُ اور بعیداً کو نصب	وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں۔
٦	خِلْتُ الْاِخْلَاصَ مُخْلِصًا	خِلْتُ	اخلاص اور مخلصاً کو نصب	میں نے اخلاص کو مخلص گمان کیا۔
٧	رَأَيْتُ الصِدْقَ نَجَاةً	رَأَيْتُ	الصدق اور نجاۃ کو نصب	میں نے صدق کو نجات یقین کیا۔
٨	زَعَمْتَكَ عَالِمًا	زَعَمْتَ	کَ اور عالماً کو نصب	میں نے تجھ کو عالم گمان کیا۔
٩	وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ	تَحْسَبُ	ہُمْ اور ایقاظاً کو نصب	اور تم انھیں جاگتا سمجھو اور وہ سوتے ہیں۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
١	وَجَدْتُ مَاءً بَارِدًا	وَجَدْتُ الْمَاءَ بَارِدًا	میں نے پانی کو ٹھنڈا یقین کیا۔
٢	زَعَمْتُ الْحَيَاةُ دَائِمَةٌ	زَعَمْتُ الْحَيَاةَ دَائِمَةً	میں نے زندگی کو دائمی گمان کیا۔
٣	حَسِبْتَهُمْ عَالِمًا	حَسِبْتَهُمْ عَالِمِيْنَ	تو نے ان کو عالم گمان کیا۔
٤	عَلِمْتُ الْأَرْضَ سَاكِنًا	عَلِمْتُ الْأَرْضَ سَاكِنَةً	میں نے زمین کو ساکن یقین کیا۔
٥	رَأَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلُ النَجَاةِ	رَأَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلَ النَجَاةِ	میں نے اخلاص کو نجات کا راستہ یقین کیا۔
٦	آتَيْتُنِيْ مَاءٌ	آتَيْتُنِيْ مَاءً	میں نے اپنے آپ کو پانی عطا کیا۔
٧	خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلَةً	خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلاً	میں نے خلیفہ کو عادل گمان کیا۔
٨	ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحًا	ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحَيْنِ	میں نے دو لڑکوں کو نیک گمان کیا۔
٩	حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتَ صَابِرَاتٌ	حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتِ صَابِرَاتٍ	میں نے مؤمنہ عورتوں کو صبر کرنے والی گمان کیا۔
١٠	وَجَدْتُ الْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ	وَجَدْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَائِزِيْنَ	میں نے مسلمانوں کا کامیاب یقین کیا۔
١١	عَلِمْتُ الْقَاضِيْ عَالِمًا	عَلِمْتُ الْقَاضِيَ عَالِمًا	میں نے قاضی کو عالم یقین کیا۔

الدَّرْسُ الْحَادِيْ وَ الْخَمْسُوْنَ: افعالِ مدح وذم کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) افعال مدح وذم کن افعال کو کہتے ہیں؟

جواب: جو اَفعال تعریف یا مذمت کیلئے موضوع ہیں اُنہیں اَفعالِ مدح وذم کہتے ہیں۔

سوال: (۲) ان افعال کا فاعل کس کس طرح سے آتا ہے؟

جواب: افعالِ مدح وذم کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے: نِعْمَ الطَّالِبُ بَکْرٌ، سَاءَ طَالِبُ الْجَامِعَةِ الْکَسُوْلُ۔

کبھی اِن کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے، اِس صورت میں فعل کے بعد لفظ مَا (بمعنی شَيْئًا) یا کوئی نکرہ اسم (مطابقِ مخصوص) آتا ہے جو اُس ضمیر کی تمیز بنتے ہیں: بِئْسَ خُلُقًا الْکِذْبُ، نِعْمَ مَا التَّقْوٰی، نِعْمَ مَا یُزَیِّنُ الْمَرْءَ الْعِلْمُ۔

سوال: (۳) ان افعال کا فاعل ضمیر مستتر ہو تو فعل کے بعد کیا چیز آتی ہے؟

جواب: کبھی اِن کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے، اِس صورت میں فعل کے بعد لفظ مَا (بمعنی شَيْئًا) یا کوئی نکرہ اسم (مطابقِ مخصوص) آتا ہے جو اُس ضمیر کی تمیز بنتے ہیں: بِئْسَ خُلُقًا الْکِذْبُ، نِعْمَ مَا التَّقْوٰی، نِعْمَ مَا یُزَیِّنُ الْمَرْءَ الْعِلْمُ۔

سوال: (۴) مخصوص کس طرح کا اسم ہوگا اور کن چیزوں میں فاعل کے مطابق ہوگا؟

جواب: مخصوص، معرفہ یا نکرہ موصوفہ ہوگا نیز وحدت، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ، نِعْمَ الْعَالِمُ عَالِمٌ عَامِلٌ۔

سوال: (۵) ان افعال کے فاعل کی تمیز کس کے مطابق ہوتی ہے؟

جواب: کبھی اِن کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے، اِس صورت میں فعل کے بعد لفظ مَا (بمعنی شَيْئًا) یا کوئی نکرہ اسم (مطابقِ مخصوص) آتا ہے جو اُس ضمیر کی تمیز بنتے ہیں۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جن افعال سے تعریف یا مذمت کی جائے انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔	جو افعال تعریف یا مذمت کے لئے موضوع ہیں انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔
۲	لَاحَبَّذَا فعل مدح ہے۔	حَبَّذَا فعل مدح ہے۔

۳	افعالِ مدح وذم کا فاعل ہمیشہ معرف باللام ہوتا ہے۔	افعالِ مدح وذم کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔
۴	مخصوص ،ہمیشہ فاعل کے مطابق اور منصوب ہوتا ہے۔	مخصوص ، مرفوع ہوتا ہے اور عموماً یہ فاعل کے بعد آتا ہے، اور کبھی فعل سے پہلے آجاتا ہے۔

تمرین (۳)

(الف) افعال مدح وذم نیز اُن کے فاعل اور مخصوص کی شناخت فرمائیے۔

ش	جملے	افعال	فاعل	مخصوص	ترجمہ
۱	لَاحَبَّذَا الْعَدَاوَةُ	حَبَّذَ	ذَا	اَلْعَدَاوَةُ	عداوت رکھنا برا ہے۔
۲	نِعْمَ الرَّجُلُ رَجُلٌ يُحَاسِبُ نَفْسَهٗ	نِعْمَ	الرَّجُلُ	رَجُلٌ يُحَاسِبُ نَفْسَهٗ	جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ کیا ہی اچھا آدمی ہے۔
۳	اَلتَّقْوٰى نِعْمَ الزَّادُ	نِعْمَ	الزَّادُ	اَلتَّقْوٰى	تقویٰ کیا ہی اچھا توشہ ہے۔
۴	بِئْسَ رِجَالًا الْكَاذِبُوْنَ	بِئْسَ	هُوَ	اَلْكَاذِبُوْنَ	جھوٹے کیا ہی برے لوگ ہیں۔
۵	حَبَّذَا الصَّبْرُ	حَبَّذَا	ذَا	الصَّبْرُ	وہ کیا ہی اچھا صبر ہے۔
۶	بِئْسَ طَالِبُ الْمَجْدِ الْكَسُوْلُ	بِئْسَ	طَالِبُ الْمَجْدِ	اَلْكَسُوْلُ	بزرگی کا طالب کیا ہی براست ہے۔
۷	نِعْمَ سَلَاحًا الدُّعَاءُ	نِعْمَ	هُوَ	اَلدُّعَاءُ	دعا کیا ہی اچھا ہتھیار ہے۔
۸	سَاءَ مَا الْغِيْبَةُ	سَاءَ	هُوَ	اَلْغِيْبَةُ	غیبت کیا ہی بری شئی ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	نِعْمَ الْعَالِمُ	نِعْمَ الْعَالِمُ عَالِمٌ عَامِلٌ	عالم کیا ہی اچھا باعمل عالم ہے۔
۲	سَاءَ رَجُلٌ الْبَخِيْلُ	سَاءَ رَجُلًا الْبَخِيْلُ	بخیل کیا ہی برا آدمی ہے۔
۳	نِعْمَ رَجُلًا الصَّادِقَانِ	نِعْمَ رَجُلًا الصَّادِقُ	سچ بولنے والا کیا ہی اچھا آدمی ہے۔
۴	نِعْمَ الْوَصْفُ حِلْمٌ	اَلْحِلْمُ نِعْمَ الْوَصْفُ	حلم کیا ہی اچھی خوبی ہے۔
۵	بِئْسَ الْخُلُقُ الْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ	بِئْسَ مَا الْخُلُقُ الْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ	جھوٹ اور خیانت کیا ہی بری عادت ہے۔
۶	لَاحَبَّذَا سَارِقٌ	لَاحَبَّذَا السَّارِقُ	چور برا ہے۔
۷	نِعْمَ الْعَالِمُ هِنْدٌ	نِعْمَ الْعَالِمُ زَيْدٌ	زید کیا ہی اچھا عالم ہے۔

٨	حَبَّذَانِ زَيْدٌ وَبَكْرٌ	حَبَّذَا زَيْدٌ وَبَكْرٌ	زید اور بکر کیا ہی اچھے ہیں۔
٩	اَلْمُجْتَهِدُ حَبَّذَا	حَبَّذَا الْمُجْتَهِدُ	محنت کرنے والا کیا ہی اچھا ہے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَ الْخَمْسُوْنَ: افعالِ مقاربہ کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) افعال مقاربہ ورجاوشروع کن افعال کو کہتے ہیں؟

جواب: اَفعالِ مقاربہ: جو افعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کا حصول قریب ہے : كَادَالشِّتَاءُيَنْقَضِيْ

اَفعالِ رَجا: جوافعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کے حصول کی امید ہے: عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَجِيْئَ۔

اَفعالِ شُروع: جواَفعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کی ابتدا ہو چکی ہے: قَامَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ۔

سوال: (۲) افعال مقاربہ، افعال رجااور افعال شروع کتنے کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب:۔ افعالِ مقاربہ تین افعال ہیں : كَادَ، كَرَبَ اور أَوْشَكَ۔

افعالِ رجا بھی تین ہیں: عَسٰى، حَرٰى اور اِخْلَوْلَقَ۔

اَفعالِ شروع یہ ہیں: اَنْشَأَ، طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ وغیرہ۔

سوال: (۳) یہ تمام افعال کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: یہ تمام اَفعال اَفعالِ ناقصہ کا سا عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع اور خَبَر کو نصب دیتے ہیں مگر ان کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے، لہٰذا محلا منصوب ہو گی۔

سوال: (۴) کن کن افعال کی خبر پر أَنْ لانا جائز یا واجب یا ناجائز ہے؟

جواب: حَرٰى اور اِخْلَوْلَقَ کی خبر پر أَنْ لانا واجب اور اَفعالِ شروع کی خبر پر اَنْ لانا ناجائز ہے۔

كَادَ ، كَرَبَ، أَوْشَكَ اور عَسٰى کی خبر پر أَنْ لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں: كَادَ اللَّيْلُ يَزُوْلُ یا أَنْ يَزُوْلَ، أَوْشَكَ الصُّبْحُ يَنْجَلِيْ یا أَنْ يَنْجَلِيَ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	افعال مقاربہ ورجاوشروع سے ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں۔	كَادَ اور أَوْشَكَ سے مضارع کے صیغے بھی آتے ہیں: يَكَادُ الْقِطَارُ يَصِلُ، يُوْشِكُ الْمَطَرُ أَنْ يَنْزِلَ۔ باقی افعال سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں۔
۲	ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔	اِن افعال کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے۔

۳	افعال شروع پانچ ہیں۔	اَفعالِ شروع یہ ہیں: اَنْشَأَ، طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ وغیرہ۔
۴	کَادَ، عَسٰی، حَرٰی اور أَخَذَ کی خبر پر أَنْ لانا جائز ہے۔	کَادَ ، کَرَبَ، أَوْشَكَ اور عَسٰی کی خبر پر أَنْ لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں۔

تمرین (۳)

(الف) افعال مقاربہ ورجاو شروع الگ الگ کیجیے اور اُن کا عمل واضح فرمائیے۔

ش	جملے	مقاربہ	رجا	شروع	عمل	ترجمہ
۱	عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ		عَسٰی		فاعل کی بناپر مابعد عسٰی محلاً مرفوع	قریب ہے کہ تمھیں تمھارارب ایسی جگہ کھڑا کرے۔
۲	أَوْشَكَ الْمَطَرُ أَنْ یَنْقَطِعَ	أَوْشَكَ			المطر مرفوع، مابعد محلاً منصوب	قریب ہے کہ بارش ختم ہو جائے۔
۳	یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ	یَكَادُ			البرق مرفوع، مابعد محلاً منصوب	بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی۔
۴	أَخَذَ الطِفْلُ یَبْكِيْ			أَخَذَ	الطفل مرفوع، مابعد محلاً منصوب	بچہ رونے لگا۔
۵	كَادَ الْفَقْرُ أَنْ یَكُوْنَ كُفْرًا	كَادَ			الفقر مرفوع، مابعد محلاً منصوب	قریب ہے کہ فقر ناشکری ہو جائے۔
۶	عَسٰی الضَیْقُ أَنْ یَنْفَرِجَ		عَسٰی		الضیق مرفوع، مابعد محلاً منصوب	امید ہے کہ تنگی کشادہ ہو جائے
۷	اِخْلَوْلَقَ أَنْ یُثْمِرَ الشَّجَرُ		اِخْلَوْلَقَ		مابعد محلاً مرفوع	امید ہے کہ درخت پھلدار ہو جائے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	كَادَ الْمُعَلِّمُ یُشَرِّحَ	كَادَ الْمُعَلِّمُ اَنْ یُشَرِّحَ	قریب ہے کہ معلم شرح کرے۔
۲	جَعَلَ الشَّجَرُ أَنْ یُوَرِّقَ	جَعَلَ الشَّجَرُ یُوَرِّقُ	درخت پتے دار ہونے لگا۔
۳	حَرٰی الْغَائِبُ یَجِيْءُ	حَرٰی الْغَائِبُ اَنْ یَجِيْءُ	امید ہے کہ غائب شخص زندہ ہو۔
۴	كَرَبَ زَیْدٌ مُعَلِّمًا	كَرَبَ زَیْدٌ یُعَلِّمُ	قریب ہے کہ زید درس دے۔

٥	يَطْفَقُ الْوَلَدُ يَلْعَبُ	طَفِقَ الْوَلَدُ يَلْعَبُ	لڑکا کھیلنے لگا۔
٦	أَنْشَأَ الْبَحْرُ مَاجَ	أَنْشَأَ الْبَحْرُ يِمُوْجُ	سمندر موج مارنے لگا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَ الْخَمْسُوْنَ: افعالِ تعجب کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) افعال تعجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جوافعال اِظہارِ تعجُّب کے لیے وضع کیے گئے ہیں اُنہیں افعالِ تعجب کہتے ہیں: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کتنا حسین ہے!) أَكْرِمْ بِخَالِدٍ (خالد کیسا سخی ہے!)۔

سوال: (۲) فعل تعجب کتنے اور کون کونسے وزن پر آتا ہے؟

جواب: ثلاثی مجرد سے فعلِ تعجب دو وزن پر آتا ہے: مَاأَفْعَلَ اور أَفْعِلْ۔ پہلے صیغے میں متعجب منہ منصوب اور دوسرے میں (باء کے ساتھ) لفظًا مجرور ہوتا ہے۔

فعل اگر معتل العین ہو (مثلًا: ضَاقَ، خَافَ) تو عین کلمے کو اس کی اصل کی طرف لوٹا دیں گے: مَاأَضْيَقَ الْعَيْشَ! مَاأَخْوَفَ الْوَادِيَ!

غیر ثلاثی مجرد یا وہ فعل جس میں رنگ، حلیہ یا عیب کا معنی ہو اس سے فعل تعجب بنانے کے لیے مَا أَشَدَّ یا أَشْدِدْ وغیرہ کے بعد فعل کا مصدر صریح یا مؤول لاتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِكْرَامًا یا حُمْرَةً یا عَرَجًا، أَشْدِدْ بِأَنْ يُكْرِمَ یا بِأَنْ يَحْمَرَ۔

فعل مجہول یا منفی (مثلا: فُهِمَ یا مَاكَتَبَ) سے فعل تعجب بنانے کا بھی یہی طریقہ ہے لیکن اس میں مصدر مؤول ہی آئے گا: مَاأَشَدَّ أَنْ يُفْهَمَ، أَشْدِدْ أَنْ لَاتَكْتُبَ۔

سوال: (۳) متعجب منہ کسے کہتے ہیں یہ کس طرح آتا ہے اور اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: جس چیز پر تعجب کیا جائے اُسی مُتَعَجَّب مِنْه کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے: مَاأَحْسَنَ زَيْدًا! أَحْسِنْ بِرَجُلٍ تَهَجَّدَ! پہلے صیغے میں متعجب منہ منصوب اور دوسرے میں (باء کے ساتھ) لفظًا مجرور ہوتا ہے۔

سوال: (۴) کیا فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز آ سکتی ہے؟

جواب: متعجب منہ اور فعل تعجب کے درمیان صرف ظرف یا جار مجرور آ سکتے ہیں: أَشْجِعْ يَوْمَ الرَّوْعِ بِفُرْسَانِ الْعَرَبِ! مَاأَنْعَمَ فِي الْمَدِيْنَةِ الْحَيَاةَ!

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جن الفاظ سے تعجب کا اظہار کیا جائے انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔	جوافعال اِظہارِ تعجُّب کے لیے وضع کیے گئے ہیں اُنہیں افعالِ

		تعجب کہتے ہیں۔
۲	فعل تعجب تین اوزان پر آتا ہے۔	ثلاثی مجرد سے فعل تعجب دو وزن پر آتا ہے۔
۳	فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز نہیں آسکتی۔	متعجب منہ اور فعل تعجب کے درمیان صرف ظرف یا جار مجرور آ سکتے ہیں۔
۴	متعجب منہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔	متعجب منہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔ پہلے صیغے میں متعجب منہ منصوب اور دوسرے میں (باء کے ساتھ) لفظًا مجرور ہوتا ہے۔

تمرین (۳)

(الف) افعال تعجب اور متعجب منہ الگ الگ فرمائیے۔

ش	جملے	افعالِ تعجب	متعجب منہ	ترجمہ
۱	مَا أَجْمَلَكَ	مَا أَجْمَلَ	كَ	آپ ﷺ کیا ہی جمال والے ہیں۔
۲	مَا أَشْجَعَ خَالِدًا	مَا أَشْجَعَ	خَالِدًا	خالد کتنا بہادر ہے۔
۳	أَلْطِفْ بِزَيْدٍ	أَلْطِفْ	بِزَيْدٍ	زید کیسا مہربان ہے۔
۴	أَشْدِدْ بِعَرَجِهٖ	أَشْدِدْ	بِعَرَجِهٖ	اس کا لنگڑاہٹ کیا ہی سخت ہے۔
۵	مَا أَجْوَدَ عُثْمَانَ	مَا أَجْوَدَ	عُثْمَانَ	عثمان کتنا سخی ہے۔
٦	مَا أَكْذَبَ النَّفْسَ	مَا أَكْذَبَ	النَّفْسَ	نفس کتنا جھوٹا ہے۔
۷	أَعْظِمْ بِنُصْرَتِهٖ	أَعْظِمْ	بِنُصْرَتِهٖ	اس کی مدد کیا ہی عظیم ہے۔
۸	مَا أَشَدَّ أَنْ يُتْرَكَ الصَّلٰوةُ	مَا أَشَدَّ أَنْ يُتْرَكَ	الصَّلٰوةُ	نماز ترک کرنا کتنا سخت ہے۔
۹	أَقْبِحْ أَنْ لَا يُحَدَّ الشَّارِبُ	أَقْبِحْ أَنْ لَا يُحَدَّ	الشَّارِبُ	مونچھ کا باریک ہونا کتنا قبیح ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	مَا أَخْضَرَ الْقُبَّةَ	مَا أَشَدَّ خَضْرَةً الْقُبَّةَ	گنبد کتنا سبز ہے۔
۲	أَقْبِحْ الْكُفْرَ	أَقْبِحْ بِالْكُفْرِ	کفر کتنا قبیح ہے۔
۳	مَا أَنَامَ الطِفْلَ	مَا أَنْوَمَ الطِفْلَ	بچہ کتنا سوتا ہے۔
۴	مَا أَحْسَنَ وَلَدًا	مَا أَحْسَنَ الْوَلَدَ	لڑکا کتنا حسین ہے۔

٥	مَا أَعْظَمَ شَانُ الْأَنْبِيَاءِ	مَا أَعْظَمَ شَانَ الْأَنْبِيَاءِ	انبیا کی شان کتنی بڑی ہے۔
٦	أَصْفِرُ الْبَقَرَةُ	مَا أَشَدَّ صَفْرَةً الْبَقَرَةَ	گائے کتنی پیلی ہے۔
٧	مَا أَشَدَّ تَعْلِيْمٌ	مَا أَشَدَّ التَّعْلِيْمَ	تعلیم کتنی سخت ہے۔
٨	مَا أَعْوَرَ الدَجَّالَ	مَا أَشَدَّ عَوْراً الدَجَّالَ	دجال کتنا کانا ہے۔
٩	أَشْدِدْ بِحُمْرَةَ الْوَجْهِ	أَشْدِدْ بِأَنْ يَحْمَرَ الْوَجْهُ	چہرہ کتنا سرخ ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَ الْخَمْسُوْنَ: حروف کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) حروف مبانی ومعانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: ترکیبِ کلمات کے لیے موضوع حُروف کو حروفِ مَبانی، حروفِ تہجی یا حروفِ ہجّا اور معنی کے لیے موضوع حروف کو حروف مَعانی کہتے ہیں: آ، ب، اِنَّ، فِیْ، نَعَمْ۔

سوال: (۲) حروف معانی کی کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: 1 تا 8 حروف جارہ، حروف مشبہ بالفعل، حروف نافیہ، حروف شرط، حروف نواصب، حروف جوازم، حروف عطف، حروفِ استفہام۔9 حروفِ استقبال۔10 حروفِ تاکید۔11 حروف تفسیر۔12 حروفِ تحضیض۔13 حروف مصدر۔14 حرفِ رَدع15۔ حرفِ توقُّع۔16 حروف جواب۔17 حروف تنبیہ۔18 حروفِ زیادت۔19 الف لام

سوال: (۳) حرف توقع اور حرف ردع کس کس معنی میں آتے ہیں؟

جواب: حرفِ توقع ماضی کو حال کے قریب کردیتا ہے اور تحقیق کا معنی بھی دیتا ہے اور مضارع کے ساتھ اکثر تقلیل کا اور کبھی تحقیق کا معنی دیتا ہے۔

حرفِ ردع مخاطب کو ڈانٹنے اور اُسے اُس کی بات سے روکنے کے لیے آتا ہے، نیز جملے کی تاکید کے لیے بھی آتا ہے۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	زائد حرف کو کلام سے نکال دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔	زائد حروف کو کلام سے نکال بھی دیا جائے تو اصل معنی میں فرق نہ آئے۔
۲	حرف جواب کسی سوال ہی کے جواب میں آتا ہے۔	حروف جواب کسی سوال یا کسی خبر کا جواب دینے کے لیے آتے ہیں۔

تمرین(۳) حروف معانی کی قسم متعین کیجیے۔

ش	جملہ	حرف	قسم	ترجمہ
۱	فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ	لَنْ۔ اَنْ۔ حَتّٰی۔	نواصب۔ الف	تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ

	اَبِیْ۔	لِ	لام۔نواصب۔جارہ	میرے باپ اجازت دیں۔
۲	كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ	كَلَّا۔بِ۔اَلْ	ردع۔جارہ۔الف لام۔	کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔
۳	وَاللّٰهِ لَأَتَعَلَّمَنَّ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ۔	وَ۔لَ۔نَّ۔اَلْ۔وَ	جارہ۔تاکید۔تاکید۔الف لام۔عطف	اللہ کی قسم میں ضرور قرآن وسنت سیکھوں گا۔
۴	اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔	اِنَّ۔عَلٰی۔اَلْ۔اَنْ	مشبہ بالفعل۔جارہ۔الف لام۔نواصب	بیشک اللہ نے زمین پر انبیا کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔
۵	اللّٰهَ دَعَوْتُ أَنِ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ	اَنْ۔لِ۔وَ	تفسیر۔جارہ۔عطف	میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔
۶	وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى۔	لَ۔قَدْ۔وَ	تاکید۔توقع۔عطف	اور بیشک ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا۔
۷	اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔	اَلَآ۔اِنَّ۔لَا۔عَلٰی۔وَ	تنبیہ۔مشبہ بالفعل۔نفی۔جارہ۔عطف	سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔
۸	لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔	لَا۔اَلْ۔وَ۔لٰكِنَّ	نفی۔الف لام۔عطف۔مشبہ بالفعل	بیشک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔
۹	لَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا عَلَّمَ۔	لَ۔اَلْ۔عَلٰی	جارہ۔الف لام۔جارہ	اسی کی تعریف اس پر جو اس نے سکھایا۔
۱۰	قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔	كَلَّا۔اِنَّ	ردع۔مشبہ بالفعل	موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے مجھے اب راہ دیتا ہے۔
۱۱	اِشْتَرَيْتُ وَرَقًا اَيْ فِضَّةً۔	اَيْ	تفسیر	میں نے ورق خریدا یعنی چاندی۔
۱۲	هَلَّا اَدَّبْتَ اَوْلَادَكَ۔	هَلَّا۔اَوْ۔لَا	تحضیض۔عطف۔نفی	
۱۳	قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ	بَلٰى۔قَدْ۔وَ۔مِنْ۔اِنْ۔فِيْ۔وَ۔لَوْ۔اَوْ۔	جواب۔توقع۔عطف۔جارہ۔نفی۔جارہ۔عطف۔شرط۔عطف	کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے (ف۱۷) پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں ﴿۹﴾ اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔

	السَّعِيْرِ۔			
۱۴	طَارَ بِهِ الْعَنْقَاءُ أَيْ طَالَتْ غَيْبَتُهٗ۔	بِ۔ اَلْ۔ اَیْ	جارہ۔ الف لام۔ تفسیر	عنقا اس کے ساتھ اڑ گئی یعنی اس کا غائب ہونا طویل ہو گیا۔
۱۵	اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَمُحَمَّدٌ لَا نَظِيْرَ لَهٗ۔	لَا۔ وَ۔ لَا	نفی۔ عطف۔ نفی	اللہ کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ کا کوئی نظیر نہیں۔
۱۶	سَالَ بِهِ الْوَادِيْ أَيْ هَلَكَ۔	بِ۔ اَلْ۔ اَیْ	جارہ۔ الف لام۔ تفسیر	وادی اس کے ساتھ بہہ گئی یعنی ہلاک ہو گئی۔
۱۷	وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ۔	وَ۔ سَ۔ وَ	عطف۔ استقبال۔ عطف	اب تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَ الْخَمْسُوْنَ: الف لام (اَلْ) کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) الف لام کی اقسام بتایئے؟

جواب: الف لام کی دو قسمیں ہیں : ۱۔اسمی ۲۔حرفی۔

(۱) جو الف لام اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پر آئے اُسے الف لام اسمی کہتے ہیں کیونکہ یہ اسم موصول کے معنی میں ہوتا ہے:

اَلضَّارِبُ (اَلَّذِیْ ضَرَبَ أو یَضْرِبُ) اَلْمَضْرُوْبُ (اَلَّذِیْ ضُرِبَ أو یُضْرَبُ)

(۲) اور جو الف لام اِس کے علاوہ ہو اُسے الف لام حرفی کہتے ہیں: اَلْحَسَنُ، اَلْوَلَدُ۔

سوال: (۲) الف لام حرفی کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: الف لام حرفی کی دو قسمیں ہیں: ۱۔غیر زائدہ ۲۔زائدہ۔

جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے اُسے غیر زائد کہتے ہیں: اَلْوَلَدُ۔ اور جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا نہ کرے اُسے زائد کہتے ہیں: اَلصَّعْقُ۔

سوال: (۳) الف لام زائدہ اور غیر زائدہ کی تمام قسمیں بیان کیجیے؟

جواب: الف لام زائدہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔لازمی ۲۔عارضی۔

جو الف لام اپنے مدخول سے جدا نہ ہوتا ہو اُسے لازمی کہتے ہیں: لفظ اللّٰہ میں اور جو الف لام اپنے مدخول سے جدا ہوتا ہو اُسے عارضی کہتے ہیں: اَلْحَارِثُ۔

الف لام غیر زائدہ کی پانچ قسمیں ہیں:

جس الف لام سے اِشارہ فردِ معلوم کی طرف ہو اُسے الف لام عہد خارجی کہتے ہیں: فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ۔ جس الف لام سے اشارہ جنس کی طرف ہو اُسے الف لام جنسی کہتے ہیں: اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِنَ الْمَرْأَۃِ۔ جس الف لام سے اشارہ جنس کے تمام اَفراد کی طرف ہو اُسے الف لام استغراقی کہتے ہیں: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔

جس الف لام سے اشارہ غیر معین فرد کی طرف ہو اُسے الف لام عہد ذہنی کہتے ہیں: أَخَافُ أَنْ یَّأْکُلَہُ الذِّئْبُ۔ اور جس الف لام سے اشارہ فردِ موجود و حاضر کی طرف ہو اُسے الف لام عہدِ حضوری کہتے ہیں: اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	اسم فاعل اور اسم مفعول کاالف لام اسمی ہوتا ہے۔	جوالف لام اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پر آئے اُسے الف لام اسمی کہتے ہیں۔
۲	جوالف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے وہ زائد ہوتا ہے۔	جوالف لام مدخول میں کوئی معنی پیدانہ کرے اُسے زائدہ کہتے ہیں۔

تمرین(۳) الف لام کے بارے میں بتائیں کہ اسمی ہے یا حرفی، حرفی ہے تو زائدہ ہے یا غیر زائدہ، زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے اور غیر زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے۔

ش	جملہ	اقسام	ترجمہ
۱	اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔	اللّٰہ میں زائدہ کی قسم لازمی۔	اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے۔
۲	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔	الحَمْدُ میں غیر زائدہ کی قسم استغراقی، الْعٰلَمِیْنَ میں بھی استغراقی ہے۔	تمام تعریف اللہ کے لئے جو تمام عالم کا پالنے والا ہے۔
۳	وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی۔	الذَّکَرُ۔ الْاُنْثٰی میں غیر زائدہ کی قسم عہدِ خارجی ہے۔	اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں۔
۴	وَلَقَدْ أَمُرُّعَلَی اللَّئِیْمِ یَسُبُّنِیْ۔	اللَّئِیْمِ میں غیر زائدہ کی قسم عہدِ ذہنی ہے۔	اور میں ایسے بدبخت کے پاس سے گزرا جو مجھے گالی دیتا ہے۔
۵	اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ۔	اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ میں زائدہ کی قسم عارضی ہے، الْجَنَّۃِ میں غیر زائدہ کی قسم استغراقی ہے۔	حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔
۶	ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھٰدَۃِ۔	الْغَیْبِ وَالشَّھٰدَۃِ میں غیر زائدہ کی قسم استغراقی ہے۔	پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے۔
۷	زُرْتُ الْمُکْرِمَ أُسْتَاذَہٗ۔	الْمُکْرِمَ میں اسمی ہے۔	میں نے اس کی زیارت کی جو اپنے استاذ کی تعظیم کرتا ہے۔
۸	اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔	اَلدُّنْیَا میں غیر زائدہ کی قسم عہدِ حضوری، الْمُؤْمِنِ والْکَافِرِ میں غیر زائدہ کی قسم جنسی ہے۔	دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔
۹	نَحْنُ مُقَلِّدُوْا النُّعْمَانِ بْنِ الثَّابِتِ۔	النُّعْمَانِ بْنِ الثَّابِتِ میں زائدہ کی قسم عارضی ہے	ہم نعمان بن ثابت کے مقلد ہیں۔
۱۰	جَمَعَ الْأَمِیْرُ الصَّاغَۃَ۔	الْأَمِیْرُ میں غیر زائدہ کی قسم عہدِ خارجی ہے۔	امیر نے سناروں کو جمع کیا۔

		الصَاغَةَ میں غیرِ زائدہ کی قسم استغراقی اور الف لام اسمی دونوں ہو سکتا ہے۔	
١١	أُدْخُلِ السُّوْقَ۔	السُّوْقَ میں زائدہ کی قسم عہدِ ذہنی ہے۔	تو بازار میں داخل ہو جا۔
١٢	أَکْرِمِ الْمَعْلُوْمَ فَضْلُهٗ۔	الْمَعْلُوْمَ میں اسمی ہے۔	تو اس کی تعظیم کر جس کی فضیلت معلوم ہے۔
١٣	أَهْلَكَ النَّاسَ الدِّیْنَارُ الصُّفْرُ وَالدِّرْهَمُ الْبِیْضُ۔	النَّاسَ میں غیرِ زائدہ کی قسم عہدِ ذہنی ہے۔ الدِّیْنَارُ الصُّفْرُ وَالدِّرْهَمُ الْبِیْضُ میں غیرِ زائدہ کی قسم جنسی ہے۔	لوگوں کو پیلے دینار اور سفید درہم نے ہلاک کر دیا۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَ الْخَمْسُوْنَ: تنوین کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) تنوین کسے کہتے ہیں نیز اس کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو اسے تنوین کہتے ہیں: قَلَمٌ (قَلَمُنْ)، دَوَاةٌ (دَوَاتُنْ) کِتَابٍ (کِتَابِنْ)

تنوین کی پانچ اَقسام ہیں:

۱۔ تنوین تمکن: وہ تنوین جو مدخول کے منصرف ہونے پر دال ہو: رَجُلٌ۔

۲۔ تنوین تنکیر: وہ تنوین جو مدخول کے غیر معین ہونے پر دال ہو: صَهٍ۔

۳۔ تنوین عوض: وہ تنوین جو مضاف الیہ کے بدلے میں ہو: يَوْمَئِذٍ، مَرَرْتُ بِكُلٍّ (بِكُلِّ وَاحِدٍ)

۴۔ تنوین مقابلہ: وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم میں ہو: مُسْلِمَاتٌ۔

۵۔ تنوین ترنُّم: وہ تنوین جو مصرعوں کے آخر میں سُر پیدا کرنے کے لیے ہو:

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ ‏ ‏ ‏ وَقُوْلِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

سوال: (۲) کونسی تنوین اسم کے ساتھ خاص نہیں ہے؟

جواب: تنوین کی پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں جبکہ تنوین ترنم اسم، فعل اور حرف سب پر آسکتی ہے اور یہ الف لام کے ساتھ بھی آجاتی ہے۔

سوال: (۳) موانعِ تنوین کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: موانع تنوین پانچ ہیں: ۱۔ الف لام کا ہونا: اَلرَّجُلُ۔ ۲۔ مضاف ہونا: قَلَمُ زَيْدٍ۔ ۳۔ غیر منصرف ہونا: أَحْمَدُ۔ ۴۔ مبنی ہونا (۱۶): هُوَ۔ ۵۔ علم کا ایسے اِبْن یا اِبْنَةٌ سے موصوف ہونا جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو: زَيْدُ بْنُ بَكْرٍ، هِنْدُ ابْنَةُ خَالِدٍ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہو اسے تنوین کہتے ہیں۔	جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو اسے تنوین کہتے ہیں۔
۲	تنوین ہر اسم پر آتی ہے۔	اگر کوئی مانع تنوین پایا جائے تو اسم پر تنوین نہیں آئے گی ورنہ آئے

		گی۔
۳	موانع تنوین چار ہیں۔	موانع تنوین پانچ ہیں۔

تمرین (۳)

(الف) اسم پر تنوین آنے یا نہ آنے کی وجہ بتایئے اور تنوین کی قسم بھی متعین کیجیے۔

ش	جملہ	آنے یا نہ آنے کی وجہ	تنوین کی قسم	ترجمہ
۱	تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ	مانعِ تنوین نہ ہونے کی وجہ سے۔	تنوینِ تمکن	یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔
۲	أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	مانعِ تنوین نہ ہونے کی وجہ سے۔	تنوینِ تمکن	وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔
۳	اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ	مانعِ تنوین نہ ہونے کی وجہ سے۔	تنوینِ تمکن	یا جیسے آسمان سے اترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔
۴	قُلْتُ لِزَيْدٍ صَهٍ	مانعِ تنوین نہ ہونے کی وجہ سے۔	تنوینِ تنکیر	میں نے زید سے کہا کسی وقت خاموش رہ۔
۵	كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ	مانعِ تنوین نہ ہونے کی وجہ سے۔	تنوینِ تمکن	ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	غُلَامٌ أَحْمَدٍ رَجُلُ صَالِحُ	غُلَامُ أَحْمَدَ رَجُلٌ صَالِحٌ	احمد کا غلام نیک آدمی ہے۔
۲	نَظَرْتُ إِلٰى بُسْتَانِ جَمِيْلِ	نَظَرْتُ إِلٰى بُسْتَانٍ جَمِيْلٍ	میں نے خوبصورت باغ کو دیکھا۔
۳	اَلْوَلَدٌ الْمُجْتَهِدٌ يَحْفَظُ دَرْسَهٗ	اَلْوَلَدُ الْمُجْتَهِدُ يَحْفَظُ دَرْسَهٗ	محنتی لڑکا اپنا سبق یاد کرتا ہے۔
۴	خَالِدٌ بْنُ مَاجِدِ عَالِمُ جَيِّدٌ	خَالِدُ بْنُ مَاجِدٍ عَالِمٌ جَيِّدٌ	خالد بن ماجد جید عالم ہے۔
۵	اَلْيَقِيْنٌ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ	اَلْيَقِيْنُ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ	یقین شک سے ختم نہیں ہوتا۔

٦	زَيْدُ ابْنُ بَكْرٍ	زَيْدٌ ابْنُ بَكْرٍ	زید بکر کا لڑکا ہے۔
٧	رَأَيْتُ وَلَدَ ابْنَ عَمْرٍو	رَأَيْتُ وَلَداً ابْنَ عَمْرٍو	میں نے عمرو کے لڑکے کو دیکھا۔
٨	فَازَتْ هِنْدُ ابْنَةُ الفَلَّاحِ	فَازَتْ هِنْدٌ ابْنَةُ الفَلَّاحِ	کسان کی لڑکی ہند کامیاب ہوئی۔
٩	صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلٍ الشَّامِخٍ	صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلِ الشَّامِخِ	میں بلند پہاڑ پر چڑھا۔
١٠	خُذْ كِتَابِيْ هٰذًا	خُذْ كِتَابِيْ هٰذَا	تو میری اس کتاب کو پکڑ۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَ الْخَمْسُوْنَ: اِنَّ، اَنَّ، کَأَنَّ، اور لٰکِنَّ کی تخفیف

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) تخفیف کسے کہتے ہیں، یہ کن حروف میں کی جاتی ہے اور جس میں تخفیف کی گئی ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اِنَّ، أَنَّ، کَاَنَّ اور لٰکِنَّ کے نونِ مفتوح کو حذف کردینے کو تخفیف کہتے ہیں، اِنَّ، أَنَّ، کَاَنَّ اور لٰکِنَّ ان حروف کی تخفیف جائز ہے ، جس حرف میں تخفیف کی گئی ہو اُسی مُخَفَّفَه کہتے ہیں: اِنْ، أَنْ، کَاَنْ اور لٰکِنْ۔

سوال: (۲) تخفیف کے بعد کونسے حروف عمل کرتے ہیں اور کونسے نہیں کرتے اور کس حرف میں دونوں امر جائز ہیں؟

جواب: 1 اِنْ مُخَفَّفَہ کو عمل دینا قلیل اور نہ دینا غالب ہے، بصورت ثانی اِسے لامِ مفتوح لازم ہے: اِنْ زَيْدًا عَالِمٌ، اِنْ بَكْرٌ لَصَادِقٌ۔

2 اَنْ مُخَفَّفَہ عمل کرتا ہے مگر اس کا اسم (ضمیر شان) ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور اس کی خبر جملہ ہوتی ہے: اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰى۔

3 اَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو جس میں فعل متصرف ہو تو اس کے شروع میں قَدْ، ادا ۃ شرط، تَنْفِيس یا نفی آتا ہے: وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا، وَ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا، عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى، اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا۔

4 کَاَنْ مُخَفَّفَہ بھی عمل کرتا ہے، اس کا اسمُ ظاہر بھی ہوتا ہے اور ضمیر شان بھی: کَاَنْ هِنْدًا قَمَرٌ، کَاَنْ ظَبْيَةٌ (کَاَنَّهَا ظَبْيَةٌ)، کَاَنْ أَبُوْكَ أَسَدٌ (کَاَنَّهٗ ۔۔۔الخ)۔

5 کَاَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس میں لَمْ یا قَدْ کا ہونا ضروری ہے: کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ، کَاَنْ قَدْ زَالَ الظِّلُّ۔

6 لٰکِنْ مُخَفَّفَہ عمل نہیں کرتا: وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	اِنْ مُخَفَّفَہ کو عمل دینے کی صورت میں اُسے لامِ مفتوح لازم ہے۔	اِنْ مُخَفَّفَہ کو عمل دینا قلیل اور نہ دینا غالب ہے، بصورت ثانی اِسے لامِ مفتوح لازم ہے۔
۲	اَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ ہو تو اُس میں قَدْ یا لَوْ کا ہونا ضروری ہے۔	اَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو جس میں فعل متصرف ہو تو اس کے شروع میں قَدْ، ادا ۃ شرط، تَنْفِيس یا نفی آتا ہے۔
۳	لٰکِنْ مُخَفَّفَہ عمل کرتا ہے۔	لٰکِنْ مُخَفَّفَہ عمل نہیں کرتا۔
۴	کَاَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ ہو تو اس میں قد کا ہونا ضروری ہے۔	کَاَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس میں لَمْ یا قَدْ کا ہونا ضروری

		ہے: كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ، كَاَنْ قَدْ زَالَ الظِّلُّ۔

تمرین (۳) حروف مشبہ بالفعل مخففہ پہچانیے اور ان کا عمل متعین کیجیے۔

ش	جملے	مخففہ	عمل	ترجمہ
۱	وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ	اِنْ	عمل نہیں کرے گا کیونکہ اس کہ خبر پر لامِ مفتوح داخل ہے۔	اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی۔
۲	اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ	اَنْ	اس کا اسم ضمیرِ شان ہے اور خبر جملہ فعلیہ ہے۔	کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا
۳	قَالَ تَاللهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ	اِنْ	عمل نہیں کرے گا کیونکہ اس کہ خبر پر لامِ مفتوح داخل ہے۔	کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دے۔
۴	وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللهِ اِلَّآ اِلَيْهِ	اَنْ	اس کا اسم ضمیرِ شان ہے اور خبر جملہ ہے۔	اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس۔
۵	وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ	اِنْ	عمل نہیں کرے گا کیونکہ اس کہ خبر پر لامِ مفتوح داخل ہے۔	اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا۔
۶	اَيَحْسَبُ الْاِنْسٰنُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ	اَنْ	اس کا اسم ضمیرِ شان ہے اور خبر جملہ فعلیہ ہے۔	کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے۔
۷	وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ	اِنْ	عمل نہیں کرے گا کیونکہ اس کہ خبر پر لامِ مفتوح داخل ہے۔	اور بیشک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔
۸	وَاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ۔	اَنْ	اس کا اسم ضمیرِ شان ہے خبر جملہ فعلیہ ہے۔	اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آ گیا ہو۔
۹	لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ	لٰكِنْ	عمل نہیں کرتا۔	لیکن ان میں سے پختہ علم والے اور مؤمنین۔
۱۰	لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ	اَنْ	اس کا اسم ضمیرِ شان ہے اور خبر جملہ فعلیہ ہے۔	تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیئے۔
۱۱	اِعْلَمْ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَا قُدِّرَ	اَنْ	اس کا اسم ضمیرِ شان ہے اور خبر جملہ فعلیہ ہے۔	جان لو کہ عنقریب ہر وہ چیز آئے گی جو مقدر کی گئی ہے۔
۱۲	وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا	اَنْ	اس کا اسم ضمیرِ شان ہے اور خبر	اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ

	سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ		جملہ فعلیہ ہے۔	جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَ الْخَمْسُوْنَ: اَنْ مقدّرہ کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) کتنے اور کون کونسے مقامات پر أنْ مقدر ہوتا ہے؟

جواب: چھ حروف کے بعد أنْ جوازًا مقدر ہوتا ہے جو مابعد مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱۔لامِ کَیْ (وہ لام جس کا مابعد ما قبل کے لیے علت اور سبب ہو): وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ۔

۲۔لام عاقبت (وہ لام جس کا مابعد ما قبل کی عاقبت اور نتیجہ ہو علت اور سبب نہ ہو): فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا۔

۳تا۶۔چار حروف عطف (واو، فاء، ثمّ، أو جبکہ ان کے مابعد کا عطف ما قبل اسم پر ضروری ہو): لَوْلَا اللّٰهُ وَيَلْطُفَ بِيْ لَهَلَكْتُ، تَعَبُكَ فَتَنَالَ الْمَجْدَ خَيْرٌ مِنْ رَاحَتِكَ، يَرْضَى الْجَبَانُ بِالْهَوَانِ ثُمَّ يَسْلَمَ، اَلْمَوْتُ أَوْ يَبْلُغَ الْإِنْسَانُ أَمَلَهٗ أَفْضَلُ۔

پانچ حروف کے بعد أنْ وجوبًا مقدر ہوتا ہے جو مابعد مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱۔لام جحود (وہ لام جو فعل ناقص ماکان یالم یکن کے بعد واقع ہو): مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ، لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ۔ ۲۔فاء سببیہ (وہ فاء جس کا ما قبل مابعد کا سبب ہو): وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ۔

۳۔واوِ معیّت (وہ واو جو مع کے معنی میں ہو): لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهٗ۔

۴۔حَتّٰى (جو کَیْ، اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو): أَطِعِ اللّٰهَ حَتّٰى تَفُوْزَ۔

۵۔أَوْ (جس کی جگہ اِلٰی یا اِلَّا رکھنا صحیح ہو): جِئْتُكَ أَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ۔

سوال: (۲) کونسا أنْ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا؟

جواب: اَنْ مُخَفَّفَہ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا۔

سوال: (۳) کس صورت میں أنْ کو پوشیدہ رکھنا جائز ہے اور کن صورتوں میں اِسے پوشیدہ رکھنا واجب ہے؟

جواب: چھ حروف کے بعد أنْ جوازًا مقدر ہوتا ہے جو مابعد مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱۔لامِ کَیْ (وہ لام جس کا مابعد ما قبل کے لیے علت اور سبب ہو)

۲۔لام عاقبت (وہ لام جس کا مابعد ما قبل کی عاقبت اور نتیجہ ہو علت اور سبب نہ ہو)

۳تا۶۔چار حروف عطف (واو، فاء، ثمّ، أو جبکہ ان کے مابعد کا عطف ما قبل اسم پر ضروری ہو)

پانچ حروف کے بعد أنْ وجوبًا مقدر ہوتا ہے جو مابعد مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱۔لام جحود (وہ لام جو فعل ناقص ماکان یالم یکن کے بعد واقع ہو)

۲۔فاءِ سببیہ (وہ فاء جس کا ما قبل مابعد کا سبب ہو) ۳۔واوِ معیّت (وہ واو جو مع کے معنی میں ہو) ۴۔حتّٰی (جو کَیْ، اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو) ۵۔أَوْ (جس کی جگہ اِلٰی یا اِلَّا رکھنا صحیح ہو)

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	أَنْ ہمیشہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔	اَنْ مخففہ فعلِ مضارع کو نصب نہیں دیتا۔
۲	لامِ کَیْ اور لامِ جحود کے بعد أَنْ کو پوشیدہ رکھنا واجب ہے۔	لامِ کَیْ کے بعد اَنْ کو پوشیدہ رکھنا جائز ہے اور لامِ جحود کے بعد اَنْ کو پوشیدہ رکھنا واجب ہے۔
۳	فاء اور واؤ کے بعد ہمیشہ أَنْ مقدر ہوتا ہے۔	فاء سببیہ اور واوِ معیت کے بعد ہمیشہ اَنْ مقدر ہوتا ہے۔
۴	حَتّٰی اور أَوْ کے بعد بھی ہمیشہ أَنْ مقدر ہوتا ہے۔	حَتّٰی کے بعد اَنْ وجوباً مقدر ہوتا ہے اور أَوْ کے بعد جوازاً مقدر ہوتا ہے۔

تمرین (۳)

(الف) یہ بتائیں کہ کہاں کہاں أَنْ مقدر ہے۔

ش	جملے	اَنْ مقدّر	ترجمہ
۱	أَرْكَبُ أَوْ أَصِلَ الْمَدِيْنَةَ	اَوْ کے بعد اَنْ وجوباً مقدر ہے۔	میں سوار ہوتا ہوں یہاں تک کہ میں شہر سے مل جاؤں۔
۲	لَمْ يَكُنْ خَالِدٌ لِيَفْعَلَ السُّوْءَ	لامِ جحود کے بعد اَنْ وجوباً مقدر ہے۔	خالد ہرگز برائی نہ کرے گا۔
۳	لَا تَتَوَانَ فَتَنْدِمَ	فاء کے بعد اَنْ جوازاً مقدر ہے۔	تو سستی مت کر کہ تو نادم ہو گا۔
۴	صُمْ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ	حَتّٰی کے بعد اَنْ وجوباً مقدر ہے۔	تو روزہ رکھ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔
۵	أُعَاقِبُكَ أَوْ تَتُوْبَ	اَوْ کے بعد اَنْ وجوباً مقدر ہے۔	میں تجھے سزا دوں گا یہاں تک کہ تو توبہ کر لے۔
۶	مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ	فائے سببیہ کے بعد اَنْ وجوباً مقدر ہے۔	جو مجھ سے بخشش چاہتا ہے تو میں اسے بخش دیتا ہوں۔
۷	يُرِيْدُ اللهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	لامِ کَیْ کے بعد اَنْ جوازاً مقدر ہے۔	اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے صاف بیان کر دے۔
۸	لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأَتَصَدَّقَ	فاء کے بعد اَنْ جوازاً مقدر ہے۔	کاش کہ میرے پاس مال ہوتا تو میں صدقہ کرتا۔

۹	أَلاتَدْنُوفَتُبْصِرَ	فائے سببیہ کے بعد اَنْ وجوباً مقدر ہے۔	کیا تو قریب نہ ہو گا کہ تو دیکھے۔
۱۰	رَبِّ وَفِّقْنِیْ فَأَسْلُكَ سَنَنَ الْخَيْرِ	فاء کے بعد اَنْ جوازاً مقدر ہے۔	اے میرے رب مجھے توفیق دے تا کہ میں بھلائی کے راستہ (طریقہ) پر چلوں۔
۱۱	مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی	لامِ عاقبت کے بعد اَنْ جوازاً مقدر ہے۔	اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔
۱۲	هَلَّا حَفِظْتَ الدَّرْسَ فَتَفُوْزَ	فاء کے بعد اَنْ جوازاً مقدر ہے۔	تو کیوں نہیں سبق یاد کرتا کہ تو کامیاب ہو جائے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِاَنْ يَكْذِبَ	لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِيَكْذِبَ	زید ہر گز جھوٹ نہ بولے گا۔
۲	هَلَّا تَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَكَ	هَلَّا تَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرَ لَكَ	کیا تو بخشش نہ چاہے گا کہ اللہ تجھے بخش دے۔
۳	اِعْلَمْ أَنْ سَوْفَ يَأْتِیْ كُلُّ مَا قُدِّرَ	اِعْلَمْ أَنْ سَوْفَ يَأْتِیْ كُلُّ مَا قُدِّرَ	تو جان لے کہ عنقریب ہر وہ چیز آئے گی جو مقدر کی گئی ہے۔
۴	جِئْتُ لِاَتَعَلَّمُ	جِئْتُ لِاَتَعَلَّمَ	میں آیا تا کہ علم سیکھوں۔
۵	يُعْجِبُكَ ضَرْبِیْ وَأُكْرِمُ	يُعْجِبُكَ ضَرْبِیْ وَأُكْرِمَ	تجھ کو میرا مارنا اور میرا تعظیم کرنا اچھا لگتا ہے۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَ الْخَمْسُوْنَ: کلماتِ شرط کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) شرط و جزا کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو کلمہ دو جملوں پر داخل ہو کر یہ ظاہر کرے کہ پہلا جملہ دوسرے کا سبب ہے اُسے کلمہ شرط، پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں: مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

سوال: (۲) کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: جازمہ شرط و جزا کو جزم دیتے ہیں جبکہ غیرِ جازمہ جزم نہیں دیتے ہیں۔

سوال: (۳) کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ کتنے کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: جو کلمات ‘شرط و جزا کو جزم دیتے ہیں اُن کو کلماتِ شرط جازِمہ کہتے ہیں اور یہ دس ہیں: ۱۔اِنْ(اگر): اِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ۔ ۲۔مَنْ(جو) : مَنْ يَّجْتَهِدْ يَفُزْ۔ ۳۔مَا(جو) : مَا تَأْكُلْ آكُلْ۔ ۴۔مَتٰى(جب): مَتٰى تَقُمْ أَقُمْ۔ ۵۔اَيٌّ(۲۰)(جو) : أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءْ أَقْرَءْ۔ ۶۔أَنّٰى(جہاں) : أَنّٰى تَقُمْ أَقُمْ۔ ۷۔اَيْنَ(جہاں): أَيْنَ تَذْهَبْ أَذْهَبْ۔ ۸۔مَهْمَا(جب بھی) : مَهْمَا تَقْرَءْ أَقْرَءْ۔ ۹۔اِذْمَا(جب): اِذْمَا تَمْشِ أَمْشِ۔ ۱۰۔حَيْثُمَا(جہاں): حَيْثُمَا تَقُمْ أَقُمْ۔

اور جو کلمات ‘شرط و جزا کو جزم نہیں دیتے اُن کو کلماتِ شرط غیر جازِمہ کہتے ہیں اور وہ سات ہیں: ۱۔لَوْ(اگر): لَوْ جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ۔ ۲،۳۔لَوْلَا، لَوْمَا(اگر نہ): لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَضَلَّ النَاسُ، لَوْمَا أُسْتَاذِيْ مَا فَهِمْتُ الدَّرْسَ۔ ۴۔أَمَّا(رہا، بہر حال) : لِيْ صَدِيْقَانِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَعَالِمٌ وَأَمَّا الثَانِيْ فَطَبِيْبٌ۔ ۵۔لَمَّا(جب، چونکہ) : لَمَّا جَاءَ الْحَقُّ زَهَقَ الْبَاطِلُ۔ ۶۔كُلَّمَا(جب بھی): كُلَّمَا جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ۔ ۷۔اِذَا(جب): اِذَا تَقْرَءُ أَقْرَءُ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	فعل مضارع کو جزم دینے والے کلمات کو کلمات شرط جازمہ کہتے ہیں۔	جو کلمات شرط و جزا کو جزم دیتے ہیں اُن کو کلماتِ شرط جازِمہ کہتے ہیں۔
۲	’’اِذَا جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ‘‘ میں اِذَا حرفِ شرط، جِئْتَنِي شرط اور أَكْرَمْتُكَ جزا ہے۔	’’اِذَا جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ‘‘ میں اِذَا اسم شرط، جِئْتَنِي شرط اور أَكْرَمْتُكَ جزا ہے۔

۳	’’اِنْ تَضْحَكْ تُضْحَكْ‘‘میں اِنْ اسمِ شرط،تُضْحَكْ شرط اور تَضْحَكْ جزا ہے۔	’’اِنْ تَضْحَكْ تُضْحَكْ‘‘میں اِنْ حرفِ شرط،تُضْحَكْ شرط اور تَضْحَكْ جزا ہے۔
۴	لَمَّا،أَمَّااوراِذْاسمائے شرط ہیں۔	أَمَّا حرفِ شرط اور لَمَّا، اِذْ اسمائے شرط ہیں۔

تمرین(۳)

(الف)کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ نیز شرط و جزا کی شناخت فرمایئے۔

ش	جملہ	جازمہ۔غیر جازمہ	شرط	جزا	ترجمہ
۱	فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔	جازمہ	يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا	يَّرَهٗ	توجوایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔
۲	أَيْنَ مَاتَكُوْنُوْايُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ	جازمہ	مَاتَكُوْنُوْا	يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ	تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی۔
۳	وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔	غیر جازمہ	مَرِضْتُ	فَهُوَيَشْفِيْنِ۔	اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔
۴	اِنْ تَسْكُتْ تَنْجُ۔	جازمہ	تَسْكُتْ	تَنْجُ	اگر تو خاموش رہا نجات پاجائے گا۔
۵	لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔	غیر جازمہ	عَلِيٌّ	لَهَلَكَ عُمَرُ	اگر علی نہ ہوتے تو ضرور عمر ہلاک ہو جاتا۔
۶	مَاتَزْرَعْ تَحْصُدْ۔	جازمہ	تَزْرَعْ	تَحْصُدْ	توجو بوئے گا کاٹے گا۔
۷	اِذْ جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ۔	غیر جازمہ	جِئْتَنِيْ	أَكْرَمْتُكَ	جب تو میرے پاس آئے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔
۸	أَيًّا مَّاتَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔	جازمہ	مَّاتَدْعُوْا	فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں۔
۹	وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔	جازمہ	يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا	يَّرَهٗ	اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(ب)درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ

١	مَهْمَا تَدْرُسُ أَدْرُسُ	مَهْمَا تَدْرُسْ أَدْرُسْ	جب تو پڑھے گا میں بھی پڑھوں گا۔
٢	كُلَّمَا تَسْعَ تَنْجُ	كُلَّمَا تَسْعٰى تَنْجُوْ	جب تو کوشش کرے گا نجات پائے گا۔
٣	اِنْ تَقْرَئِيْنَ تَفُوْزِيْنَ	اِنْ تَقْرَئِيْ تَفُوْزِيْ	اگر تو (مؤنث) پڑھے گی تو کامیاب ہوگی۔
٤	اِذْمَا تَدْعُوْ أَدْعُوْ	اِذْمَا تَدْعُ أَدْعُ	جب تو بلائے گا میں بلاؤں گا۔
٥	اِذَا تُسْلِمْ تَنْجَحْ	اِذَا تُسْلِمُ تَنْجَحُ	جب تو اسلام لے آئے گا نجات پا جائے گا۔
٦	أَيَّ رَجُلٍ تُكْرِمُوْنَ نُكْرِمُوْنَ	أَيَّ رَجُلٍ تُكْرِمُوْا نُكْرِمْ	جس آدمی کی تم تعظیم کروگے ہم بھی کریں گے۔
٧	مَا تَسْمَعُ تَقُوْلُ	مَا تَسْمَعْ تَقُلْ	جو تو نے سنا کہہ۔
٨	اِنْ تَظْلِمَانِ تُظْلَمَانِ	اِنْ تَظْلِمَا تُظْلَمَا	اگر تم دونوں ظلم کروگے ظلم کئے جاؤ گے۔

الدَّرْسُ السِّتُّوْنَ: شرط وجزا کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) شرط و جزا جملہ اسمیہ ہوتے ہیں یا جملہ فعلیہ؟

جواب: شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوگی اور جزا کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ ہوگی۔

سوال: (۲) شرط و جزا دونوں ماضی یا مضارع ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: شرط و جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے: اِنْ تُکْرِمْ اُکْرِمْ۔ اور دونوں ماضی ہوں تو ان میں لفظًا کوئی تبدیلی نہیں ہوگی: مَنْ جَدَّ وَجَدَ۔

سوال: (۳) صرف شرط یا صرف جزا مضارع ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: صرف شرط، مضارع ہو تو شرط پر جزم واجب ہے: اِنْ تَصْبِرْ صَبَرْتُ۔ اور صرف جزا مضارع ہو تو جزا پر جزم اور رفع دونوں جائز ہیں: اِنْ صَبَرْتَ تُؤْجَرْ۔

سوال: (۴) کون کونسی صورتوں میں جزا پر فَ لانا واجب، جائز یا ناجائز ہے؟

جواب: چار صورتوں میں جزا پر فَ لانا واجب ہے:

۱۔ جزا جملہ اسمیہ ہو: مَنْ أَسْلَمَ فَهُوَ مُفْلِحٌ۔

۲۔ جزا جملہ انشائیہ ہو: وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔

۳۔ جزا فعل ماضی قَدْ کے ساتھ ہو: مَنْ أَسْلَمَ فَقَدْ فَازَ۔

۴۔ جزا فعل مضارع لَنْ، سَ یا سَوْفَ کے ساتھ ہو: وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا۔

دو صورتوں میں جزا پر فَ لانا جائز نہیں:

۱۔ جزا ماضی بغیر قَدْ کے ہو: اِنْ صُمْتَ نَجَحْتَ۔

۲۔ جزا کے شروع میں لَمْ ہو: مَنْ یَکْذِبْ لَمْ یَنْجَحْ۔

دو صورتوں میں جزا پر فَ لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں:

۱۔ جزا فعل مضارع مثبت ہو: اِنْ یَضْرِبْ فَأَضْرِبْ یا أَضْرِبْ۔

۲۔ جزا فعل مضارع منفی بذریعہ لَا ہو: اِنْ یَضْرِبْ فَلَا أَضْرِبْ یا لَا أَضْرِبْ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
ا	شرط کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے اور کبھی جملہ فعلیہ	شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہے
۲	شرط اور جزا میں سے جو مضارع ہو اُسے جزم دیناواجب ہے۔	صرف شرط 'مضارع ہو تو شرط پر جزم واجب ہے اور صرف جزا مضارع ہو تو جزا پر جزم اور رفع دونوں جائز ہیں ۔
۳	جزا فعل نہی ہو تو اُس پر فَ لانا ناجائز ہے۔	جزا کے شروع میں لَمْ ہو تو اُس پر فَ لانا ناجائز ہے۔
۴	جزا مضارع منفی ہو تو اس پر فَ لانا جائز ہے۔	جزا فعل مضارع منفی بذریعہ لَا ہو تو لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہے۔

تمرین (۳)

(الف) شرط و جزا میں کہاں کہاں جزم واجب ہے نیز جزا پر فَ لانے کا کیا حکم ہے؟

ش	جملہ	جزم واجب	فَ لانے کا حکم	ترجمہ
ا	اِذْمَاتَدْرُسْ تَنْجَحْ۔	شرط اور جزا دونوں میں جزم واجب ہے۔	فاءلانا یانہ لانا دونوں جائز ہے۔	جب تو پڑھے گا کامیاب ہو گا۔
۲	مَنْ يَّرْحَمْ لَمْ يُحْرَمْ	شرط اور جزا دونوں میں جزم واجب ہے۔	فاءلانا جائز نہیں ہے۔	جو رحم کرے گا محروم نہیں کیا جائے گا۔
۳	فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	کوئی تبدیلی نہیں ہو گی	فاءلانا واجب ہے۔	تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔
۴	مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔	شرط میں جزم واجب ہے۔	فاءلانا واجب ہے۔	اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔
۵	مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ	شرط میں جزم واجب ہے۔	فاءلانا واجب ہے۔	اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔
۶	مَنِ اسْتَشَارَ لَايَنْدَمُ۔	جزا میں جزم اور رفع دونوں جائز ہے۔	فاءلانا یانہ لانا دونوں جائز ہے۔	جو مشورہ طلب کرے گا وہ نادم نہ ہو گا۔
۷	مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ۔	شرط میں جزم واجب ہے۔	فاءلانا واجب ہے۔	جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔
۸	وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ	جزا میں جزم اور رفع دونوں	فاءلانا واجب ہے۔	اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو

	اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ۔	جائز ہے۔		عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	اِنْ تَحْفَظُ الدَّرْسَ مَا أَنْتَ رَاسِبًا	اِنْ تَحْفَظِ الدَّرْسَ فَمَا أَنْتَ رَاسِبًا	اگر تو سبق یاد کرے گا تو تو امتحان میں فیل نہیں ہو گا۔
۲	اِذَا تَصْبِرْ صَبْرًا سَتُوْجَرُ أَجْرًا	اِذَا تَصْبِرُ صَبْرًا فَسَتُوْجَرُ أَجْرًا	جب تو صبر کرے گا تو عنقریب بدلہ دیا جائے گا۔
۳	اِنْ تَكْسِلُوْنَ فَلَمْ تَفُوْزُوْنَ	اِنْ تَكْسِلُوْا لَمْ تَفُوْزُوْا	اگر تم سستی کرو گے تو کامیاب نہ ہو گے۔
۴	اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ اِصْنَعْ مَا شِئْتَ	اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعُ مَا شِئْتَ	جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کرے۔
۵	مَا تَزْرَعُوْنَ فَحَصَدْتُمْ	مَا تَزْرَعُوْا حَصَدْتُمْ	جو تم بوؤ گے کاٹو گے۔
۶	مَنْ تُحْسِنُ اِلَيْهِ يُحْسِنُ اِلَيْكَ	مَنْ تُحْسِنْ اِلَيْهِ فَيُحْسِنْ اِلَيْكَ	جس پر تو احسان کرے گا تو وہ تجھ پر احسان کرے گا۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَ السِّتُّوْنَ: حروفِ ندا اور منادیٰ کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) حرفِ ندا اور منادیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف سے کسی کو پکارا جاتا ہے اُسے حرفِ ندا اور جسے حرفِ ندا سے پکارا جائے اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں: یَا نَبِیُّ۔

سوال: (۲) منادی مضاف، مشابہ مضاف، نکرہ یا مفرد معرفہ ہو تو کس طرح آئے گا؟

جواب: منادیٰ مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ ہو تو منصوب ہو گا: یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ، یَا طَالِعًا جَبَلًا، یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی مرد! میرا ہاتھ پکڑ) اور مفرد معرفہ ہو تو ضمہ، الف یا واؤ پر مبنی ہو گا: یَا زَیْدُ، یَا رِجَالُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ۔

سوال: (۳) منادیٰ علم کی صفت اِبْنٌ ہو جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو تو ان کو کس طرح پڑھیں گے؟

جواب: منادیٰ علم ہو اور اُس کی صفت لفظ اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ ہو جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو تو منادیٰ کو مفتوح اور مضموم دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جبکہ اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ صرف منصوب پڑھا جائے گا: یَا زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ، یَا هِنْدُ ابْنَةَ زَیْدٍ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	حرفِ ندا یَا صرف منادیٰ قریب کے لیے آتا ہے۔	حرفِ ندا یَا قریب و بعید سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
۲	حرفِ ندا اور منادیٰ معرفہ کے درمیان ہٰذا بڑھاتے ہیں۔	حرفِ ندا اور منادیٰ معرفہ کے درمیان اَیُّهَا، هٰذَا یا اَیُّهٰذَا کا اِضافہ کرتے ہیں۔
۳	منادیٰ معرفہ مبنی علی الضم ہوتا ہے۔	منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو ضمہ، الف یا واؤ پر مبنی ہو گا۔
۴	"یَا بَکْرُ بْنَ زَیْدٍ" میں منادیٰ کو نصب دینا بھی جائز ہے۔	"یَا بَکْرُ بْنَ زَیْدٍ" میں منادیٰ کو مفتوح اور مضموم دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

تمرین (۳) (الف) منادیٰ، اس کی قسم اور اعراب اور بناء کے اعتبار سے اس کا حکم بیان کیجیے۔

ش	جملے	منادیٰ	قسم	حکم	ترجمہ
۱	یَا اللهُ	اللهُ	مفرد معرفہ	ضمہ پر مبنی	اے اللہ!
۲	یَا رَسُوْلَ اللهِ	رَسُوْلَ اللهِ	منادی مضاف	منصوب ہو گا	اے اللہ کے رسول ﷺ!

۳	يَآاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	منادی معرف باللام	ضمہ پر مبنی	اے اطمینان والی جان!
۴	رَبَّنَآ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً	رَبَّنَآ	منادی مضاف	منصوب	اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے۔
۵	هَيَا ظَالِماً نَفْسًا تُبْ إِلَى اللهِ	ظَالِماً	منادی مشابہ مضاف	منصوب	اے ظلم کرنے والی نفس! اللہ کی طرف رجوع کر۔
۶	أَيَا وَلَدَانِ	وَلَدَانِ	مفرد معرفہ	الف پر مبنی	اے دو لڑکے!
۷	أَسَعْدُ أَكْرِمْ أُسْتَاذَكَ	سَعْدُ	مفرد معرفہ	ضمہ پر مبنی	اے سعد! اپنے استاذ کی تعظیم کر۔
۸	هَيَا نَاصِرَ بْنَ يَاسِرٍ	نَاصِرَ بْنَ يَاسِرٍ	منادی علم بصفتِ اِبْن	مفتوح اور مضموم	اے یاسر کے لڑکے ناصر!
۹	رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ	رَبَّنَا	منادی مضاف	منصوب	اے ہمارے رب! تیرے لئے حمد ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	يَا زَيْدًا	يَا زَيْدُ	اے زید!
۲	أَيَا عَبْدُ اللهِ	أَيَا عَبْدَ اللهِ	اے اللہ کے بندے!
۳	أَطَالِبُ تَخَافُ اللهَ تَفُوْزُ	أَطَالِبُ خَفِ اللهَ تَفُوْزُ	اے طالب! اللہ سے ڈر تو کامیاب ہو جائے گا۔
۴	هَيَا عِرْفَانُ بْنُ دَاوُدَ	هَيَا عِرْفَانُ بْنَ دَاوُدَ	اے داؤد کے لڑکے عرفان!
۵	يَا رَحْمَةٌ لِلْعٰلَمِيْنَ	يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ	اے سارے عالم کے لئے رحمت!
۶	يَا مُسْلِمِيْنَ سَارِعُوْا إِلَى الْخَيْرِ	يَا مُسْلِمُوْنَ سَارِعُوْا إِلَى الْخَيْرِ	اے مسلمانو! بھلائی کی جانب دوڑو۔
۷	يَا الْوَلَدُ اِحْفَظْ دَرْسَكَ	يَآ أَيُّهَا الْوَلَدُ اِحْفَظْ دَرْسَكَ	اے لڑکے! اپنا سبق یاد کر۔
۸	يَا هِنْدًا ابْنَةَ زَيْدٍ	يَا هِنْدُ ابْنَةَ زَيْدٍ	اے زید کی لڑکی ہند!
۹	أَيَا وَلَدَا	أَيَا وَلَدَانِ	اے دو لڑکے!

ترکیب:

يَا غُلَامَ زَيْدٍ

یَا حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے اَدْعُوْ فعل اس میں اَنَا ضمیر فاعل، غُلَامَ مضاف اور زَیْدٍ مضاف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر منادٰی قائم مقام مفعول بہ ہوا، اَدْعُوْ فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

ترکیب:

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ

یَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے، اَدْعُوْ فعل اس میں اَنَا ضمیر اس کا فاعل، اَیُ مضاف هَا ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف اَلنَّبِیُّ صفت موصوف اپنے صفت سے ملکر منادٰی قائم مقام مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ جَاهِدِ فعل امر اس میں اَنْتَ ضمیر فاعل، اَلْکُفَّارَ اس کا مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقصود بالنداء ہوا۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَ السِّتُّوْنَ : ترخیم، استغاثہ اور ندبہ کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) ترخیم کسے کہتے ہیں نیز یہ کب جائز ہوتی ہے؟

جواب: مُنادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جز کو تخفیفاً حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے: یَا مَالِكُ، یَا مَنْصُوْرُ، یَا بَعْلَبَكُّ سے یَا مَالُ، یَا مَنْصُ، یَا بَعْلُ۔

منادیٰ میں ترخیم تب جائز ہے جبکہ وہ علم ہو، تین حروف سے زائد ہو اور مبنی علی الضمّ ہو یا منادیٰ کے آخر میں تاء ہو: یَا خَالِدُ، یَا شَاۃُ سے یَا خَالِ، یَا شَا۔

سوال: (۲) ترخیم کی صورت میں کتنے حروف حذف کیے جاتے ہیں؟

جواب: ترخیم میں ایک حرف گرتا ہے: یَانَاصِ۔ لیکن منادیٰ کے آخر میں حرفِ صحیح ما قبل مدہ زائدہ ہو تو دو حروف گریں گے: یَا اِفْتِخَ(افتخار)۔ اور منادیٰ مرکب (مزجی یا عددی) ہو تو آخری اسم گر جائے گا: یَا خَمْسُ (خَمْسَ عَشَرَۃَ)۔

سوال: (۳) منادیٰ مرخم کسے کہتے ہیں اور اسے کس کس طریقے سے پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جس منادیٰ میں ترخیم کی گئی ہو اُسے مُنَادیٰ مرَخَّم کہتے ہیں۔

منادیٰ مرخّم کو ضمّہ کے ساتھ اور اُس کی اپنی آخری حرکت کے ساتھ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے: یَا حَارِثُ سے یَا حَارُ یا یَا حَارِ۔

سوال: (۴) مستغاث، مستغاث لہ اور مندوب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جسے مدد کے لیے ندا کی گئی ہو اُسے مُستَغاث یا مُستَغَاث بِہ اور جس کی مدد کے لیے ندا کی گئی ہو اُسے مُستَغَاث لَہ یا مُستَغاث لِاَجلِہ کہتے ہیں: یَالَلْقَوِيِّ لِلضَّعِیْفِ۔ جس منادیٰ پر یَا یا وَا کے ذریعے درد کا اِظہار کیا جائے اُسے مندوب کہتے ہیں۔

سوال: (۵) متفجع علیہ عدما اور متفجع علیہ وجودا کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی فوت ہونے والے کو پکار کر غم کا اظہار کیا جائے تو اسے مُتَفَجَّعٌ عَلَیْهِ عَدَمًا کہتے ہیں: یَازَیْدُ (ہائے زید) اور کسی کی فوتگی کی وجہ سے لاحق تکلیف کو پکار کر غم کا اِظہار کیا جائے تو اسے مُتَفَجَّعٌ عَلَیْهِ وُجُوْدًا کہتے ہیں: وَامُصِیْبَتَۃُ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جز کو حذف کر دینا ترخیم ہے۔	مُنادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جز کو تخفیفاً حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے۔

۲	منادیٰ علم اور مبنی ہو تو اس میں ترخیم ہو سکتی ہے۔	منادیٰ میں ترخیم تب جائز ہے جبکہ وہ علم ہو، تین حروف سے زائد ہو اور مبنی علی الضمّ ہو یا منادیٰ کے آخر میں تاء ہو۔
۳	ترخیم میں ہمیشہ ایک حرف حذف ہوتا ہے۔	ترخیم میں ایک حرف گرتا ہے لیکن منادیٰ کے آخر میں حرفِ صحیح ما قبل مدہ زائدہ ہو تو دو حروف گریں گے اور منادیٰ مرکب (مزجی یا عددی) ہو تو آخری اسم گر جائے گا ۔
۴	منادیٰ مرخم کو مرفوع اور مجرور دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔	منادیٰ مرخّم کو ضمّہ کے ساتھ اور اُس کی اپنی آخری حرکت کے ساتھ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔
۵	مستغاث ہمیشہ مجرور یا منصوب ہوتا ہے۔	مستغاث کے شروع میں لامِ استغاثہ ہو تو مستغاث مجرور ہو گا، اور اس کے آخر میں الفِ استغاثہ ہو تو وہ مفتوح ہو گا جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔
۶	جس پر درد کا اظہار کیا جائے اسے مندوب کہتے ہیں۔	جس منادیٰ پر یا یا وَا کے ذریعے درد کا اِظہار کیا جائے اُسے مندوب کہتے ہیں۔
۷	مستغاث لہ مرفوع ہوتا ہے۔	مستغاث لہ مجرور ہوتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) منادیٰ، منادیٰ مرخم، مستغاث، مستغاث لہ اور مندوب کی شناخت فرمایئے نیز اعراب اور بناء کے اعتبار سے اس کا حکم بھی بیان کیجیے۔

ش	جملہ	قسم	حکم	ترجمہ
۱	يُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا	يُوْسُفُ منادی معرفہ	مبنی بر ضمہ	اے یوسف! تم اس کا خیال نہ کرو۔
۲	يَالَرَسُوْلِ اللّٰهِ لِلْغُرَبَاءِ	لَرَسُوْلِ مستغاث بہ۔ لِلْغُرَبَاءِ مستغاث لہ	لامِ استغاثہ کی وجہ سے دونوں مجرور ہوتے ہیں	اے اللہ کے رسول! ﷺ غریبوں کی مدد فرمائیں۔
۳	يَا خَالُ اُسْكُتْ	خَالُ منادی مرخم	ضمہ یا اصلی حرکت کے ساتھ	اے خالد! خاموش رہ۔
۴	رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ	رَبَّنَآ منادی مضاف	منصوب	اے رب ہمارے! ہم پر صبر اُنڈیل دے اور ہمیں مُسلمان اٹھا۔
۵	يَاحَسْرَتَاهُ	يَاحَسْرَتَاهُ مندوب	الف کے بعد ہائے وقف کے ساتھ	ہائے حسرت

		متفجع عليه وجودا		
٦	يَا شَا	شَا منادی مرخم	منادی مرخم کو ضمہ اور اسکی اپنی حرکت کے ساتھ	اے بکری
٧	يَالَقَوْمِ لِلْمَظْلُوْمِ	لَقَوْمِ مستغاث بہ۔ لِلْمَظْلُوْمِ مستغاث لہ	لام استغاثہ کی وجہ سے دونوں مجرور ہوتے ہیں	اے قوم مظلوم کی مدد کرو۔
٨	مَنْ لَايَزَالُ مُحْسِناً أَحْسِنْ اِلَيَّ	مُحْسِناً مستغاث بہ۔ اِلَيَّ مستغاث لہ	مستغاث بہ الف کے ساتھ	اے احسان کرنے والے کبھی ختم نہ ہو مجھ پر بھی احسان کر۔
٩	هَلُمَّ يَا مِسْكِ	يَا مِسْكِ منادی مرخم	منادی مرخم کو ضمہ اور اسکی اپنی حرکت کے ساتھ	اے مسکین ادھر آؤ۔
١٠	وَا مَنْ قَلَعَ بَابَ خَيْبَرَ	وَا مَنْ مندوب متفجع عليه عدما	الف کے ساتھ	ہائے وہ شخص جس نے خیبر کے دروازہ کو توڑا۔
١١	يَا عَمَّ اِخْشَ اللهَ	يَا عَمَّ منادی مرخم	منادی مرخم کو ضمہ اور اسکی اپنی حرکت کے ساتھ	اے میرے چچا اللہ سے ڈر۔
١٢	يَا ثَمُوْ	يَا ثَمُوْ منادی مرخم	منادی مرخم کو ضمہ اور اسکی اپنی حرکت کے ساتھ	اے ثمود!

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
١	يَا غُلَا اَطِعْ سَيِّدَكَ	يَا غُلَ اَطِعْ سَيِّدَكَ	اے خالد! اپنے آقا کی اطاعت کر۔
٢	أَيَا زَيْ اَدِّ حُقُوْقَكَ	أَيَا زَيْدُ اَدِّ حُقُوْقَكَ۔ زید کی ترخیم نہیں ہوگی۔	اے حارث! اپنے حقوق ادا کر۔
٣	هَيَا مُسْلِمُوْ أَطِيْعُوا اللهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	هَيَا مُسْلِمُ أَطِيْعُوا اللهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
٤	يَا جَعْ ﴿جَعْفَرٌ﴾	يَا جَعْفَ ﴿جَعْفَرٌ﴾	اے جعفر!
٥	يَا أَزْها ﴿أَزْهَارٌ﴾	يَا أَزْهَ ﴿أَزْهَارٌ﴾	اے ازہار!
٦	يَا مُخْتُ ﴿مُخْتَارٌ﴾	يَا مُخْتَا ﴿مُخْتَارٌ﴾	اے مختار!

۷	يَا مَعْدِ يْكَرُ ﴿مَعْدِ يْكَرِبُ﴾	يَا مَعْدِ ى ﴿مَعْدِ يْكَرِبُ﴾	اے معد یکرب!
۸	أَيَا مَالُ ﴿مَالِكُ﴾	أَيَا مَالِ ﴿مَالِكُ﴾	اے مالک!
۹	يَا لِلْأَمِيْرِ لَلْفُقَرَاءِ	يَا لَلْأَمِيْرِ لِلْفُقَرَاءِ	اے بادشاہ! فقیروں کی مدد کر۔
۱۰	يَا لَلْمَلِكُ لِلْأَسِيْرَ	يَا لَلْمَلِكِ لِلْأَسِيْرِ	اے بادشاہ! قیدی کی مدد کر۔
۱۱	يَا زُبُ ﴿زبير﴾	يَا زُبَ ﴿زبير﴾	اے زبیر!

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَ السِّتُّوْنَ: قسم اور جوابِ قسم کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) قسم، اداۃ قسم، مقسم بہ اور جواب قسم کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس جملے میں قسم کھائی گئی ہو اُسے قسم، جس حرف یا فعل کے ذریعے قسم کھائی گئی ہو اُسے اَداۃ قسم، جس کی قسم کھائی گئی ہو اُسے مُقسَم بِہ اور جس بات پر قسم کھائی گئی ہو اُسے جوابِ قسم کہتے ہیں: وَاللّٰہِ لَنْ أَکْذِبَ، أُقْسِمُ بِاللّٰہِ مَا جَاءَ زَیْدٌ۔

سوال: (۲) قسم کے لیے کون کونسے حروف آتے ہیں؟

جواب: قسم کے لیے یہ حروف آتے ہیں: بِ، وَ، تَ، لِ اور کبھی فعل بھی آتا ہے۔

سوال: (۳) جواب قسم جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو تو کس طرح آئے گا تفصیلا بیان کیجیے؟

جواب: جوابِ قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اُس کے شروع میں اِنَّ یا لام مفتوح کا ہونا ضروری ہے: وَاللّٰہِ اِنَّ الْعَمَلَ شِعَارٌ لِلشَّبَابِ، وَاللّٰہِ لَلْعَمَلُ شِعَارٌ لَھُمْ۔

اور منفیہ ہو تو اُس کے شروع میں مَا مشابہ بِلَیْسَ، لائے نفی جنس یا اِنْ نافیہ کا ہونا ضروری ہے: تَاللّٰہِ مَا زَیْدٌ کَاتِبًا، بِاللّٰہِ لَا رَیْبَ فِیْہِ، لِلّٰہِ اِنْ ھٰذَا اِفْکًا۔

جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو ماضی کے ساتھ لفظ لَقَدْ اور مضارع کے ساتھ لام تاکید مع نونِ تاکید آتا ہے: وَاللّٰہِ لَقَدْ فَازَ الْمُؤْمِنُ، وَاللّٰہِ لَأَذْھَبَنَّ۔

اور منفیہ ہو تو ماضی کے ساتھ مَا اور مضارع کے ساتھ لَا یا لَنْ آتا ہے: وَاللّٰہِ مَا وَعَدَ بَکْرٌ، وَاللّٰہِ لَا أُکَلِّمُ فَاسِقًا، وَاللّٰہِ لَنْ یَکْذِبَ زَیْدٌ۔

سوال: (۴) قسم کہاں کہاں محذوف ہوتی ہے؟

جواب: لَئِنْ، لَقَدْ اور مضارع با نون و لام تاکید سے پہلے قسم محذوف ہوتی ہے: لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَأَزِیْدَنَّکُمْ، لَقَدْ فُزْتُ، لَأَعْمَلَنَّ الْخَیْرَ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جس چیز کی قسم کھائی گئی ہو اُسے مُقسَم بِہ کہتے ہیں۔	جس کی قسم کھائی گئی ہو اُسے مُقسَم بِہ کہتے ہیں ۔
۲	جوابِ قسم جملہ اسمیہ ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لامِ مفتوح کا ہونا ضروری ہے	جوابِ قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لامِ مفتوح کا ہونا ضروری ہے
۳	جواب قسم جملہ فعلیہ ہو تو اس کے شروع میں مَا، لَا یا لَنْ آتا ہے۔	قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو ماضی کے ساتھ لفظ لَقَدْ اور مضارع کے

		ساتھ لام تاکید مع نونِ تاکید آتا ہے۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اداۃِ قسم، مُقسَم بِہ اور جوابِ قسم کی شناخت کیجیے۔

ش	جملہ	اداۃ	مقسم بہ	جوابِ قسم	ترجمہ
۱	قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ	تَ	اللّٰهِ	لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ	بولے خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم چور ہیں۔
۲	لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ	لِ	اللّٰهِ	لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ	اللہ کی قسم موت مؤخر نہیں ہوگی۔
۳	أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ	أُقْسِمُ	اللّٰهِ	لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ	اللہ کی قسم خوشی ہمیشہ نہیں رہتی۔
۴	لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۔	لَ	عَمْرُكَ	اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ	اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔
۵	قالوا تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ	تَ	اللّٰهِ	لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ	خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے۔
۶	وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	وَ	الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ	اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم ضرور مرسلین میں سے ہو۔
۷	قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ	تَ	اللّٰهِ	لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ	بولے خدا کی قسم بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطاوار تھے۔
۸	أَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَنْ تَفْنَى الْجَنَّةُ وَلَا نَعِيْمُهَا	اَحْلِفُ	اللّٰهِ	لَنْ تَفْنَى الْجَنَّةُ وَلَا نَعِيْمُهَا	اللہ کی قسم جنت ہرگز فنا نہ ہوگی اور نہ اس کا چین۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	بِرَبِّ الْكَعْبَةِ فَازَ مَنْ أَخْلَصَ الْعَمَلَ لِلّٰهِ	بِرَبِّ الْكَعْبَةِ لَقَدْ فَازَ مَنْ أَخْلَصَ الْعَمَلَ لِلّٰهِ	کعبہ کے رب کی قسم ضرور وہ شخص کامیاب ہوا جس نے عمل کو اللہ کے لئے خالص کر لیا۔
۲	أَحْلِفُ بِاللّٰهِ الصَّحَابَةُ عَدْلٌ	أَحْلِفُ بِاللّٰهِ اِنَّ الصَّحَابَةَ عَدْلٌ	اللہ کی قسم بیشک تمام صحابہ عادل ہیں۔
۳	وَاللّٰهِ لَمْ يَنْجَحِ الْكَسْلَانُ	وَاللّٰهِ لَنْ يَنْجَحَ الْكَسْلَانُ	اللہ کی قسم سست آدمی ہرگز کامیاب نہیں ہوگا

۴	أُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا الْجَاهِلُ حَيٌّ	أُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا الْجَاهِلُ حَيّاً	اللہ کی قسم جاہل زندہ نہیں ہے۔

ترکیب:

وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

واوَ حرف جر برائے قسم اَللّٰہِ اسم جلالت مجرور جار مجرور سے ملکر اُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرف مستقر، اُقْسِمُ فعل اس میں اَنَا ضمیر فاعل، اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل زَیْدًا اس کا اسم قَائِمٌ اس کی خبر اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم۔

ترکیب: وَاللّٰهِ لَاَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ

واوَ حرف جار برائے قسم اَللّٰہِ اسم جلالت مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر اُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرف مستقر اُقْسِمُ فعل، اس میں اَنَا ضمیر فاعل اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔ لَاَدْخُلَنَّ، میں لام برائے تاکید مثبت اس میں اَنَا ضمیر اس کا فاعل اور اَلْمَسْجِدَ اس کا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَ السِّتُّوْنَ: تنازع فعلین

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) تنازع فعلین کسے کہتے ہیں؟

جواب: کبھی دو فعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آتا ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک فعل اس اسم ظاہر کو اپنا معمول بنانا چاہتا ہے اسی کو تنازُعِ فِعلَین کہا جاتا ہے۔

سوال: (۲) : تنازع کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب: تنازُع کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ ہر فعل فاعل چاہے: نَصَرَ وَأَكْرَمَ زَيْدٌ۔

۲۔ ہر فعل مفعول چاہے: نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا۔

۳۔ پہلا فعل فاعل اور دوسرا مفعول چاہے: نَصَرَ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا۔

۴۔ پہلا فعل مفعول اور دوسرا فاعل چاہے۔

سوال: (۳) جب دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو اس کی کیا تفصیلات ہوں گی؟

جواب: اگر دوسرے فعل کو عمل دیں تو وہ واحد ہی رہے گا اور اسم ظاہر اس کے مطابق (مرفوع یا منصوب) ہو گا، اس صورت میں پہلا فعل اگر فاعل چاہتا ہو (جیسے ۱ اور ۳ میں) تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق آئے گا اور اس کا فاعل ضمیر متصل ہو گی اور مفعول چاہتا ہو (جیسے ۲ اور ۴ میں) تو وہ بھی واحد ہی رہے گا اور اس کا مفعول بہ محذوف مانیں گے جو اسم ظاہر ہی کی طرح ہو گا لیکن منصوب۔

سوال: (۴) اگر پہلے فعل کو عمل دیں تو اس کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: اور اگر پہلے فعل کو عمل دیں تو وہ واحد ہی رہے گا اور اسم ظاہر اس کے مطابق (مرفوع یا منصوب) ہو گا، اس صورت میں اگر دوسرا فعل فاعل چاہتا ہو (جیسے ۱ اور ۴ میں) تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق ہو گا اور اس کا فاعل ضمیر متصل ہو گی اور مفعول چاہتا ہو (جیسے ۲ اور ۳ میں) تو وہ بھی واحد ہی رہے گا اور اس کا مفعول بہ محذوف مانیں گے جو اسم ظاہر ہی کی طرح ہو گا لیکن منصوب۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت

۱	تنازُع صرف فعلوں میں ہوتا ہے۔	تنازُع دوشبہ فعل کا بھی ہوتا ہے اور ظرف اور جار مجرور میں بھی ہوتا ہے۔
۲	دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو پہلا فعل واحد ہی رہے گا۔	اگر دوسرے فعل کو عمل دیں تو اس صورت میں پہلا فعل اگر فاعل چاہتا ہو تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق آئے گا اور مفعول چاہتا ہو تو وہ بھی واحد ہی رہے گا۔
۳	تنازُع کی صرف دو صورتیں ہیں۔	تنازُع کی چار صورتیں ہیں۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں بتائیں کہ اسم ظاہر میں عمل کس کو دیا گیا ہے۔

ش	جملہ	اسم ظاہر میں عمل	ترجمہ
۱	طَلَبَ مِنِّیْ فَقِیْرٌ وَکَفَاہُ دِرْھَمًا	اسم ظاہر درہما میں عمل پہلے فعل کو دیا گیا ہے۔	فقیر نے مجھ سے درہم مانگا اور درہم فقیر کو کافی ہے۔
۲	نَصَرُوْنِیْ وَنَصَرْتُ الْقَوْمَ	اسم ظاہر القوم میں عمل دوسرے فعل کو دیا گیا ہے۔	قوم نے میری مدد کی اور میں نے قوم کی مدد کی۔
۳	قَامَ وَصَلُّوا الْمُسْلِمُوْنَ	اسم ظاہر المسلمین میں عمل پہلے فعل کو دیا گیا ہے۔	مسلمان کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔
۴	یَزُوْرُوْنَنِیْ وَأَزُوْرُ الْمُعَلِّمِیْنَ	اسم ظاہر المعلمین میں عمل دوسرے فعل کو دیا گیا ہے۔	معلمین نے مجھ سے ملاقات کی اور میں نے ان سے ملاقات کی۔
۵	ضَرَبَتْ وَأَکْرَمْنَ الْبَنَاتُ	اسم ظاہر البنات میں عمل پہلے فعل کو دیا گیا ہے۔	لڑکیوں نے مارا اور تعظیم کیں۔
٦	اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ عَلَیْہِ قِطْرًا	اسم ظاہر قِطراً میں عمل پہلے فعل کو دیا گیا ہے۔	تو مجھے تانبا دے میں اس کو ڈھالوں گا
۷	جَاءَا وَنَصَحَنِیْ رَجُلَانِ	اسم ظاہر رجلان میں عمل دوسرے فعل کو دیا گیا ہے۔	دو مرد آئیں اور انہوں نے مجھے نصیحت کی۔
۸	اِشْتَرَیْتُ وَقَرَأْتُ خُلَاصَةَ النَحْوِ	اسم ظاہر خُلَاصَةَ النَحْوِ میں عمل دوسرے فعل کو دیا گیا ہے۔	میں نے خلاصۃ النحو خریدی اور اس کو پڑھی۔
۹	طَالَعْتُ وَسَرَّنِیْ الْکِتَابُ	اسم ظاہر الکتاب میں عمل پہلے فعل کو دیا گیا ہے۔	میں نے کتاب کا مطالعہ کیا اور اس نے مجھے مسرور کر دیا۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	ضَرَبْتُ خَالِدًا وَأَكْرَمْتُ خَالِدًا	ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ خَالِدًا	میں نے خالد کو مارا اور میں نے اس کی تعظیم کی۔
۲	أَكْرَمَ وَأَحْسَنَ الزَّيْدَانِ	أَكْرَمَ وَأَحْسَنَا الزَّيْدَانِ	دو زید نے تعظیم کی اور دونوں نے احسان کیا۔
۳	دَعَوْتُ إِلَى الْخَيْرِ وَأَهَانُوْنِي الْقَوْمُ	دَعَوْتُ إِلَى الْخَيْرِ وَأَهَانُوْنِي الْقَوْمَ	میں نے قوم کو بھلائی کی دعوت دی اور اس نے میری اہانت کی۔
۴	نَصَرَا وَأَكْرَمُوا الزَّيْدَانِ	نَصَرَا وَأَكْرَمَ الزَّيْدَانِ	دو زید نے مدد کی اور انہوں نے تعظیم کی۔
۵	عَلَّمَنِيْ وَعَظَّمْتُ الْمُعَلِّمِيْنَ	عَلَّمُوْنِيْ وَعَظَّمْتُ الْمُعَلِّمِيْنَ	معلمین نے مجھے پڑھایا اور میں نے ان کی تعظیم کی۔
٦	نَصَرَا وَأَكْرَمَا الْعَمْرَانِ	نَصَرَا وَأَكْرَمَ الْعَمْرَانِ	دو عمرو نے مدد کی اور انہوں نے تعظیم کی۔
۷	سَمِعْنَ وَأَطَعْنَ الْمُسْلِمَاتُ	سَمِعَتْ وَأَطَعْنَ الْمُسْلِمَاتُ	مسلمان عورتوں نے سنا اور اطاعت کی۔
۸	طَلَبَ الْإِنْسَانُ وَأَهَانَتْهُ الْمَالَ	طَلَبَ الْإِنْسَانُ وَأَهَانَهُ الْمَالَ	انسان نے مال کو طلب کیا اور مال نے انسان کی اہانت کی۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَ السِّتُّوْنَ: مبتدا کی قسمِ ثانی

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) مبتدا کی قسمِ ثانی کسے کہتے ہیں؟

جواب:جو صیغہ ٔصفت نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے اسی کو مبتدا کی قسمِ ثانی کہتے ہیں : ھَلْ ذَاھِبٌ وَلَدَانِ، مَا مَوْجُوْدٌ رِجَالٌ۔

سوال: (۲) صیغہ صفت واحد اور اسم ظاہر جمع ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب:صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاہر تثنیہ یا جمع ہو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاہر اس کا فاعل یا نائب فاعل قائم مقام خبر ہو گا: أَحَزِيْنٌ غُلَامَانِ، لَا مَهْزُوْمٌ جُيُوْشٌ۔

سوال: (۳) صیغہ صفت اور اسم ظاہر دونوں تثنیہ یا جمع ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب:صیغہ ٔصفت اور اسم ظاہر دونوں تثنیہ یا دونوں جمع ہوں تو صیغہ ٔصفت خبر مقدم اور اسم ظاہر مبتدا مؤخر کہلائے گا: أَمُجْتَهِدَانِ تِلْمِيْذَانِ، مَا مُكَرَّمُوْنَ فَاسِقُوْنَ۔

سوال: (۴) صیغہ صفت جمع اور اسم ظاہر واحد ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب:ایسا نہیں ہو سکتا کہ اسم ظاہر واحد اور صفت کا صیغہ تثنیہ یا جمع ہو یا ان میں سے کوئی ایک تثنیہ اور دوسرا جمع ہو۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو صیغہ صفت اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے۔	جو صیغہ ٔصفت نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے۔
۲	صفت کا صیغہ جس اسم ظاہر کو رفع دیتا ہے وہ اس کا فاعل ہوتا ہے۔	صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاہر تثنیہ یا جمع ہو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاہر اس کا فاعل یا نائب فاعل قائم مقام خبر ہو گا۔
۳	صفت کا صیغہ جہاں بھی ہو گا مبتدا یا خبر ہی بنے گا۔	صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاہر تثنیہ یا جمع ہو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاہر اس کا فاعل یا نائب فاعل قائم مقام خبر ہو گا۔ صیغہ ٔصفت اور اسم ظاہر دونوں تثنیہ یا دونوں جمع ہوں تو صیغہ ٔصفت خبر مقدم اور اسم ظاہر مبتدا مؤخر کہلائے گا۔ صفت کا

		صیغہ اور اسم ظاہر دونوں واحد ہوں تو اختیار ہے کہ صیغۂ صفت کو مبتدا بنائیں اور اسم ظاہر کو فاعل قائم مقام خبر یا صفت کو خبر مقدم قرار دیں اور اسم ظاہر کو مبتدا مؤخر۔

تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ الگ کیجیے۔

ش	جملے	مبتدا	خبر	ترجمہ
۱	أَمُسَافِرٌ أَخَوَاكَ	مُسَافِرٌ	أَخَوَاكَ	کیا تیرے دونوں بھائی مسافر ہیں؟
۲	مَا صَائِمَانِ الوَلَدَانِ	الوَلَدَانِ	صَائِمَانِ	دو لڑکے روزے دار نہیں ہیں۔
۳	أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یَآ اِبْرٰهِیْمُ	رَاغِبٌ	اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ	کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم
۴	مَا مَحْرُوْمٌ مُخْلِصُونَ	مَحْرُوْمٌ	مُخْلِصُونَ	مخلص لوگ محروم نہیں ہیں۔
۵	هَلْ جَالِسُوْنَ مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمُوْنَ	جَالِسُوْنَ	کیا مسلمان بیٹھے ہیں؟
۶	أَحَسَنٌ غُلَامٌ	غُلَامٌ	حَسَنٌ	کیا غلام خوبصورت ہے؟
۷	أَمَعْصُوْمٌ الْأَنْبِيَاءُ عَنِ الْمَعَاصِي	مَعْصُوْمٌ	الْأَنْبِيَاءُ عَنِ الْمَعَاصِي	کیا انبیائے کرام گناہوں سے معصوم ہیں؟

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	كَرِيْمٌ أَبَوَاكَ	أَكَرِيْمٌ أَبَوَاكَ	کیا تیرے والدین کریم ہیں؟
۲	أَقَائِمَانِ رَجُلٌ	أَقَائِمَانِ رَجُلَانِ	کیا دو مرد کھڑے ہیں؟
۳	مَا نَاصِرِيْنَ أَعْدَائُكَ	مَا نَاصِرٌ أَعْدَائُكَ	تیرے دشمنوں نے مدد نہیں کی۔
۴	هَلْ صَائِمٌ أَحَدًا	هَلْ صَائِمٌ أَحَدٌ	کیا کوئی روزہ دار ہے؟
۵	مَا ذَاهِبُوْنَ وَلَدٌ	مَا ذَاهِبٌ وَلَدٌ	لڑکا نہیں گیا۔
۶	مُغْلَقٌ أَبْوَابٌ	أَمُغْلَقٌ أَبْوَابٌ	کیا دروازے بند ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَ السِّتُّوْنَ:

مبتدا وخبر اور فاعل ومفعول کی تقدیم وتاخیر

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) کن صورتوں میں مبتدا کو خبر سے مقدم لانا اور کن صورتوں میں مؤخر لانا واجب ہے؟

جواب: مبتدا میں اصل تقدیم اور خبر میں اصل تاخیر ہے اور مبتدا کی تاخیر اور خبر کی تقدیم بھی جائز ہے لیکن چار صورتوں میں مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لانا واجب ہے:

۱۔ مبتدا ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے: مَنْ أَبُوْكَ۔

۲۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں: زَيْدٌ الْمُنْطَلِقُ۔

۳۔ مبتدا اور خبر دونوں نکرہ مخصوصہ ہوں: أَفْضَلُ مِنْكَ أَفْضَلُ مِنِّيْ۔

۴۔ خبر مبتدا کا فعل ہو یعنی خبر جملہ فعلیہ ہو اور اس کی ضمیر مرفوع مبتدا کی طرف راجع ہو: زَيْدٌ قَامَ۔

اور چار صورتوں میں خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ خبر ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے : أَيْنَ زَيْدٌ۔

۲۔ خبر کی تقدیم کی وجہ سے مبتدا کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہوتا ہو: فِيْ الدَّارِ رَجُلٌ۔

۳۔ مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کے جز کی طرف لوٹ رہی ہو: فِي الدَّارِ صَاحِبُهَا۔

۴۔ جب أَنَّ اسم اور خبر سے مل کر مبتدا واقع ہو: عِنْدِيْ أَنَّكَ عَالِمٌ۔

سوال: (۲) کب فاعل کو مقدم اور کب اسے مؤخر لانا واجب ہے؟

جواب: یونہی فاعل میں اصل یہ ہے کہ وہ مفعول سے مقدم اور مفعول مؤخر ہو لیکن چار صورتوں میں فاعل کو مقدم اور مفعول کو مؤخر لانا واجب ہے:

۱۔ ان میں سے کسی میں بھی لفظاً اعراب نہ ہو اور نہ ایسا قرینہ ہو جس سے فاعل یا مفعول کی پہچان ہو سکے: نَصَرَ مُوْسٰی يَحْيٰی۔

۲۔ فاعل ضمیر متصل ہو: أَعَنْتُ فَقِيْرًا۔

۳۔ مفعول إِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا رَاٰی زَيْدٌ إِلَّا عَمْرًا۔

۴۔ مفعول معنیٔ إِلَّا کے بعد واقع ہو: إِنَّمَا نَصَرَ خَالِدٌ ضَعِيْفًا۔

اور چار صورتوں میں مفعول کو مقدم اور فاعل کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر متصل ہو: أَعَانَ زَيْدًا ابْنُهٗ۔
۲۔فاعل إِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا اَتىٰ فَقِيْرًا إِلَّا بَكْرٌ۔
۳۔فاعل معنیٰ إِلَّا کے بعد واقع ہو: إِنَّمَا رَاٰى وَلَدًا خَالِدٌ۔
۴۔جب مفعول ضمیر متصل اور فاعل اسم ظاہر ہو: عَلَّمَهٗ الْأُسْتَاذُ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	مفعول بہ ضمیر متصل ہو تو اسے مقدم لانا ضروری ہے۔	جب مفعول ضمیر متصل اور فاعل اسم ظاہر ہو تو اسے مقدم لانا ضروری ہے۔

تمرین (۳)

(الف) درج ذیل جملوں میں مبتدا، خبر، فاعل اور مفعول الگ الگ کیجیے۔

ش	جملے	مبتدا	خبر	فاعل	مفعول	ترجمہ
۱	بَنُوْنَا بَنُوْ أَبْنَائِنَا	بَنُوْنَا	بَنُوْ أَبْنَائِنَا			ہمارے لڑکے ہمارے لڑکوں کے لڑکے ہیں۔
۲	ضَرَبَتْ مُوْسٰى حُبْلٰى			حُبْلٰى	مُوْسٰى	حبلی نے موسی کو مارا۔
۳	أَبُوْحَنِيْفَةَ أَبُوْيُوْسُفَ	أَبُوْحَنِيْفَةَ	أَبُوْيُوْسُفَ			حنیفہ کا والد یوسف کا والد ہے۔
۴	أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰى			يَحْيٰى	الْكُمَّثْرٰى	یحیٰی نے امرود کھایا۔
۵	لُعَابُ الْأَفَاعِيْ لُعَابُهٗ	لُعَابُ الْأَفَاعِيْ	لُعَابُهٗ۔			رگوں کا لعاب اس کا لعاب ہے۔
۶	أَكْرَمَ مُوْسٰى عِيْسٰى			مُوْسٰى	عِيْسٰى	موسیٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	زَيْدٌ أَيْنَ ؟	أَيْنَ زَيْدٌ؟	زید کہاں ہیں؟
۲	رَجُلٌ عَلَى السَّقْفِ	عَلَى السَّقْفِ رَجُلٌ	آدمی چھت پر ہے۔
۳	نَصَرَ غُلَامُهٗ زَيْدًا	نَصَرَ زَيْدًا غُلَامُهٗ	زید کے غلام نے زید کی مدد کی۔
۴	مِثْلُهَا زُبْدًا عَلَى التَّمْرَةِ	عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا	کھجور پر اسی کے مثل مکھن ہے۔
۵	أَنَّكَ فَقِيْرٌ فِيْ ظَنِّيْ	فِيْ ظَنِّيْ أَنَّكَ فَقِيْرٌ	میرے گمان میں بیشک تو فقیر ہے۔

٦	بِيَدِكَ مَا؟	مَابِيَدِكَ ؟	تیرے ہاتھ میں کیا ہے ؟
٧	رَاٰی زَیْدٌ إِیَّاكَ	إِیَّاكَ رَاٰی زَیْدٌ	زید نے تجھے ہی دیکھا۔
٨	اَلرُجُوْعُ مَتٰی؟	مَتٰی اَلرُجُوْعُ ؟	لوٹنا کب ہو گا؟
٩	أَنَّكَ مُنْطَلِقٌ عِنْدِیْ	عِنْدِیْ أَنَّكَ مُنْطَلِقٌ	تو میرے پاس آیا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَ السِّتُّوْنَ: اغراء اور تحذیر کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اغراء اور تحذیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اسم فعلِ محذوف أَلْزِمْ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے اِغراء کہتے ہیں: اَلصِدْقَ (سچ کو لازم پکڑ) اور جو اسم فعلِ محذوف بَعِّدْ، اِتَّقِ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے تحذیر کہتے ہیں: إِیَّاکَ مِنَ الْاَسَدِ (خود کو شیر سے دور کر) اَلطَرِیْقَ اَلطَرِیْقَ (راستے سے بچ)۔

سوال: (۲) تحذیر اصل میں کیا ہوتا ہے؟

جواب: اِغراء اصل میں مُغْرٰی بِہٖ ہوتا ہے اور تحذیر کبھی مُحَذَّر اور کبھی مُحَذَّر مِنْہ ہوتا ہے جیسے اوپر اَلصِّدْقَ مغریٰ بہ، إِیَّاكَ محذر اور اَلطَرِیْقَ محذر منہ ہیں۔

سوال: (۳) اغراء و تحذیر کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں اور فعل کا حذف کب واجب ہے؟

جواب: اغراء اور تحذیر کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ معطوف علیہ ہوں: اَلْعَمَلَ وَالْإِحْسَانَ، اَلْبَرْدَ وَالْحَرَّ۔

۲۔ مکرّر ہوں: اَلصَّبْرَ الصَّبْرَ، اَلشَّرَّ اَلشَّرَّ۔

۳۔ مفرد ہوں: اَلْإِحْسَانَ، اَلظُلْمَ۔

پہلی دو صورتوں میں ان کے فعل ناصب کو حذف کرنا واجب ہے اور آخری صورت میں جائز ہے واجب نہیں۔

سوال: (۴) تحذیر ضمیر مخاطب ہو تو محذر منہ کون کونسے طریقوں سے آتا ہے؟

جواب: تحذیر کبھی ضمیر منصوب مخاطب ہوتی ہے اِس کے بعد محذر منہ تین طرح آتا ہے:

۱۔ واؤ کے ساتھ: إِیَّاكَ وَالْحَسَدَ۔

۲۔ مِنْ کے ساتھ: إِیَّاكُمَا مِنَ الشَّرِّ۔

۳۔ مصدر مؤول: إِیَّاكُمْ أَنْ تَكْسَلُوا۔

ان تینوں صورتوں میں تحذیر کے فعل ناصب کا حذف واجب ہے۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جسے کسی کام پر ابھارا جائے اسے اغراء کہتے ہیں۔	جو اسم فعلِ محذوف أَلْزِمْ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے اِغراء

		کہتے ہیں۔
۲	جسے مابعد سے ڈرایا جائے اسے تحذیر کہتے ہیں۔	جو اسم فعلِ محذوف بَعِّدْ، اِتَّقِ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے تحذیر کہتے ہیں۔
۳	اغراء اور تحذیر کا فعل ناصب ہمیشہ وجوبًا محذوف ہوتا ہے۔	پہلی دو صورتوں میں ان کے فعل ناصب کو حذف کرنا واجب ہے اور آخری صورت میں جائز ہے واجب نہیں۔
۴	اغراء یا تحذیر معطوف علیہ اور معطوف بھی ہوتا ہے۔	اغراء اور تحذیر معطوف علیہ بھی ہوتے ہیں۔

تمرین (3)

(الف) اغراء و تحذیر الگ کیجیے اور بتایئے کہ فعل کا حذف واجب ہے یا جائز۔

ش	جملے	اغراء	تحذیر	حذف	ترجمہ
۱	اَلْجِدَّ فَاِنَّهٗ طَرِيْقُ الْفَلَاحِ	اَلْجِدَّ		جائز	کوشش کو لازم پکڑ لو کہ وہ نجات کا راستہ ہے۔
۲	اَلْخِيَانَةَ اَلْخِيَانَةَ		اَلْخِيَانَةَ	واجب	خیانت سے بچو۔
۳	اَلْفَرَائِضَ	اَلْفَرَائِضَ		جائز	فرائض کو لازم پکڑ لو۔
۴	اَلْاِخْلَاصَ وَالْأَمَانَةَ	اَلْاِخْلَاصَ وَالْأَمَانَةَ		واجب	اخلاص اور امانت کو لازم پکڑ لو۔
۵	اِيَّاكِ أَنْ تَغْتَابِيْ		اِيَّاكِ	واجب	تو (مؤنث) غیبت کرنے سے بچ۔
۶	اَلْغِيْبَةَ وَالنَّمِيْمَةَ		اَلْغِيْبَةَ وَالنَّمِيْمَةَ	واجب	غیبت اور چغلی سے بچو۔
۷	اَلْمُحَرَّمَاتِ		اَلْمُحَرَّمَاتِ	جائز	حرام کردہ چیزوں سے دور رہو۔
۸	اَلْعَمَلَ اَلْعَمَلَ	اَلْعَمَلَ اَلْعَمَلَ		واجب	کام کرنے کو لازم پکڑ لو۔
۹	اِيَّاكَ مِنَ الْكِذْبِ		اِيَّاكَ	واجب	تو جھوٹ سے بچ۔
۱۰	اَلتَّوَاضُعَ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ الْاِنْسَانَ	اَلتَّوَاضُعَ		جائز	تواضع کو لازم پکڑ لو کہ وہ انسان کو بلند کر دیتی ہے
۱۱	اَلْحَسَدَ فَاِنَّهٗ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ		اَلْحَسَدَ	جائز	حسد سے بچو کہ وہ نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔
۱۲	اِيَّاكُمْ وَالتَّبَاغُضَ		اِيَّاكُمْ وَالتَّبَاغُضَ	واجب	تم بغض سے بچو۔

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
۱	اِتَّقِ الشَّتْمَ الشَّتْمَ	اَلشَّتْمَ الشَّتْمَ	گالی دینے سے بچو۔
۲	اَلْعِلْمُ وَالْوَقَارُ	اَلْعِلْمَ وَالْوَقَارَ	علم و وقار کو لازم پکڑ لو۔

۳	بَاعِدْ اِيَّاكَ مِنَ الْيَأْسِ	اِيَّاكَ مِنَ الْيَأْسِ	ناامیدی سے بچو۔
۴	أَلْزِمِ الْعَفْوَ وَالْكَرَمِ	الْعَفْوَ وَالْكَرَمَ	عفو و کرم کو لازم پکڑ لو۔
۵	أُحَذِّرُ اِيَّاكَ مِنَ الضَّالِّ فَاِنَّهُ يُضِلُّكَ	اِيَّاكَ مِنَ الضَّالِّ فَاِنَّهُ يُضِلُّكَ	تو گمراہ شخص سے بچ کہ وہ تجھے گمراہ کر دیگا۔
۶	نَحُّوْا اِيَّاكُمْ أَنْ تُدَاهِنُوْا فِى الدِّيْنِ	اِيَّاكُمْ أَنْ تُدَاهِنُوْا فِى الدِّيْنِ	تم دین میں مداہنت کرنے سے بچو۔
۷	أُطْلُبِ الصَّدَاقَةَ الصَّدَاقَةَ	الصَّدَاقَةَ الصَّدَاقَةَ	سچائی کو لازم پکڑ۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَ السِّتُّوْنَ: توابع منادی

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) مفرد تابع اور مضاف تابع سے کیا مراد ہے؟

جواب: مفرد تابع: وہ تابع جو مضاف باضافت معنویہ نہ ہو: یَازَیْدُ الْحَسَنُ، یَازَیْدُ الْحَسَنُ وَجْهُهُ، یَازَیْدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ۔

مضاف تابع: وہ تابع جو مضاف باضافت معنویہ ہو: یَا رَجُلُ عَبْدَ اللهِ۔

سوال: (۲) منادی مبنی بر علامت رفع کے توابع کا کیا حکم ہے؟

جواب: منادی مبنی بر علامت رفع کی تاکید معنوی، صفت، عطف بیان اور معطوف معرف باللام اگر مفرد ہوں تو ان پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں: یَاقَوْمُ أَجْمَعُوْنَ، یَازَیْدُ الْعَاقِلُ، یَاغُلَامُ بِشْرٌ، یَازَیْدُ وَالْحَارِثُ۔ اور مضاف ہوں تو ان پر نصب واجب ہے: یَاقَوْمُ کُلَّهُمْ، یَازَیْدُ ذَا الْعِلْمِ، یَا رَجُلُ أَبَا عَبْدِ اللهِ۔

سوال: (۳) منادی معرب کے توابع کا کیا حکم ہے؟

جواب: منادی معرب کے مذکورہ توابع منادی کے مطابق منصوب یا مجرور ہوں گے: یَاعَبْدَ اللهِ الْعَالِمَ، یَاعَبْدَ الْکَرِیْمِ أَبَا خَالِدٍ، یَالَزَیْدٍ بَکْرٍ۔

سوال: (۴) منادی کی تاکید لفظی، بدل اور معطوف (بغیر أَلْ) کا کیا حکم ہے؟

جواب: منادی کی تاکید لفظی کا وہی حکم ہوگا جو منادی کا ہو: یَازَیْدُ زَیْدُ، یَاوَلَدًا وَلَدًا۔ منادی کا بدل اور معطوف (بغیر أَلْ) مستقل منادی کے حکم میں ہیں: یَازَیْدُ بَکْرُ، یَازَیْدُ أَخَا عَمْرٍو، یَازَیْدُ طَالِعًا جَبَلًا، یَازَیْدُ رَجُلًا صَالِحًا (بدل)، یَازَیْدُ وَبَکْرُ، یَازَیْدُ وَأَبَا بَکْرٍ، یَازَیْدُ وَطَالِعًا جَبَلًا، یَازَیْدُ وَرَجُلًا صَالِحًا۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	منادی مبنی بر علامت رفع کے ہر تابع پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔	منادی مبنی بر علامت رفع کی تاکید معنوی، صفت، عطف بیان اور معطوف معرف باللام اگر مفرد ہوں تو ان پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں اور مضاف ہوں تو ان پر نصب واجب ہے۔
۲	منادی معرب کا ہر تابع منادی کے مطابق ہوگا۔	منادی معرب کے مذکورہ توابع منادی کے مطابق منصوب یا مجرور ہوں گے۔

٣	ہر منادی کی صفت پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔	منادی لفظ أَيٌّ، أَيَّةٌ یا ھٰذا ہو تو اس کی صفت پر رفع واجب ہے۔

تمرین (٣)

(الف) اِعراب اور بناء کے اعتبار سے توابع منادی کا حکم بیان فرمایئے۔

ش	جملے	حکم	ترجمہ
١	يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ	رفع واجب ہے	اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔
٢	أَبَكْرُ ذَا الْفَضْلِ أَحْسِنْ إِلٰى مَنْ أَسَاءَ	نصب واجب ہے	اے فضل والے بکر اس کے ساتھ بھلائی کر جس نے برائی کیا۔
٣	يٰجِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ	رفع و نصب دونوں جائز ہیں	اے پہاڑ اور پرندے اس کے ساتھ تو سارا دن چل۔
٤	يَا أَحْمَدُ الْكَرِيْمُ	رفع و نصب دونوں جائز ہیں	اے کرم والے احمد۔
٥	أَزَيْدُ الْكَاتِبُ الدَّرْسِ	رفع و نصب دونوں جائز ہیں	اے سبق لکھنے والے زید۔
٦	يَا طُلَّابُ أَجْمَعُوْنَ	رفع و نصب دونوں جائز ہیں	اے تمام طالبِ علم۔
٧	يَا مُحَمَّدُ وَأَحْمَدُ	منادی کے حکم میں ہے	اے محمد اور احمد۔
٨	هَيَا عَارِفُ وَعَبْدَ اللهِ	رفع و نصب دونوں جائز	اے عارف اور عبد اللہ۔
٩	يٰٓأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ	رفع واجب ہے	اے جھرمٹ مارنے والے۔
١٠	يٰٓأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	رفع واجب ہے	اے اطمینان والی جان

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب کی عبارت	صحیح عبارت	ترجمہ
١	يَا رَجُلُ رَجُلَ	يَا رَجُلُ رَجُلٌ	اے آدمی۔
٢	أَيَا هٰذَا الْوَلَدَ	أَيَا هٰذَا الْوَلَدُ	اے لڑکے۔
٣	أَعَبْدَ اللهِ بِشْرًا	أَعَبْدَ اللهِ الْبِشْرَ	اے عبد اللہ بشر۔
٤	يَا مُحَمَّدُ وَأَبُوْ عَبْدِ اللهِ	يَا مُحَمَّدُ وَأَبَا عَبْدِ اللهِ	اے محمد اور عبد اللہ کے والد۔
٥	هَيَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنُ نُعْمَانَ	هَيَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ نُعْمَانَ	اے نعمان کے لڑکے عبد الرحمان۔
٦	أَيْ خَالِدُ الْعَاقِلِ	أَيْ خَالِدُ الْعَاقِلُ	اے عقل مند خالد۔
٧	يَا بَكْرُ ذُو الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ	يَا بَكْرُ ذَا الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ	اے فضل و احسان والے بکر۔

۷	يَا رَجُلُ طَالِعُ جَبَلًا	يَا رَجُلُ طَالِعاً جَبَلًا	اے پہاڑ پر چڑھنے والے آدمی۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَ السِّتُّوْنَ: نسبت کا بیان

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) نسبت اور اسم منسوب کسے کہتے ہیں نیز یہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: کسی اسم کے آخر میں یائے نسبت (یاء مشدد ما قبل مکسور) لاحق کرنے کو نسبت اور جس اسم کو یائے نسبت لاحق ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں: یَمَنِیٌّ۔

اسم منسوب اسم مفعول کے حکم میں ہوتا ہے اور اپنے نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے: جَاءَ رَجُلٌ دِمَشْقِيٌّ، رَأَيْتُ رَجُلًا مِصْرِيًّا أَبُوْهُ۔

سوال: (۲) علم، اسم ممدود، اسم مقصور اور اسم منقوص کی طرف نسبت کے کیا اصول ہیں؟

جواب: اسم مقصور کا الف تیسری جگہ ہو تو واؤ سے بدل جائے گا: رَضَا سے رَضَوِيٌّ۔ پانچویں یا چھٹی جگہ ہو تو حذف ہو جاتا ہے: مُصْطَفٰی، مُسْتَشْفٰی سے مُصْطَفِيٌّ، مُسْتَشْفِيٌّ۔ اور چوتھی جگہ ہو تو دونوں امر جائز ہیں: حُبْلٰی سے حُبْلِيٌّ یا حُبْلَوِيٌّ۔

اسم منقوص کی یاء چوتھی جگہ واقع ہو تو اسے واؤ ما قبل مفتوح سے بدل دینا یا حذف کر دینا دونوں ہیں: اَلْقَاضِيْ سے اَلْقَاضَوِيُّ یا اَلْقَاضِيُّ۔ اور چوتھی جگہ کے بعد ہو تو حذف ہو جائے گی: اَلْمُرْتَجِيْ سے اَلْمُرْتَجِيُّ۔

اسم ممدود کا الف ممدودہ تانیث کا ہو تو واؤ سے بدل جائے گا: بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ۔ اصلی ہو تو باقی رہے گا: قُرَّاءُ سے قُرَّائِيٌّ۔ اور واؤ یا یاء سے بدل کر آیا ہو تو دونوں امر جائز ہیں: كِسَاءٌ، رِدَاءٌ سے كِسَائِيٌّ، رِدَائِيٌّ، كِسَاوِيٌّ، رِدَاوِيٌّ۔

علم جملہ یا مرکب مزجی ہو تو نسبت پہلے جزء کی طرف ہوگی: تَأَبَّطَ شَرًّا، مَعْدِيْكَرِبُ سے تَأَبَّطِيٌّ، مَعْدِيٌّ۔ مرکب اضافی ہو تو بر عکس ہو گا (جبکہ مضاف لفظ أب، أم یا ابن ہو ورنہ اس جزء کی طرف ہو گی جس میں التباس نہ ہو): أَبُوْبَكْرٍ، اِبْنُ عَبَّاسٍ سے بَكْرِيٌّ، عَبَّاسِيٌّ۔ اور عَبْدُ مَنَافٍ، اِمْرَأُ الْقَيْسِ سے مَنَافِيٌّ، اِمْرَئِيٌّ۔

سوال: (۳) جس اسم کے آخر میں یا آخر سے پہلے مشدد حرف ہو اس کی طرف نسبت کا کیا ضابطہ ہے؟

جواب: آخر میں یاء مشدد ہو، اس سے پہلے ایک حرف ہو تو پہلی یاء کو فتحہ دیکر دوسری کو واؤ سے بدلنا واجب ہے: حَيٌّ سے حَيَوِيٌّ۔ (پہلی یاء واو سے بدل کر آئی ہو تو واو سے بدل جائے گی: طَيٌّ سے طَوَوِيٌّ)

دو حروف ہوں تو پہلی یاء کو حذف کرنا، اس کے ما قبل کو فتحہ دینا اور دوسری کو واؤ سے بدلنا واجب ہے: نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ۔

اور دو سے زائد حروف ہوں تو یاء حذف ہو جائے گی: كُرْسِيٌّ، شَافِعِيٌّ سے كُرْسِيٌّ، شَافِعِيٌّ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت

۱	جس اسم کو یاءلاحق ہو وہ اسم منسوب ہوتا ہے۔	جس اسم کو یائے نسبت لاحق ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں۔
۲	فَعِيْلَةٌ کی طرف نسبت میں ہمیشہ یاء حذف ہو جائے گی۔	فَعِيْلَةٌ کی طرف نسبت میں فَعِيْلَةٌ کی یاء حذف اور اس کا ما قبل مفتوح ہو جائے گا جبکہ معتل العین یا مضاعف نہ ہو ورنہ نہیں۔
۳	تثنیہ یا جمع کے آخر میں یائے نسبت لگا دینے سے وہ بھی اسم منسوب بن جائیں گے۔	تثنیہ یا جمع کو مفرد کی طرف لوٹانا واجب ہے۔

تمرین (۳)

قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے منسوبہ بنائیے۔

ش	اسماء	اسمائے منسوبہ	ش	اسماء	اسمائے منسوبہ
۱	هِجْرَةٌ	هِجْرِيٌّ	۱۶	اِسْلَامٌ	اِسْلَامِيٌّ
۲	نَحْوٌ	نَحْوِيٌّ	۱۷	كُتُبٌ	كِتَابِيٌّ
۳	مَوْلٰى	مَوْلَوِيٌّ	۱۸	بَعْلَبَكُّ	بَعْلِيٌّ
۴	عَلِيٌّ	عَلَوِيٌّ	۱۹	سَمَاءٌ	سَمَاوِيٌّ
۵	مَدِيْنَةٌ	مَدَنِيٌّ	۲۰	اِيْمَانٌ	اِيْمَانِيٌّ
۶	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَعْلِيٌّ	۲۱	شَابَ قَرْنَاهَا	شَابِيٌّ
۷	بِنْتَانِ	بِنْتِيٌّ	۲۲	رِجَالٌ	رَجُلِيٌّ
۸	شَرِيْعَةٌ	شَرِيْعِيٌّ	۲۳	عَبْدُ الْمُطَّلِبِ	مُطَّلِبِيٌّ
۹	يَدٌ	يَدَوِيٌّ	۲۴	قَوِيْمَةٌ	قَوِيْمِيٌّ
۱۰	اُمُّ كُلْثُوْمٍ	كُلْثُوْمِيٌّ	۲۵	ضِيَاءُ الدِّيْنِ	ضِيَائِيٌّ
۱۱	عِيْسٰى	عِيْسَوِيٌّ	۲۶	عَصاً	عَصَوِيٌّ
۱۲	عَطَّارٌ	عَطَّارِيٌّ	۲۷	خَضْرَاءُ	خَضْرَاوِيٌّ
۱۳	دِهْلِيْ	دِهْلَوِيٌّ	۲۸	زَيٌّ	زَيَوِيٌّ
۱۴	عَزِيْزَةٌ	عَزِيْزِيٌّ	۲۹	صُفْرٌ	صُفْرِيٌّ
۱۵	مِائَةٌ	مِئِيٌّ	۳۰	عَبْدُ الْقَادِرِ	قَادِرِيٌّ

ترکیب: لَفْظِيَّةٌ:

اسمِ منسوب، اس میں ھِیَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوا۔

الدَّرْسُ السَّبْعُوْنَ: تصغیر کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال:(۱) تصغیر، یائے تصغیر، مصغر اور تصغیر ترخیم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیکر اس کے بعد یاء ساکن (یائے تصغیر) بڑھانے کو تصغیر کہتے ہیں اور تصغیر والے اسم کو مُصَغَّر کہتے ہیں: قَلَمٌ سے قُلَيْمٌ۔

کبھی اسم کو زوائد سے خالی کر کے حروف اصلیہ پر تصغیر کی جاتی ہے اسے تصغیر ترخیم کہتے ہیں: مُنْطَلِقٌ، مَحْمُوْدٌ، أَزْهَرُ سے طُلَيْقٌ، حُمَيْدٌ، زُهَيْرٌ۔

سوال:(۲) تصغیر کے شرائط و مقاصد بیان کیجیے؟

جواب: تصغیر اُس اسمِ معرب قابلِ تصغیر کی ہو سکتی ہے جو نہ صیغۂ تصغیر پر ہو اور نہ اُس کے مشابہ ہو لہذا ضَرَبَ، ذٰلِكَ، كَبِيْرٌ، كُمَيْتٌ اور مُهَيْمِنٌ کی تصغیر جائز نہیں۔

تصغیر تقلیل، تحقیر، تقریب، محبت یا تصغیر کی بنا پر کی جاتی ہے: وُرَيْقَاتٌ(کچھ ورق) شُوَيْعِرٌ(گھٹیا شاعر) قُبَيْلٌ(تھوڑا پہلے) بُنَيَّ(پیارا سا بیٹا) طُفَيْلٌ(چھوٹا سا بچہ)

یائے تصغیر کا مابعد حرف مکسور ہوگا، لیکن مابعد اگر ایک ہی حرف ہو یا آخر میں علامت تانیث یا الفِ جمع یا الف نون زائد ہوں تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گا: رُجَيْلٌ، تُمَيْرَةٌ، سُلَيْمٰى، أُسَيْمَاءُ، أُحَيْمَالٌ، عُمَيْرَانُ، عُطَيْشَانُ۔ (جد:۲/۸۵)

سوال:(۳) تصغیر کے کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟

جواب: ثلاثی اسم کی تصغیر فُعَيْلٌ، رباعی کی فُعَيْعِلٌ اور خماسی کی فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے جبکہ خماسی میں چوتھا حرف علت ہو ورنہ حرف خامس کو گرا کر اس کی تصغیر بھی فُعَيْعِلٌ کے وزن پر لائی جاتی ہے: حُسَيْنٌ، جُعَيْفِرٌ، عُصَيْفِيْرٌ، سُفَيْرِجٌ۔

سوال:(۴) دوسرا حرف کسی اور حرف سے بدل کر آیا ہو تو اس کی تصغیر کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: دوسرا حرف کسی اور حرف سے بدل کر آیا ہو تو وہ اصل کی طرف لوٹ جائے گا: بُوَيْبٌ، نُيَيْبٌ، دُنَيْنِيْرٌ۔ اور اصل میں ہمزہ ہو یا مجہول الاصل ہو یا زائد ہو تو واؤ سے بدل جائے گا: أُوَيْصَالٌ(آصَالٌ سے)، عُوَيْجٌ(عَاجٌ سے)، نُوَيْصِرٌ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	تصغیر میں مؤنث سماعی کی ۃ ظاہر ہو جاتی ہے۔	ثلاثی مؤنث سماعی کے آخر میں تاء بھی آجاتی ہے۔

۲	تیسرا یا چوتھا حرف واؤ ہو تو تصغیر میں اسے یاء سے بدل کر ادغام کر دیں گے۔	تیسرا حرف الف یا واؤ ہو تو اسے یاء سے بدل کر اس میں یائے تصغیر کا ادغام کریں گے۔
۳	تصغیر ہمیشہ قاعدے کے مطابق ہوتی ہے۔	بہت سے اسماء کی تصغیر خلاف قیاس بھی آتی ہے۔
۴	یائے تصغیر کا مابعد حرف ہمیشہ مکسور ہوگا۔	یائے تصغیر کا مابعد حرف مکسور ہوگا، لیکن مابعد اگر ایک ہی حرف ہو یا آخر میں علامت تانیث یا الفِ جمع یا الف نون زائد ہوں تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گا۔

تمرین (۳)

قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے مصغرہ بنائیے۔

ش	اسماء	اسمائے مصغرہ	ش	اسماء	اسمائے مصغرہ
۱	مَكْتَبٌ	مُكَيْتِبٌ	۱۶	مُوْقِنٌ	مُوَيْقِنٌ
۲	وَلَدٌ	وُلَيْدٌ	۱۷	شَفَةٌ	شُفَيَّةٌ
۳	ظُلْمَةٌ	ظُلَيْمَةٌ	۱۸	آمَالٌ	أُوَيْمَالٌ
۴	صُغْرٰى	صُغَيْرٰى	۱۹	سَامِعٌ	سُاَيْمِعٌ
۵	حَمْرَاءُ	حُمَيْرَاءُ	۲۰	مِيْزَانٌ	مُوَيْزَانٌ
۶	اَنْهَارٌ	اُنَيْهَارٌ	۲۱	دِيْوَانٌ	دُيَيْوَانٌ
۷	عِرْفَانٌ	عُرَيْفَانٌ	۲۲	شِمَالٌ	شُمَيِّلٌ
۸	سَكْرَانُ	سُكَيْرَانُ	۲۳	قَدُوْمٌ	قُدَيِّمٌ
۹	زَيْنَبُ	زُيَيْنَبُ	۲۴	أُذُنٌ	أُذَيْنٌ
۱۰	مِفْتَاحٌ	مُفَيْتِيْحٌ	۲۵	اَخٌ	أُخَيْوٌ
۱۱	مَكْتُوْبٌ	كُتَيِّبٌ	۲۶	بِنْتٌ	بُنَيَّتٌ
۱۲	طَيٌّ	طَاِئٌّ	۲۷	قِنْدِيْلٌ	قُنَيْدِيْلٌ
۱۳	فَرَزْدَقٌ	فُرَيْزِدَقٌ	۲۸	هِنْدٌ	هُنَيْدٌ
۱۴	عَبْدُ الرَّبِّ	عُبَيْدُ الرَّبِّ	۲۹	حَضْرَمُوْتُ	حُضَيْرَمُوْتُ
۱۵	قِيْمَةٌ	قُيَيْمَةٌ	۳۰	اَزْهَرُ	زُهَيْرٌ

الدَّرْسُ الْحَادِي وَ السَّبْعُوْنَ: مبنی کلمات کا سکون و تحرک

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال(۱) کن وجوہ سے کسی مبنی پر کوئی حرکت آتی ہے؟

جواب: مبنی کو حرکت دینے کی وجوہات:

1 اجتماع ساکنین سے خلاصی کے لیے: أَيْنَ، هٰؤُلَاءِ، حَيْثُ۔

2 ابتدا بالساکن سے بچت کے لیے: وَ، سَ، كِ، تِ وغیرہ۔

3 بناء کے عارضی ہونے کی بناء پر: أَحَدَعَشَرَ، لَا رَجُلَ قَائِمٌ، يَازَيْدُ۔

4 معرب کے مشابہ ہونے کی وجہ سے: ضَرَبَ۔ (یہ حال،صفت اور خبر واقع ہونے میں مضارع کے مشابہ ہے)

5 آخر کے اصل ہونے پر دلالت کے لیے: هُوَ، هِيَ۔

سوال(۲) مبنی پر فتح آنے کی کیا کیا وجہیں ہو سکتی ہیں؟

جواب: مبنی کو فتح دینے کی وجوہات:

1 فتح کے اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے : وَ، أَيْنَ۔

2 آخر کا ما قبل الف ہونے کی وجہ سے: أَيَّانَ۔

3 دو حرفوں میں فرق کرنے کے لیے: يَالَلْأَمِيْرِلِلْفَقِيْرِ، لَزَيْدٌ مَالِكٌ، لِزَيْدٍ عَبْدٌ۔

4 آخر کو ما قبل حرف کا تابع کرنے کے لیے: كَيْفَ۔

سوال(۳) مبنی پر کسر کن وجوہات کی بناء پر آتا ہے؟

جواب: مبنی کو کسر دینے کی وجوہات:

1 کسر مبنی کے عمل کا ہم جنس ہو اس وجہ سے: بِزَيْدٍ۔

2 مقابل پر کسرہ ہونے کی وجہ سے: لِيَضْرِبْ۔

3 تانیث کا شعور دلانے کے لیے: أَنْتِ، ضَرَبَكِ۔

4 اجتماع ساکنین سے خلاصی پانے میں کسر کے اصل ہونیکی وجہ سے: أَمْسِ۔

5 آخر کو ما قبل حرف کا تابع کرنے کے لیے: هٰذِهٖ، تِهٖ۔

سوال(۴) مبنی پر ضم آنے کے کیا کیا اسباب ہو سکتے ہیں؟

جواب: مبنی کو ضم دینے کی وجوہات:

1 نظیر کا آخر واؤ کا ما قبل ہو اس وجہ سے: نَحْنُ۔ 2 ضمۂ اقوی الحرکات ہونے کی وجہ سے فوات اعراب کی تلافی کرنے والا ہے اس لیے: یَا زَیْدُ، حَیْثُ، فَوْقُ۔ 3 آخر کو ما قبل حرف کا تابع کرنے کے لیے: مُنْذُ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	تخلص من اجتماع الساکنین میں اصل فتح ہے۔	تخلص من اجتماع الساکنین میں اصل حرکت ہے۔
۲	کسر فوات اعراب کی تلافی کرتا ہے۔	ضم اقوی الحرکات ہونے کی وجہ سے فوات اعراب کی تلافی کرنے والا ہے۔
۳	کسی مبنی میں تحرک یا حرکت خاصہ کی ایک سے زائد وجہ نہیں پائی جاسکتی	کسی مبنی میں تحرک یا حرکت خاصہ کی ایک سے زائد وجہ پائی جاسکتی ہے۔
۴	ضم اخف الحرکات اور فتح اقوی الحرکات ہوتا ہے۔	ضم اقوی الحرکات اور فتح اخف الحرکات ہوتا ہے۔

تمرین (۳)

معرب کلمات کا اعراب اور وجہ اعراب بتایئے نیز مبنی کلمات میں جن کا آخر متحرک ہے ان پر حرکت آنے اور حرکت خاصہ آنے کی وجہ بیان فرمایئے۔

ش	جملہ
۱	اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِيءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔ اعمال نیّت ہی پر ہیں، ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اُس نے نِیّت کی، جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔
معرب	الاَعْمَالُ: مرفوع، حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے۔ النِّيَّاتِ: مجرور، حرفِ جر کی وجہ سے۔ كُلِّ: مجرور: حرفِ جر کی وجہ سے۔ اِمْرِیءٍ: مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔ هِجْرَةُ: مرفوع، فعلِ ناقص کا اسم ہونے کی وجہ سے۔ اللهِ: مجرور حرفِ جر کی وجہ سے۔ رَسُوْلِ: مجرور، معطوف ہونے کی وجہ سے۔ هِجْرَةُ: مرفوع، مبتدا ہونے کی وجہ سے۔ اللهِ: مجرور، حرفِ جر کی وجہ سے۔ رَسُوْلِ: مجرور، معطوف ہونے کی وجہ سے۔ هِجْرَةُ: مرفوع، فعلِ ناقص کا اسم ہونے کی وجہ سے۔ يُصِيْبُ: فعلِ مضارع مرفوع، ناصب وجازم سے خالی ہونے کی وجہ سے۔ امْرَأَةٍ:۔ يَنْكِحُ:۔ هِجْرَةُ: مرفوع، مبتدا ہونے کی وجہ سے۔ دُنْيَا:۔

مبنی	بِ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، کسر مبنی کے عمل کا ہم جنس ہونے کی وجہ سے۔۔ وَ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔ لِ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، کسر مبنی کے عمل کا ہم جنس ہونے کی وجہ سے۔ فَ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔ هَاجَرَ: معرب کے مشابہ ہونے کی وجہ سے حرکت آئی ہے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔
۲	اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيْحُ الْآخِرَةِ۔ علما کی پیروی کرو کہ بیشک وہ دنیا کے چراغ اور آخرت کے چراغ ہیں۔
معرب	الْعُلَمَاءَ: منصوب، مفعولِ بہ ہونے کی وجہ سے۔ سُرُجُ: مرفوع، حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہونے کی وجہ سے۔ الدُّنْيَا: تقدیراً مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔ مَصَابِيْحُ: مرفوع، سُرُجُ پر معطوف ہونے کی وجہ سے۔ الْآخِرَةِ: مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔
مبنی	فَ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔ اِنَّ: اجتماعِ ساکنین سے خلاصی پانے کے لئے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔ وَ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔
۳	أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ حضرتِ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام اوّلین و آخرین ادھیڑ عمر کے جنتیوں کے سردار ہیں۔
معرب	أَبُوْ: مرفوع، مبتدا ہونے کی وجہ سے۔ بَكْرٍ: مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔ عُمَرُ: مرفوع، اَبُوْ کا معطوف ہونے کی وجہ سے۔ سَيِّدَا: مرفوع، خبر ہونے کی وجہ سے۔ كُهُوْلِ: مجرور، مضاف الیہ مضاف ہونے کی وجہ سے۔ أَهْلِ: مجرور، مضاف الیہ مضاف ہونے کی وجہ سے۔ الْجَنَّةِ: مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔ الْأَوَّلِيْنَ: مجرور، حرفِ جر ہونے کی وجہ سے۔ الْآخِرِيْنَ: مجرور، معطوف ہونے کی وجہ سے۔ النَّبِيِّيْنَ: منصوب، مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے۔ الْمُرْسَلِيْنَ: منصوب، مستثنیٰ پر معطوف ہونے کی وجہ سے۔
مبنی	وَ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔
۴	اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔ اللہ سے ڈرو اور اپنی پانچ نمازیں پڑھو اور اپنے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے مال کی زکوۃ ادا کرو اس طور پر کہ زکوۃ کے ذریعہ اپنی جانوں کو پاک کرلو اور اپنے مافوق کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
معرب	اللّٰهَ: منصوب، مفعولِ بہ ہونے کی وجہ سے۔ خَمْسَ: منصوب، مفعولِ بہ ہونے کی وجہ سے۔ شَهْرَ: منصوب، مفعولِ بہ ہونے کی وجہ سے۔ زَكَاةَ: منصوب، مفعولِ بہ ہونے کی وجہ سے۔ أَمْوَالِ: مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔ طَيِّبَةً: منصوب، حال ہونے کی وجہ سے۔ أَنْفُسُ: مرفوع، صفتِ مشبہ کا فاعل ہونے کی وجہ سے۔ أَمْرِ: مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔

	تَدْخُلُوْا: مرفوع ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے۔ جَنَّةَ: منصوب، مفعولِ بہ ہونے کی وجہ سے۔ رَبِّ: مجرور، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے۔
مبنی	وَ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، فتحہ اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے۔ بِ: ابتدا بالسکون سے بچنے کے لئے حرکت آئی ہے، کسر مبنی کے عمل کا ہم جنس ہونے کی وجہ سے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَ السَّبْعُوْنَ: صلات کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال:(۱) صلہ کس کس چیز کو بولا جاتا ہے؟

جواب: جو اسم بواسطہ حرف جر مفعول بہ بنے اُسے صلہ کہتے ہیں: غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ۔ اسی طرح سات مخصوص حروفِ جارّہ (مِنْ، اِلٰی، عَنْ، عَلٰی، فِيْ، بَاء اور لَام) کو بھی صلہ کہتے ہیں مثلًا: یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِیس بَاء، یُؤمِنُوْنَ کا صلہ ہے۔

سوال:(۲) صلات میں سے ہر ایک کا اصل معنی مع مثال بیان کیجیے؟

جواب: 1 مِنْ: اس کا معنی ابتدا ہے: سِرْتُ مِنَ الْبَصَرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ۔

2 اِلَی: اس کا معنی انتہا ہے: وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ

3 فِيْ: اس کا معنی ظرفیت ہے: اَلْمَالُ فِي الْکِیْسِ۔

4 عَنْ: اس کا معنی مجاوزت ہے: رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ۔

5 عَلٰی: اس کا معنی استعلاء ہے: زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ۔

6 بَاء: اس کا معنی الصاق ہے: بِہٖ دَاءٌ، مَرَرْتُ بِخَالِدٍ۔

7 لَام: اس کا معنی اختصاص ہے: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ۔

سوال (۳) باء اصل معنی کے علاوہ اور کن معانی میں آتا ہے؟

جواب: باء اصل معنی کے علاوہ ان معانی میں آتا ہے: ۲۔استعانت: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ ۳۔تعلیل: اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ۔ ۴۔مصاحبت: اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرَجِہٖ۔ ۵۔تعدیہ: ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ۔ ۶۔مقابلہ: اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ۔ ۷۔قسم: بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔ ۸۔استعطاف: اِرْحَمْ بِزَیْدٍ۔ ۹۔ظرفیت: زَیْدٌ بِالْبَلَدِ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو اسم مفعول بہ واقع ہو اسے بھی صلہ کہا جاتا ہے۔	جو اسم بواسطہ حرف جر مفعول بہ بنے اُسے صلہ کہتے ہیں۔
۲	صلہ کا اطلاق حروف جارہ پر بھی ہوتا ہے۔	سات مخصوص حروفِ جارّہ (مِنْ، اِلٰی، عَنْ، عَلٰی، فِيْ، بَاء اور لَام) کو بھی صلہ کہتے ہیں۔

تمرین(۳)

صلات کے بارے میں بتایئے کہ کون ساصلہ کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ش	جملہ	صلہ	معنی	ترجمہ
۱	سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا۔	بِ۔ مِنۡ۔ اِلٰی	بِ: تعدیہ۔ مِنۡ :ابتدا۔ اِلٰی: انتہا	پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصا تک.
۲	وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ۔	بِ	ظرفیت	اور بے شک اللّٰہ نے بدر میں تمہاری مدد کی۔
۳	فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ۔	لِ	زائدہ	ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا۔
۴	اِرۡکَبۡ عَلَی اسۡمِ اللّٰہِ۔	عَلٰی	بمعنٰی مِنۡ	تو سوار ہو اللّٰہ کے نام پر۔
۵	فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡھَکُمۡ وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ	اِلٰی	انتہا کے لئے	تو اپنا منھ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ۔
۶	اِذۡھَبۡ بِسَلَامٍ۔	بِ	الصاق کے لئے	سلامتی کے ساتھ جاؤ۔
۷	فُزۡتُ بِرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ	بِ	قسم کے لئے	کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔
۸	اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ۔	فِیۡ	استعلاء کے لئے	تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے نہیں۔
۹	لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	فِیۡ	ظرفیت کے لئے	بلکہ اسی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔
۱۰	اِرۡحَمۡ بِالۡیَتِیۡمِ۔	بِ	استعطاف کے لئے	تو یتیم پر رحم کر۔
۱۱	یَتِیۡھُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ	فِیۡ	استعلاء کے لئے	بھٹکتے پھریں زمین میں۔
۱۲	لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ	مِنۡ	تبعیض کے لئے	تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔
۱۳	وَابۡیَضَّتۡ عَیۡنٰہُ مِنَ الۡحُزۡنِ۔	مِنۡ	تعلیل	اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں
۱۴	وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّیٰطِیۡنُ عَلٰی مُلۡکِ سُلَیۡمٰنَ۔	عَلٰی	بمعنٰی فِیۡ	اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں۔
۱۵	وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا۔	فِیۡ۔ مِنۡ۔ عَلٰی	سببیت۔ زائدہ۔ مصاحبت کے لئے	اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا۔
۱۶	اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالۡھُدٰی وَالۡعَذَابَ بِالۡمَغۡفِرَۃِ۔	بِ	مقابلہ کے لئے	وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب۔

۱۷	فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ	عَلٰی۔فِیْ	بمعنیٰ باء۔سببیت	تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں۔
۱۸	رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ۔	عَنْ	مجاوزت کے لئے	اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنّم کا عذاب۔
۱۹	اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ	عَلٰی۔لِ۔بِ	استعلاء۔اختصاص۔مصاحبت کے لئے	وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں۔
۲۰	وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ۔	عَنْ	تعلیل کے لئے	اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب۔
۲۱	اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔	بِ	استعانت کے لئے	اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔
۲۲	صومی عن أُمّكِ	عَنْ	بدل کے لئے	تو اپنے ماں کی جانب سے روزہ رکھ۔
۲۳	عَلَیْهِ دَیْنٌ۔	عَلٰی	استعلاء کے لئے	اس پر قرض ہے۔
۲۴	فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ۔	بِ	استعانت کے لئے	تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو۔
۲۵	مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا	مِنْ	زائدہ	اور جو پتّا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے۔
۲۶	لِلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ۔	لِ	اختصاص کے لئے	ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔
۲۷	وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔	بِ	مصاحبت کے لئے	اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔
۲۸	مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ۔	اِلٰی	مصاحبت کے لئے	کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔
۲۹	خَرَجْتُ لِمَخَافَتِكَ	لِ	تعلیل کے لئے	میں تیرے خوف سے نکلا۔
۳۰	وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ	لِ۔عَلٰی	زائدہ۔مصاحبت کے لئے	اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے۔
۳۱	فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ۔	فِیْ	سببیت کے لئے	تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں۔
۳۲	فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ۔	بِ	تعدیہ کے لئے	تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لا دے نگاہ کے سامنے بہتا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَ السَّبْعُوْنَ: تضمین کا بیان

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال:(۱) تضمین کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک لفظ میں دوسرے لفظ کا معنی ملا دینا تضمین کہلاتا ہے: فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ۔ یہاں يُخَالِفُوْنَ میں يَخْرُجُوْنَ کی تضمین ہے۔

سوال(۲) تضمین سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: تضمین کا فائدہ یہ ہے کہ بظاہر ایک لفظ سے دو لفظوں کا معنی ادا ہو جاتا ہے۔

سوال:(۳) جس میں تضمین کی گئی ہو اس کا کیا حکم ہے وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے۔

جواب: 1 جس فعل میں تضمین کی گئی ہو اس کا حکم (صلہ وغیرہ آنے میں) وہی ہو گا جو فعل مُضَمَّن کا ہے مثلاً يُخَالِفُوْنَ کا صلہ عَنْ آیا ہے کیونکہ يَخْرُجُوْنَ کا صلہ عَنْ ہے۔

یونہی لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ میں لَا تَعْزِمُوْا بغیر عَلٰی کے متعدی ہے (حالانکہ یہ متعدی بِعَلٰی ہوتا ہے) کیونکہ فعل مُضَمَّن لَا تَنْوُوْا بغیر عَلٰی کے متعدی ہے۔

اسی طرح لَا آلُوْكَ نُصْحًا میں لَا آلُوْ کے دو مفعول ہیں (حالانکہ یہ اپنے معنی لَا أُقَصِّرُ میں لازم ہے) کیونکہ فعل مُضَمَّن لَا أَمْنَعُ متعدی بدو مفعول ہے۔

یونہی أَنْبَأَ، أَخْبَرَ بواسطہ حرف جر متعدی بدو مفعول ہیں لیکن جب ان میں أَعْلَمَ کی تضمین ہو گی تو متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے کیونکہ أَعْلَمَ متعدی بسہ مفعول ہے۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	أَنْبَأَ، أَخْبَرَ متعدی بسہ مفعول ہیں۔	یونہی أَنْبَأَ، أَخْبَرَ بواسطہ حرف جر متعدی بدو مفعول ہیں۔
۲	تضمین کی وجہ سے فعل لازم متعدی اور فعل متعدی لازم بن جاتا ہے۔	تضمین کا فائدہ یہ ہے کہ بظاہر ایک لفظ سے دو لفظوں کا معنی ادا ہو جاتا ہے۔

تمرین(۳)

صلات وغیرہ میں غور کرتے ہوئے بتائیے کہ درج ذیل افعال میں کون کونسے معانی کی تضمین ہے۔(تضمین کی شناخت صلات وغیرہ کے ذریعے ہی ہوتی ہے)

ش	جملہ	تضمین	ترجمہ
۱	الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ	یُؤْمِنُوْنَ میں یُصَدِّقُوْنَ کی تضمین ہے۔	وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں۔
۲	بَنَیْتُ الدَّارَ مَسْجِدًا		میں نے گھر مسجد بنائی۔
۳	وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ	خَلَا میں لَقِیَ کی تضمین ہے	اور جب آپس میں اکیلے ہوں۔
۴	وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ		اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔
۵	وَقَفَّیْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ	وَقَفَّیْنَا میں اَرْسَلْنَا کی تضمین ہے	اور ان کے پیچھے عیسٰی بن مریم کو بھیجا۔
۶	اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ	نُؤْمِنُ میں نُصَدِّقُ کی تضمین ہے	کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَ السَّبْعُوْنَ: جملوں کا اعراب

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال:(۱) کس طرح کا جملہ محلًّا مرفوع، منصوب وغیرہ ہوتا ہے اور یہ کتنے اور کون کونسے جملے ہیں؟

جواب: جو جملہ مفرد کی تاویل میں ہو وہ محلًّا مرفوع، منصوب یا مجرور ہوگا اور جو جملہ مفرد کی تاویل میں نہ ہو اس کا کوئی اعراب نہیں ہوگا۔

محلا مرفوع:

وہ جملہ جو مبتدا، حرف مشبہ بالفعل، لائے نفی جنس کی خبر یا کسی مرفوع اسم کی صفت واقع ہو: اَلْعِلْمُ یَرْفَعُ قَدْرَ صَاحِبِهٖ، اِنَّ الْفَضِیْلَةَ تُحَبُّ، جَاءَ رَجُلٌ یَسْعٰی۔

محلا منصوب:

وہ جملہ جو فعل ناقص، فعل مقاربہ، مَا یالَامشابہ بلیس کی خبر، حال، مفعول بہ یا کسی منصوب اسم کی صفت واقع ہو: اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ، قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ۔

محلا مجرور:

وہ جملہ جو مضاف الیہ یا کسی مجرور اسم کی صفت واقع ہو: یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ، طُوْبٰی لِرَجُلٍ أَتَمَّ عَمَلَهٗ۔

محلا مجزوم:

وہ جملہ جو شرط جازم کا جواب ہو: وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ۔

سوال:(۲) کتنے اور کون کونسے جملوں کا کوئی اعراب نہیں ہوتا ہے؟

جواب: جن جملوں کا کوئی اعراب نہیں ہوتا ان کی نو قسمیں ہیں:

۱۔اِبتِدائِیّہ (وہ جملہ جو ابتدائے کلام میں ہو): اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔

۲۔اِستِئنافِیّہ (وہ جملہ جس کا ما قبل سے کوئی اعرابی تعلق نہ ہو): خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔

۳۔تَعلِیْلِیّہ (وہ جملہ جو ما قبل کی علت یا سبب بیان کرے): وَصَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔

۴۔اِعتِرَاضِیّہ یا مُعْتَرِضَہ (وہ جملہ جو دو متلازم چیزوں کے مابین آجائے): فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔

۵۔تَفسِیرِیّہ (وہ جملہ جو ما قبل کی تفسیر واقع ہو): اِنْقَطَعَ رِزْقُهٗ أَیْ مَاتَ۔

۶۔صِلَہ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی، نَخْشٰی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ۔

۷۔جواب قسم: وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

۸۔جواب شرط غیر جازم: لَوْلَا الصحَابَةُ لَضَلَلْنَا۔
۹۔تابع (ایسے جملے کا جس کا کوئی محل اعراب نہ ہو): جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبٰطِلُ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	جو جملہ صفت واقع ہو وہ محلًّا مرفوع ہوتا ہے۔	جو جملہ کسی مرفوع اسم کی صفت واقع ہو وہ محلًّا مرفوع ہوتا ہے۔
۲	جو جملہ کسی جملے کا تابع ہو اس کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔	جو جملہ کسی ایسے جملے کا تابع ہو جس کا کوئی اعراب نہ ہو تو اس تابع کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔
۳	جواب شرط محلًّا مجزوم ہوگا۔	وہ جملہ شرطِ جازم کا جواب ہو وہ محلًّا مجزوم ہوگا۔

تمرین (۳)

خط کشیدہ جملوں کا اعراب ہے تو کیا اور کیوں؟ نہیں ہے تو یہ ۹ میں سے کونسی قسم ہے۔

ش	جملہ	اعراب	۹ میں سے	ترجمہ
۱	قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ		معترضہ	نبی ﷺ نے فرمایا مؤمن عزت والا اور کریم ہے۔
۲	جَاءَ الَّذِیْ صَنَّفَ كِتَابًا فِي الْفِقْهِ۔		صلہ	وہ شخص آیا جس نے فقہ میں کتاب لکھی۔
۳	فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ۔	محلاً منصوب۔ کَادُوْا کی خبر واقع ہونے کی وجہ سے		تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔
۴	جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ۔	محلاً منصوب۔ جآؤ کے ہُم ضمیر سے حال واقع ہونے کی وجہ سے		اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔
۵	يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا۔	محلاً منصوب۔ یَوْماً نکرہ کی صفت واقع ہونے کی وجہ سے		اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی۔
۶	وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ۔		صلہ	اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے بھیجا جبھی وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔
۷	لَا تَحْتَرِمْ رَجُلًا يَبْتَدِعُ فِي	منصوب۔ نکرہ کی صفت واقع		تو اس شخص کا احترام نہ کر جو دین میں

	الدِّیْنِ۔	ہونے کی وجہ سے		نئ چیزیں ایجاد کرتا ہے۔
۸	فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ۔		صلہ	تو ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے۔
۹	أَظُنُّ الْاُمَّةَ تَجْتَمِعُ بَعْدَ التَّفَرُّقِ۔	منصوب۔ معرفہ کی خبر واقع ہونے کی وجہ سے		میں گمان کرتا ہوں کہ امت الگ الگ ہونے کے بعد جمع ہو جائے گی۔
۱۰	جَلَسْتُ حَیْثُ الْمَنْظَرُ جَمِیْلٌ۔	مجرور۔ حَیْثُ کا مضاف الیہ واقع ہونے کی وجہ سے		میں جس جگہ بیٹھا اس کا جگہ کا منظر خوبصورت ہے۔
۱۱	وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ۔		معترضہ	اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے۔
۱۲	تَمَسَّكْ بِالْفَضِیْلَةِ فَإِنَّهَا زِیْنَةُ الْعُقَلَاءِ۔		تعلیلیہ	فضیلت کو پکڑ لو کہ بیشک وہ عقلمندوں کی زینت ہے۔
۱۳	لَا سُرُوْرَ یَدُوْمُ۔	مرفوع۔ نفی جنس کی خبر		خوشی ہمیشہ نہیں رہتی۔
۱۴	تَاللّٰهِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ۔		جوابِ قسم	اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا۔
۱۵	وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔		جوابِ شرط غیر جازم	اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے۔
۱۶	وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔		صلہ	اور ظالموں نے آپس میں خُفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں۔
۱۷	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۔	مرفوع۔ مشبہ بالفعل کی خبر ہونے کی وجہ سے		بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔
۱۸	کَانَ بَکْرٌ یَعْمَلُ الْخَیْرَ وَیَجُوْدُ۔	منصوب۔ فعلِ ناقص کی خبر		بکر بھلائی کرتا تھا اور سخاوت کرتا تھا۔
۱۹	اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ		تابع	اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔
۲۰	قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔	منصوب۔ مفعولِ بہ واقع ہونے کی وجہ سے		تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا

				ڈر ہے۔
٢١	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔	مرفوع: مشبہ بالفعل کی خبر		بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَ السَّبْعُوْنَ: قوائدِ املاءاور علاماتِ ترقیم

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال:(۱) الف کارسم الخط تحریر فرمائیے؟

جواب:اسم ثلاثی اور فعل کاالف اصل میں واؤہو تو ممدود اور یاءہو تومقصور لکھاجائے گا: رِضَا، دَعَا، هُدٰی، أَتٰی۔

اوراسم زائد علی الثلاث میں الف مقصور لکھاجائے گا جبکہ الف سے پہلے یاءنہ ہو ورنہ ممدود لکھاجائے گا: بُشْرٰی، دُنْیَا۔

سوال:(۲) ہمزہ وصلی، ہمزہ قطعی اور ہمزہ اصلی کارسم الخط بیان کیجیے؟

جواب: ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ وصلی مکسور کو نطق اور کتابت سے گرادینااور مفتوح کوالف سے بدل دیناجائز ہے: سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ، آٰللّٰهُ اَذِنَ لَکُمْ۔

ہمزہ اصلی اور قطعی مفتوح یا مضموم کوالف کی صورت میں لکھ کر اوپر چھوٹاہمزہ لکھتے ہیں اور مکسور ہو تو ہمزہ نیچے لکھتے ہیں: أَمَرَ، أَکْرَمَ، أُشَاهِدُ، إِنْ، إِخْلَاصٌ۔

سوال:(۳) ہمزہ متوسطہ، ہمزہ متطرفہ اور یاءلکھنے کے احکام بیان فرمائیے؟

جواب: ہمزہ متوسطہ کواس کی اور ماقبل کی حرکت میں سے اقوی حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھیں گے: سَأَلَ(سَ ئَ لَ)یَئِسَ (یَ ءِ سَ)یَؤُمُّ(یَ ءُ مُّ)۔

ہمزہ متطرفہ ماقبل حرف کی حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھتے ہیں اور ماقبل ساکن ہو تو منفرد لکھتے ہیں: بَارِئٌ، لُؤْلُؤٌ، بَدَأَ، شَیْءٌ، مِلْءٌ، بَطِیْءٌ، هُدُوْءٌ۔

پڑھی جانے والی یاءنقطوں کے ساتھ اور نہ پڑھی جانے والی یاءبغیر نقطوں کے لکھتے ہیں: اَلْهَادِیْ، اَلتَّقْوٰی، یَرْمِیْ، یَرْضٰی، فِیْ، عَلٰی۔

سوال:(۴) تنوین فتح لکھنے کاضابطہ بیان کیجیے؟

جواب: تنوینِ فتح دوفتحوں اورالف سے لکھتے ہیں: جُزْءًا، تَکَافُؤًا، بَادِئًا، نُشُوْءً ا۔ لیکن گول تاءاور جو ہمزہ الف کے اوپر لکھاہواور جس ہمزہ متطرفہ سے پہلے الف ہواس میں تنوین فتح صرف دوزبر سے لکھتے ہیں : کُرَّاسَةً، خَطَأً، سَمَاءً۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	تنوین فتح ہمیشہ دوفتحوں اورالف سے لکھی جاتی ہے۔	تنوینِ فتح دوفتحوں اورالف سے لکھتے ہیں۔ لیکن گول تاءاور جو ہمزہ الف کے اوپر لکھاہواور جس ہمزہ متطرفہ سے پہلے الف ہواس میں

		تنوین فتح صرف دوز بر سے لکھتے ہیں۔
۲	ہمزہ متطرفہ ہمیشہ ما قبل حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھا جائے گا۔	ہمزہ متطرفہ ما قبل حرف کی حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھتے ہیں اور ما قبل ساکن ہو تو منفرد لکھتے ہیں۔
۳	ہمزہ وصلی مفتوح یا مضموم کو الف کی صورت میں لکھ کر اوپر چھوٹا ہمزہ لکھتے ہیں۔	ہمزہ اصلی اور قطعی مفتوح یا مضموم کو الف کی صورت میں لکھ کر اوپر چھوٹا ہمزہ لکھتے ہیں اور مکسور ہو تو ہمزہ نیچے لکھتے۔

تمرین (۳)

(الف) درج ذیل جملوں میں الف کو ممدود یا مقصور لکھنے کی وجہ بیان کیجیے۔

ش	جملہ	لکھنے کی وجہ	ترجمہ
۱	اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلیٰ	الْعُلْيَا: اسم زائد علی الثلاثی الف سے پہلے یاء ہونے کی وجہ سے ممدود۔ السُّفْلیٰ: یاء نہ ہونے کی وجہ سے مقصور۔	اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
۲	إِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ وَأَبْقىٰ	أَبْقىٰ: اسم زائد علی الثلاثی الف سے پہلے یاء نہ ہونے کی وجہ سے مقصور۔	اور جو اللہ کے پاس ہے اور وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا۔
۳	اَلْعَصَا لِمَنْ عَطٰی	اَلْعَصَا: اسمِ ثلاثی کا الف اصل میں واؤ ہونے کی وجہ سے ممدود۔ عَطٰی: اسمِ ثلاثی کا الف اصل میں یاء ہونے کی وجہ سے مقصور۔	لاٹھی اس کی ہے جس نے نافرمانی کی۔
۴	كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ عَلَمَ الْهُدٰی وَبَيْتَ الْعُلَا مُتَمَسِّكًا بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقیٰ	الْهُدٰی: اسمِ ثلاثی کا الف اصل میں یاء ہونے کی وجہ سے مقصور۔ الْعُلَا: اسمِ ثلاثی کا الف اصل میں واؤ ہونے کی وجہ سے ممدود۔ الْوُثْقیٰ: اسم زائد علی الثلاثی الف سے پہلے یاء نہ ہونے کی وجہ سے مقصور۔	علی ابن ابی طالب (جن کے چہرے کو اللہ نے ہدایت کی نشانی اور بلندی کا گھر بنایا)
۵	لَنْ يَنْسَى الْمُسْلِمُوْنَ الْعُقْبٰی	الْعُقْبٰی: اسم زائد علی الثلاثی الف سے پہلے یاء نہ ہونے کی وجہ سے مقصور۔	مسلمان عقبی کو ہرگز نہیں بھولے گا۔

(ب) درج ذیل حکایت میں اِملاء اور ترقیم کی اَغلاط کی نشاندہی فرمایئے؟

ش	جملہ	صحیح	ترجمہ
۱	عَنْ عِيْسٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ	عَنْ عِيْسٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ	عیسی (ہمارے نبی ﷺ اور ان پر درودو

	وَالسَّلَامُ إِنَّ اِبْلِيْسَ جَاءَ أَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ،	وَالسَّلَامُ أَنَّ إِبْلِيْسَ جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ:	سلام ہو) سے روایت ہے کہ ابلیس ان کے پاس آیا اور ان سے کہا۔
۲	اَلَسْتَ تَزْعَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُكَ اِلَّا مَا كَتَبَ أللهُ لَكَ! قَالَ؛ بَلٰى؟ قَالَ، فَارْمِ بِنَفْسِكَ مِنْ هٰذَا أَلْجَبَلِ،	اَلَسْتَ تَزْعَمُ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُكَ إِلَّا مَا كَتَبَ أللهُ لَكَ۔ قَالَ: بَلٰى۔ قَالَ: فَارْمِ بِنَفْسِكَ مِنْ هٰذَا الْجَبَلِ؛	کیا آپ گمان نہیں کرتے کہ وہ جو آپ کو پہونچی ہے اس کو اللہ نے آپ کے لئے لکھ دیا ہے، فرمایا کیوں نہیں! کہا پس اس پہاڑ سے اپنے آپ کو مارو۔؟
۳	فَأَنَّهٗ اِنْ قَدَّرَ لَكَ السَّلَامَةَ تَسْلِمُ، فَقَالَ: لَهٗ يَا مَلْعُوْنُ؛ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَخْتَبِرَ عِبَادَهٗ۔ وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَخْتَبِرَ رَبَّهٗ۔	فَإِنَّهٗ إِنْ قَدَّرَ لَكَ السَّلَامَةَ تَسْلِمُ۔ فَقَالَ: لَهٗ يَا مَلْعُوْنُ، إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَخْتَبِرَ عِبَادَهٗ، وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ أَنْ يَخْتَبِرَ رَبَّهٗ۔	پس بیشک اگر اللہ نے آپ کے لئے سلامتی لکھ دی ہے تو آپ سلامت رہیں گے، تو آپ نے فرمایا: اے لعنت کیے ہوئے! بیشک اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے حالانکہ بندہ اپنے رب سے باخبر نہیں ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَ السَّبْعُوْنَ: قواعدِ ترکیب(۱)

تمرین(۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال:(۱) فعل ناقص، فعل مقاربہ، فعل مدح وذم، فعل تعجب اور اسم فعل اپنے فاعل یا اسم وغیرہ سے مل کر کونسا جملہ بنتے ہیں؟

جواب: (۱) فعل ناقص (مع اسم وخبر) جملہ فعلیہ خبریہ بنتا ہے۔

(۲) فعل مقاربہ جملہ فعلیہ اِنشائیہ بنتا ہے۔

(۳) فعل مدح یا ذم میں یا تو فعل مع فاعل جملہ فعلیہ خبر مقدم اور مخصوص مبتدا موٴخر، اور مبتدا خبر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ یا فعل مع فاعل الگ جملہ فعلیہ بنتا ہے۔ اور مخصوص مبتدا محذوف هُوَ وغیرہ کی خبر، اور مبتدا خبر الگ جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

(۴) مَا أَفْعَلَهُ میں مَا بمعنی أَیُّ شَیْئٍ مبتدا، أَفْعَلَهُ فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہو کر خبر اور مبتدا خبر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ اور أَفْعِلْ بِهٖ میں أَفْعِلْ صیغہ امر بمعنی ماضی، اور بِهٖ میں باء زائدہ، هاء فاعل، اور فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ بنتا ہے۔

(۵) اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔

سوال:(۲) ضمیر مرفوع متصل، جار مجرور، اسم اشارہ، مشار الیہ اور متعدد کی تفصیل کو ترکیب میں کیا بناتے ہیں؟

جواب: ضمیر منفصل مبتدا، خبر یا مفعول بنتی ہے: هِيَ لِلتَّبَنِّيْ، زَیْدٌ هُوَ، اِیَّاكَ نَعْبُدُ۔ اور ضمیر متصل فاعل، نائب الفاعل، مفعول، مجرور بحرف جر، مضاف الیہ اور فعل ناقص یا حرف مشبہ بالفعل کا اسم بنتی ہے: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا بِجَاهِ حَبِیْبِكَ۔

اسم اشارہ کے بعد معرف باللام اسم ہو تو وہ صفت، بدل یا خبر بنتا ہے، نکرہ یا مضاف ہو تو وہ خبر بنتا ہے: هٰذَا الْقَلَمُ، هٰذِهٖ قِطَّةٌ، هٰذَا کِتَابُکُمْ۔ مرکب اِضافی کے بعد اسم اشارہ ہو تو اسم اشارہ مضاف کی صفت بنتا ہے: کِتَابُکُمْ هٰذَا۔

ظرف اور جار مجرور اپنے متعلَّق محذوف کے اعتبار سے خبر، صفت اور حال وغیرہ بنتے ہیں: اَلسَّمَاءُ فَوْقَنَا، عَلَیْهِ دَیْنٌ، رَأَیْتُ نَهْرًا تَحْتَ الشَّجَرَةِ، رَأَیْتُ کَوْکَبًا فِي السَّمَاءِ، رَأَیْتُ الْقَمَرَ بَیْنَ السَّحَابِ، جَاءَ زَیْدٌ عَلَی الْفَرَسِ۔

متعدد کے بعد اس کی تفصیل آرہی ہو تو تفصیل میں مذکور اشیاء کو تین طرح پڑھنا جائز ہوتا ہے: ۱۔ مبدل منہ کے مطابق۔ ۲۔ مبتدا محذوف کی خبر ہونے کی بناء پر مرفوع۔ ۳۔ أَعْنِيْ فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب: جَاءَ رَجُلَانِ زَیْدٌ وَبَکْرٌ۔

تمرین(۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	ضمیر مرفوع متصل ہمیشہ فاعل بنتی ہے۔	ضمیر متصل فاعل، نائب الفاعل، مفعول، مجرور بحرف جر، مضاف الیہ اور فعل ناقص یا حرف مشبہ بالفعل کا اسم بنتی ہے۔

۲	فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔	فعل ناقص (مع اسم و خبر) جملہ فعلیہ خبریہ بنتا ہے۔

تمرین (۳)

درج ذیل جملوں کی ترکیبِ نحوی کیجیے۔

ش	جملہ	ترکیب	ترجمہ
۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَآلَائِهِ الْكَامِلَةِ۔	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَآلَائِهِ الْكَامِلَةِ: اَلْحَمْدُ مبتدا، لِ حرفِ جار، اسمِ جلالت مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا مُسْتَحَقٌّ اسمِ مفعول کا، عَلٰى حرفِ جار، نَعْمَاء مضاف، ہِ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام برائے تعریف، شَامِلَةِ اسمِ فاعل، اس میں ہِیَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، واؤ حرفِ عطف، آلَاءِ مضاف، ہِ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام برائے تعریف، کَامِلَةِ اسمِ فاعل، اس میں ہِیَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا مُسْتَقَرٌّ اسمِ مفعول کا، اس میں ہُوَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔	تمام تعریفیں اللہ کے لئے اس کی ان نعمتوں پر جو شامل ہیں اور ان نعمتوں پر جو کامل ہیں۔
۲	أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔	أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ: اَعُوْذُ فعلِ مضارع، اس میں اَنَا ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، بِاللّٰهِ جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، مِنْ حرفِ جار، الشَّيْطَانِ موصوف، الرَّجِيْمِ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔	میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔
۳	اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ۔	اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ: اَلنَّوْعُ موصوف، اَلْخَامِسُ صفت، بترکیبِ توصیفی مبتدا، حُرُوْفٌ موصوف، تَنْصِبُ فعل، اس میں ہِیَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اَلْفِعْلَ موصوف، اَلْمُضَارِعَ اسمِ فاعل، اس میں ہُوَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، اَلْفِعْلَ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، حُرُوْفٌ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔	پانچویں قسم ان حروف کے بیان میں جو فعلِ مضارع کو نصب دیتے ہیں۔
۴	اَلتَّرَجِّيْ مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ۔	اَلتَّرَجِّيْ مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ: اَلتَّرَجِّيْ مبتدا، مَخْصُوْصٌ اسمِ مفعول، اس میں ہُوَ ضمیر نائب الفاعل، بِ حرفِ جار، اَلْمُمْكِنَاتِ مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔	ترجّی ممکنات کے ساتھ خاص ہے۔
۵	مَا وَلَا تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ۔	مَا وَلَا تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ: مَا معطوف علیہ، وَ حرفِ عطف، لَا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، تَرْفَعَانِ فعل بفاعل، اَلْاِسْمَ مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَ حرفِ عطف، تَنْصِبَانِ فعل بفاعل، اَلْخَبَرَ مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔	ما اور لا دونوں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔
۶	يَا هِيَ لِنِدَاءِ الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ۔	يَا هِيَ لِنِدَاءِ الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ: يَا مبتدا، ہِیَ ضمیر مبتدا، لِ حرفِ جار، نِدَاءِ مضاف، اَلْقَرِيْبِ صفتِ مشبہ، اس میں ہُوَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی، موصوف مقدر اَلشَّيْئِ کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، وَ حرفِ عطف، اَلْبَعِيْدِ صفت ہوئی موصوف مقدر اَلشَّيْئِ کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتَةٌ اسمِ فاعل کا، اس میں ہِیَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل	یا قریب اور بعید دونوں کی ندا کے لئے ہے۔

		سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر، یَا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔	
۷	تَنْصِبُ الْاِسْمَ وَيَرْفَعُ الْخَبَرَ حُرُوْفٌ سِتَّةٌ۔	تَنْصِبُ الْاِسْمَ وَيَرْفَعُ الْخَبَرَ حُرُوْفٌ سِتَّةٌ: تَنْصِبُ فعل، حُرُوْفٌ سِتَّةٌ بترکیبِ توصیفی اس کا فاعل، الاِسْمَ مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ، وَ حرفِ عطف، يَرْفَعُ فعل، الْخَبَرَ مفعولِ بہ مقدم، حُرُوْفٌ سِتَّةٌ بترکیبِ توصیفی فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔	جو حروف اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں وہ چھ ہیں۔
۸	اِعْلَمْ أَنَّ الْعَوَامِلَ مِائَةُ عَامِلٍ لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا أَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ عَامِلًا وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ۔	اِعْلَمْ أَنَّ الْعَوَامِلَ مِائَةُ عَامِلٍ: اِعْلَمْ فعلِ امر، اس میں اَنْتَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی، الْعَوَامِلَ مشبہ بالفعل کا اسم، مِائَةُ ممیز مضاف، عَامِلٍ تمیز مضاف الیہ، بترکیبِ اضافت مشبہ بالفعل کی خبر، اَنَّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ اَنَّ موصول حرفی کا، اَنَّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویلِ مفرد ہو کر مفعولِ بہ، اِعْلَمْ اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ لَفْظِيَّةٌ اسمِ منسوب، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے مقدر بَعْضُهَا کی، بَعْضُ مضاف، هَا ضمیر مضاف الیہ، بترکیبِ اضافی مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ مَعْنَوِيَّةٌ اسمِ منسوب، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے مقدر بَعْضُهَا کی، بَعْضُ مضاف، هَا ضمیر مضاف الیہ، بترکیبِ اضافی مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ: فَ برائے تفصیل، الف لام برائے تعریف، لَفْظِيَّةٌ اسمِ منسوب، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر الْعَوَامِلُ کی، بترکیبِ توصیفی ذوالحال، مِنْ حرفِ جار، هَا ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتَةٌ اسمِ فاعل مقدر کا، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، عَلٰى حرفِ جار، ضَرْبَيْنِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتَةٌ اسمِ فاعل مقدر کا، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ مفصّلہ ہوا۔ سَمَاعِيَّةٌ اسمِ منسوب، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے محذوف اَحَدُهُمَا کی، اَحَدُ مضاف، هَا ضمیر مضاف الیہ، میم حرفِ عماد، الف علامتِ تثنیہ، بترکیبِ اضافی مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ قِيَاسِيَّةٌ اسمِ منسوب، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے محذوف ثَانِيهُمَا کی، ثَانِيْ مضاف، هَا ضمیر مضاف الیہ، میم حرفِ عماد، الف علامتِ تثنیہ، بترکیبِ اضافی مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا أَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ عَامِلًا: فَ برائے تفصیل، الف لام برائے تعریف، سَمَاعِيَّةُ اسمِ منسوب اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر الْعَوَامِلُ کی، بترکیبِ توصیفی ذوالحال، مِنْ حرفِ جار، هَا ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتَةٌ اسمِ فاعل مقدر کا، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، اَحَدَ معطوف علیہ، وَ حرفِ عطف، تِسْعُوْنَ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز، عَامِلًا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔	جان لو کہ عوامل سو عامل ہیں بعض لفظیہ ہیں اور بعض معنویہ ہیں، پس عوامل لفظیہ ان میں سے دو قسم پر ہیں، ایک سماعی دوسرے قیاسی، پس سماعی ان میں سے اکانوے عامل ہیں، اور قیاسی ان میں سے سات عوامل ہیں، اور معنویہ ان میں سے دو عامل ہیں۔

		وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ: وَحرفِ عطف، الف لام برائے تعریف، قِيَاسِيَّةُ اسمِ منسوب، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر الْعَوَامِلُ کی، بترکیبِ توصیفی ذوالحال، مِنْ حرفِ جار، هَا ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتَةٌ اسمِ فاعل مقدر کا، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، سَبْعَةُ ممیز مضاف، عَوَامِلَ تمیز مضاف الیہ، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ: وَحرفِ عطف، الف لام برائے تعریف، مَعْنَوِيَّةُ اسمِ منسوب، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ نائب الفاعل، اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر الْعَوَامِلُ کی، بترکیبِ توصیفی ذوالحال، مِنْ حرفِ جار، هَا ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتَةٌ اسمِ فاعل مقدر کا، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، عَدَدَانِ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔	
٩	وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ، وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ: رَدِفَ لَكُمْ أَيْ: رَدِفَكُمْ، وَلِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ: جِئْتُكَ لِلْإِكْرَامِ، وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ: لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ، وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ: لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ۔	وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ وَلِلزِّيَادَةِ وَلِلتَّعْلِيْلِ وَلِلْقَسَمِ وَلِلْمُعَاقَبَةِ: وَحرفِ عطف، اللَّامُ مبتدا، لام حرفِ جار، الْاِخْتِصَاصِ مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، وَحرفِ عطف، لام حرفِ جار، الزِّيَادَةِ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، وَحرفِ عطف، لامِ حرفِ جار، التَّعْلِيْلِ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، وَحرفِ عطف، لام حرفِ جار، الْقَسَمِ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، وَحرفِ عطف، لام حرفِ جار، الْمُعَاقَبَةِ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتَةٌ اسمِ فاعل مقدر کا، اس میں هِيَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، اللام مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نَحْوُ: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ: نَحْوُ مضاف، اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ مراد اللفظ مضاف الیہ، بترکیبِ اضافی خبر ہوئی، مِثَالُهُ مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ: اَلْجُلُّ مبتدا، لام حرفِ جار، الْفَرَسِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا ثَابِتٌ اسمِ فاعل مقدر کا، اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نَحْوُ: رَدِفَ لَكُمْ أَيْ: رَدِفَكُمْ: نَحْوُ مضاف، رَدِفَ لَكُمْ مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، اَيْ حرفِ تفسیر، رَدِفَكُمْ مراد اللفظ عطفِ بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطفِ بیان یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مِثَالُهُ مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ رَدِفَ لَكُمْ: رَدِفَ فعل، بَعْضُ فاعل (جو آگے آیت میں آرہا ہے) لام حرفِ جار زائدہ، كَ ضمیر مجرور باعتبارِ محلِّ قریب، اور باعتبارِ محلِّ بعید مفعولِ بہ، میم علامتِ جمع، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نَحْوُ: جِئْتُكَ لِلْإِكْرَامِ: نَحْوُ مضاف، جِئْتُكَ لِلْإِكْرَامِ مراد اللفظ مضاف الیہ، بترکیبِ اضافی خبر ہوئی، مِثَالُهُ مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ جِئْتُكَ لِلْإِكْرَامِ: فعل، جِئْتُ فعل بفاعل، كَ ضمیرِ منصوب مفعولِ بہ، لام حرفِ جار، الْإِكْرَامِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نَحْوُ: لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ: نَحْوُ مضاف، لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ مراد اللفظ مضاف الیہ، بترکیبِ اضافی خبر ہوئی، مِثَالُهُ مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ: لام حرفِ جار، اسمِ جلالت مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا اُقْسِمُ فعلِ مقدر کا، اس میں اَنَا ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ لَا يُؤَخَّرُ فعلِ مضارع منفی مجہول، الْأَجَلُ نائب الفاعل، فعل اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔ نَحْوُ: لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ: نَحْوُ مضاف، لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ مراد اللفظ مضاف الیہ، بترکیبِ اضافی خبر ہوئی، مِثَالُهُ مبتدائے	اور لام اختصاص کے لئے آتا ہے جیسے (جھول گھوڑے کے لئے ہے) اور زائدہ بھی ہوتا ہے جیسے (یعنی وہ تمہارے پیچھے ہے)، اور علت بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے (میں تیرے اس تعظیم کرنے کے لئے آیا) اور قسم کے لئے آتا ہے جیسے (اللہ کی قسم موت مؤخر نہیں ہوگی) اور انجام بیان کرنے کے لئے آتا ہے

		محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ: لَزِمَ فعل، الشَّرُّ فاعل، لِلشَّقَاوَةِ جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	جیسے (بدبختی کے لئے شر لازم ہے)
۱۰	زَيْدٌ نَاصِرٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا۔	زَيْدٌ نَاصِرٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا: زَيْدٌ مبتدا، نَاصِرٌ اسمِ فاعل، غُلَامُ مضاف، ہٗ مضاف الیہ، بترکیبِ اضافی فاعل، عَمْرًا مفعولِ بہ، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جمہ اسمیہ خبریہ ہوا۔	زید کا غلام عمرو کی مدد کرنے والا ہے۔
۱۱	أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ؟	أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ؟: اَ حرفِ استفہام، مَضْرُوْبٌ اسمِ مفعول مبتدا، غُلَامُہٗ بترکیبِ اضافی فاعل قائم مقام خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔	کیا اس کا غلام مارا ہوا ہے۔
۱۲	خَالِدٌ ضَرَّابٌ أَبُوْهُ عَمْرًا۔	خَالِدٌ ضَرَّابٌ أَبُوْهُ عَمْرًا: خَالِدٌ مبتدا، ضَرَّابٌ اسمِ مبالغہ، اَبُوْہُ بترکیبِ اضافی فاعل، عَمْرًا مفعولِ بہ، اسمِ مبالغہ اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔	خالد کا باپ عمرو کو بہت مارتا ہے
۱۳	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا خُلُقُهٗ۔	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا خُلُقُهٗ: رَأَيْتُ فعل بفاعل، رَجُلاً موصوف، حَسَناً صفتِ مشبہ، خُلُقُہٗ بترکیبِ اضافی فاعل، صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	میں نے ایسے شخص کو دیکھا جس کا اخلاق اچھا ہے۔
۱۴	أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا۔	أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا: اَعْلَمْتُ فعل بفاعل، زَیْداً مفعول بہ اوّل، بَکْراً مفعولِ بہ ثانی، فَاضِلاً مفعولِ بہ ثالث، فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	میں نے زید کو باخبر کیا کہ بکر فاضل ہے۔
۱۵	أَعْطَيْتُ فَقِيْرًا دِيْنَارَيْنِ۔	أَعْطَيْتُ فَقِيْرًا دِيْنَارَيْنِ: أَعْطَيْتُ فعل بفاعل، فَقِيْرًا مفعولِ بہ اوّل، دِيْنَارَيْنِ۔ مفعولِ بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	میں نے فقیر کو دو دینار دئے۔
۱۶	وَجَدْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَحِيْمًا كَرِيْمًا عَفُوًّا۔	وَجَدْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَحِيْمًا كَرِيْمًا عَفُوًّا: وَجَدْتُ فعل بفاعل، اللہ اسمِ جلالت مفعولِ بہ اوّل، غَفُوْراً مفعولِ بہ ثانی، رَحِیْماً مفعولِ بہ ثالث، کَرِیْماً مفعولِ بہ رابع، عَفُوّاً مفعولِ بہ خامس، فعل اپنے فاعل اور تمام مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	میں نے اللہ کو بخشنے رحم کرنے کرم کرنے معاف کرنے والا پایا۔
۱۷	حَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا۔	حَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا: حَبَّ فعلِ مدح، ذَا اسمِ اشارہ ذوالحال، رَاکِباً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبرِ مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔	زید کتنا اچھا سوار ہے۔
۱۸	نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ زَيْنَبُ۔	نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ زَيْنَبُ: نِعْمَتِ فعلِ مدح، الْمَرْأَۃُ اس کا فاعل، فعلِ مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبرِ مقدم، زَیْنَبُ مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔	زینب کتنی اچھی عورت ہے۔
۱۹	يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ۔	يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ: يَكَادُ فعلِ مقاربہ، الْبَرْقُ اسم، يَخْطَفُ فعل، ہُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل اَبْصَارَ ہُمْ بترکیبِ اضافی مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، فعلِ مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں

			اچک لے جائے گی۔
۲۰	اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔	اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ: اَحرفِ استفہام، لَسْتُ فعلِ ناقص، تُ ضمیر اس کا اسم، بِ حرفِ جر زائدہ، رَبِّكُمْ بترکیبِ اضافی خبر، فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔
۲۱	كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔	كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا: كَانَ فعلِ ناقص، اسمِ جلالت اس کا اسم، عَلِيْمًا خبرِ اوّل، حَكِيْمًا خبرِ ثانی، فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔	اللہ علم و حکمت والا ہے۔
۲۲	عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔	عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا: عَسٰی بمعنی قَارَبَ فعلِ مقاربہ، اس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، اَنْ ناصبہ موصولِ حرفی، يَبْعَثَ فعل، كَ مفعولِ بہ، رَبُّكَ بترکیبِ اضافی فاعل، مَقَامًا مَحْمُوْدًا بترکیبِ توصیفی مفعولِ فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ و فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویلِ مفرد ہو کر خبر، فعلِ مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔	قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔
۲۳	مَا أَحْسَنَكَ مَا أَجْمَلَكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔	مَا أَحْسَنَكَ: مَا بمعنی اَیُّ شَيْءٍ مبتدا، اَحْسَنَ فعل، ھُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، كَ مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ مَا أَجْمَلَكَ: مَا بمعنی اَیُّ شَيْءٍ مبتدا، اَجْمَلَ فعل، ھُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، كَ مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللہ بترکیبِ اضافی مفعولِ بہ فعلِ مقدر سَبَّحْتُ کا، یہ فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معنًی انشائیہ ہوا۔	آپ کتنے حسین ہیں آپ کتنے جمیل ہیں اللہ کو پاکی ہے اللہ کو پاکی ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَ السَّبْعُوْنَ: قواعدِ ترکیب (۲)

تمرین (۱) سوالوں کے جواب دو۔

سوال: (۱) اسم استفہام یا شرط مجرور یا مفعول فیہ کب بنتا ہے؟

جواب: اسم استفہام یا شرط سے پہلے جار یا مضاف ہو تو یہ مجرور ہو گا: عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ، غُلَامُ مَنْ جَاءَ، بِمَنْ تَمُرُّ أَمُرُّ، غُلَامَ مَنْ تَشْتَرِ أَشْتَرِ۔

اسم استفہام یا اسم شرط زمان یا مکان پر دلالت کرے تو مفعول فیہ بنے گا: مَتٰى تَرْجِعُ، أَيْنَ تَذْهَبُ، مَتٰى تُسَافِرْ أُسَافِرْ، أَيْنَ تُقِمْ أُقِمْ۔

سوال: (۲) اسمِ استفہام اور اسمِ شرط مبتدا یا مفعول بہ کب بنتے ہیں؟

جواب: اسم استفہام یا اسم شرط کے بعد فعل لازم ہو تو یہ مبتدا بنے گا: مَنْ قَامَ، مَنْ يَقُمْ أَقُمْ مَعَهٗ۔ اور فعل متعدی ہو اور اسی پر واقع ہو تو یہ مفعول بہ بنے گا: أَيَّ قَلَمٍ تَشْتَرِيْ ﴿﴾ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا

سوال: (۳) إِذْ کا اعراب بیان کیجیے؟

جواب: إِذْ مابعد کے لیے مضاف بنتا ہے اور ماقبل کے لیے یا تو مفعول فیہ ہو گا: نَصَرْتُهٗ إِذْ جَاءَ۔ یا مفعول بہ ہو گا: اُذْكُرْ إِذْ كُنْتَ فَقِيْرًا۔ یا اس کا بدل ہو گا: اُذْكُرِ الْأُسْتَاذَ إِذْ عَلَّمَكَ۔ یا مضاف الیہ ہو گا: لَا تَجَاهَلْ بَعْدَ إِذْ عَرَفْتَ۔

کبھی مضاف الیہ کو حذف کر کے تنوین لے آتے ہیں: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ۔

تمرین (۲) غلطی کی نشاندہی کیجئے۔

ش	کتاب میں دی ہوئی عبارت	صحیح عبارت
۱	اسم استفہام اور شرط کے بعد نکرہ واقع ہو تو یہ مبتدا بنتے ہیں۔	اسم استفہام کے بعد نکرہ واقع ہو تو یہ مبتدا اور معرفہ واقع ہو تو یہ خبر بنتا ہے۔
۲	إِذْ کبھی مضاف اور کبھی مضاف الیہ بنتا ہے۔	إِذْ مابعد کے لیے مضاف بنتا ہے اور ماقبل کے لیے یا تو مفعول فیہ ہو گا۔ یا مفعول بہ ہو گا۔ یا اس کا بدل ہو گا۔ یا مضاف الیہ ہو گا۔ کبھی مضاف الیہ کو حذف کر کے تنوین لے آتے ہیں: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ۔

تمرین (۳)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسمائے استفہام و شرط کا اعراب بیان فرمائیے۔

ش	جملہ	اعراب	ترجمہ
۱	مَنْ أَخَذَ الْكِتَابَ؟	اسمِ استفہام مبتدا بنے گا	کتاب کس نے لی؟
۲	مَا تَأْمُرْ أَفْعَلْ۔	اسمِ شرط مفعولِ بہ مقدم بنے گا	جس کا تو حکم دیتا ہے کر۔
۳	مَا هٰذَا؟	اسمِ استفہام خبرِ مقدم بنے گا؟	یہ کیا ہے؟
۴	مَنْ جَدَّ وَجَدَ۔	اسمِ شرط مبتدا بنے گا	جس نے کوشش کی اس نے پالیا
۵	مَاذَا كُنْتَ فِي الْمَاضِيْ؟	اسمِ استفہام مفعولِ بہ مقدم	تو گزشتہ زمانہ میں کیا تھا؟
۶	إِلٰى مَنْ تُحْسِنْ يُكْرِمْكَ۔	اسمِ شرط سے پہلے جار ہونے کی وجہ سے مجرور ہو گا	اس کے ساتھ تو احسان کر جو تیرے ساتھ احسان کرتا ہے۔
۷	كَيْفَ جِئْتَ؟	اسمِ استفہام مبتدا بنے گا	تو کیسے آیا؟
۸	مَنْ تُكْرِمْهُ يُكْرِمْكَ۔	اسمِ شرط مفعولِ بہ مقدم بنے گا	جس کی تو تعظیم کریگا وہ تیری تعظیم کریگا۔
۹	كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟	اسمِ استفہام مبتدا بنے گا	تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں؟
۱۰	أَيُّكُمْ هُوَ الرَّئِيْسُ؟	اسمِ استفہام خبرِ مقدم بنے گا	تم میں سے کون رئیس ہے؟
۱۱	مَتٰى تُسَافِرْ أُسَافِرْ۔	اسمِ شرط مفعولِ فیہ مقدم بنے گا	جب تو سفر کریگا میں سفر کرونگا۔
۱۲	هَلْ حَفِظْتَ الدَّرْسَ؟	اسمِ استفہام مفعولِ بہ مقدم بنے گا	کیا تو نے سبق یاد کیا؟

(ب) درج ذیل جملوں میں لفظ إذْ کا اعراب بیان کیجیے۔

ش	جملہ	اعراب	ترجمہ
۱	لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ۔	ما قبل کے لئے مفعولِ فیہ	بے شک اللّٰہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔
۲	وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ۔	ما قبل کے لئے مفعولِ بہ	اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے۔
۳	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا۔	ما قبل کے لئے بدل	اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی۔
۴	رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا	ما قبل کے لئے مضاف الیہ	اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔
۵	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ۔	ما قبل کے لئے مفعولِ فیہ	وہ عنقریب جان جائیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔
۶	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔	فعلِ محذوف کا مفعولِ بہ	اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے

			فرمایا میں۔
۷	يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا۔	مضاف الیہ کو حذف کر کے تنوین لائی گئی ہے	اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔
۸	وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِمُ الْقَوَاعِدَ۔	فعلِ محذوف کا مفعولِ بہ	اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں۔
۹	ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصٰحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔	ما قبل کے لئے بدل	صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللّٰہ ہمارے ساتھ ہے۔

بحمد الله تعالى وكرمه قد انتهى الجزء الثاني من كتاب ''خلاصة النحو'' وبه تمّ الكتاب۔